

Navin
Bharat

نوبین بھارت

۱۵۶

کشن چندریا

جملہ حقوق بحقِ لاجپت رائے اینڈ سنز محفوظ ہیں

CHECKED

۷۲
کتاب ۱۹

K UNIVERSITY LIB.	
Acc. No.	109.468
Date	2.3.76

ST 01
1M


Allama Iqbal Library

109468

پبلشرز

لاجپت رائے اینڈ سنز تاجران کتب
دہلی

بارہ دوئم (الامان پرنٹنگ پریس دہلی) قیمت علی

مکمل ناطک

مہاشا کبیر

عملی زندگی کا عملی چہرہ

ناظرین! آج کل بھارت میں ہر طرف اتحاد کی دھوئی گونج رہی ہے
نیتا لوگ اپنی تمام شکستیاں اسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے خراج
کر رہے ہیں۔ اور سچ بات تو یہ ہے کہ جس قدر بھارت کو اس وقت ایکتا
کی ضرورت ہے اتنی ضرورت سوراجیہ کی بھی نہیں۔ کارن کہ جہاں اتفاق سے
سوراجیہ کی پراپتی ہو سکتی ہے وہاں اتفاق ایکتا سے حاصل کئے ہوئے سوراجیہ
کو دونوں کے اندر بے قیمت کر سکتا ہے۔

ایکتا ہی قوموں کا جیون ہے۔ ایکتا ہی دلش اور جاتی کا مان ہے۔ ایکتا
ہی قومیت کا اصلی جوہر ہے۔ ایکتا ہی وہ بنیاد ہے جس پر قومیت اور آزادی
کی عالی شان اور مضبوط عمارت کی تعمیر ہوتی ہے۔ ایکتا ہی وہ اٹھند مہرت
ہے جس کے ذریعہ قومیں آزادی کو حاصل کر سکتی ہیں۔ جو لوگ ایکتا کی قدر

قیمت کو جانتے ہیں وہ آسانی کے ساتھ اس بات کو بھی سمجھ سکتے ہیں کہ کسی دلش اور جاتی کے لئے ایکتا کی کس قدر ضرورت ہو سکتی ہے۔

ایکتا کی ان تمام خوبیوں کو سامنے رکھتے ہوئے آج اس بات کی ایشکتا ہے کہ دلش میں دیا کھیا لوں اور لیکھوں دوارا بھارت جنتا کو ایکتا کی ضرورت بتائی جائے اور پستہ کوں دوارا ایسے واقعات اور خیالات کا پرچار کیا جائے جن سے کہ ایکتا سا کھشتات روپ سے بھارت میں پرگٹ ہو جائے۔ ہم نے درنمان اچ نیتک اوستھا پر جتنے ناطک لکھے ہیں۔ ان میں اس بات کی واقعی کمی بھتی اور ایکتا کے متعلق کوئی مکمل پٹا موجود نہ تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دیو لوگ سے ہما تہا کبیر کا جیون چرتر سمرن ہوا۔ اور اسی کا ناطک لکھنا آرنبھ کر دیا۔

ہما تہا کبیر جیون نے اپنی ساری آیو میں ایکتا کا امرت برسیا ہے اور اپنے سندرا پد لیتوں میں ایکتا کی ہماں کو درشایا ہے۔ پرمح ایکتا یعنی اتحاد کے اوتار ہیں۔ ہندو مسلمان دونوں ان کی زبردست اور بھید بھاؤ کے عیب سے بری شخصیت کے اس قدر قائل تھے کہ ہندو ان کو ہندو دیوتا اور مسلمان ان کو مسلمان مرشد مانتے تھے۔ ہندو ان کو ہندو دیوتا اور مسلمان ان کو مسلمان مرشد مانتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے مرتبہ پر ہندوؤں نے ان کو ہندو کہہ کر جلانے اور مسلمانوں نے ان کو مسلمان سمجھ کر دفن کرنے کا وچار کیا۔ لیکن خود بھگت کبیر ان بندشوں سے آزاد تھے۔ ان کا ہماں آتما جنم سے ہی ان کلیت بیڑیوں کو توڑ چکا تھا۔ چنانچہ مرنے کے بعد ان کی نسبت ایک معجزہ بتلایا جاتا ہے جس سے کہ ہندو مسلمانوں میں ان کے لاشہ کی نسبت جھگڑا طے ہوا۔ اور مر کر بھی انھوں نے ایکتا کا ایک لوک چسکار دکھلایا اس معجزے میں کہاں تک صداقت ہے اس پر اس وقت ہمیں کچھ نہیں کہنا ہے۔

نم نے ان کے جیون کے ان ضروری واقعات کو لیا ہے جن کا سمبندھ ایشور بھگتی اور اتحاد سے ہے۔ ایکتا کی ہماں درشانے کے لئے کلیت بھاگ

بھی شامل کرنا پڑا ہے جس کے بغیر گزارا مشکل ہے کیونکہ تواریخی ناطک لکھنے میں
جو مشکل پیش آتی ہے اس کو تمام ناطک کا رجحان ہے۔ اگر اتنا س کی رکھشا کی جائے
تو کلپنا کو دبانا پڑتا ہے۔ اور اگر کلپنا کی رکھشا کی جاتی ہے تو اتنا س کے ساتھ
کلپت رنگ چڑھانا پڑتا ہے۔ اور جگہ جگہ پر ناطک کا قلم منہ میں ڈال کر
گوئییم مشکل و گرنہ گوئییم مشکل

کہہ دیتا ہے۔ خیر اس سے قطع نظر کر کے سب سے پہلی اور ضروری بات جو
ناٹک کے لئے لازمی ہے وہ یہ ہے کہ ناطک کا پر دھان یا اثر یعنی چیٹ
کیس کیس پوٹر اور نمونہ ہو۔ اس ناطک میں بھی مہاتما کبیر جو پر دھان یا اثر میں ناطک
کے اس نیم کو پورا کرتے ہیں۔ آپ بھی ایشور بھگتی کے سچے اداسک ہیں کیونکہ بنانا
بھید بھائی کے مٹائے ایشور بھگتی رسی پورن نہیں ہو سکتی۔ اپنی سنتان کو ایک
ہی درشتی سے دیکھنے والا وہ سرو شکتیمان پر مہاتما کبیر گوارا کر سکتا ہے کہ کوئی
بھگت جو اس کو اپنا پر م پتا مانتا ہے اور اس کی کرپا کا ادھیکاری ہونا چاہتا ہے
وہ اپنے دوسرے بھائیوں اتھوا اپنے پتا کی سنتان سے نفرت کرے یا ان سے
الگ رہ کر اپنے سوار تھ کو سدھ کرے۔

مہاتما کبیر کا بال اوستھا میں ہی رام نام کی رٹ لگانا اور مسلمان گھر میں
رہ کر بھی اسی ٹیک پر درڑھ رہنا ان کی دھرم درڑھتا کا اوجہ اور ش ہے
مہاتما کبیر اپنے مقصد کی کامیابی کے لئے نمرتا اور پریم کو مکھیہ نیم سمجھتے ہیں
اور سی کامیابی کی کنجی ہے۔ خود مسلمان ہیں۔ پرنتو مسلمان بھائیوں سے گنہ
رکھشا کی بھگشمانگتے ہیں۔ قرآن کی آیتوں یا ویدنتروں سے اپنے اودیش کو
سدھ کر کے مطلب نکالنا وہ نہیں جانتے۔ بلکہ وہ پریم منتر سے سب کو
باندھتے ہیں۔ اور یہی ان کے جیون کا مول منتر ہے۔ ایک ہندو وودھوا
کو آشریا دینا۔ اس کو مسلمان گھر میں ہندو نیم دھرم کے ساتھ رہنے کی مہلتیں
پیدا کرنا اور پھر اس کے بالک کو مہیا سے بچانے کے لئے اپنے بیٹی کا بلی دینا کچھ کم

قربانی نہیں جہاں تکبیر کی اس عملی زندگی سے قید خانہ کا داروغہ متاثر ہو کر اپنے ظالمانہ ارادوں کو یک لخت بدل دیتا ہے۔ اور جہاں تکبیر جی کے بیٹے کی رکھشا کے لئے اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کو قتل کرتا ہے۔ اس اوجہ جیون کے پے در پے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ ایک نیتا کے لئے عملی جیون کتنا ضروری ہے۔ کیونکہ عملی جیون کا اثر دیا گھیا لوں اور لیکھوں سے کہیں زیادہ پھرتا ہے۔

جہاں تکبیر کی اوارتا اور پریم کا نمونہ آخری سین میں ملتا ہے جہاں مویشا کے پتی برست کو بھنگ کرنے کی کوشش کرنے والے اینائی وزیر کا پول کھلتا ہے۔ بادشاہ مجرموں کو موت کی سزا دیتا ہے۔ پرنسوا ہنسنا پر مودھرا کے ساکھشات اوتار جہاں تکبیر ان ہتیاروں کو معافی دلانے میں جنھوں نے انھیں کو چھانسی دلانے کی زبردست سازش کر رکھی تھی۔ کتنا اوجہ اورش ہے۔ کہ سنسار پر پریم کی موہنی ڈالنے کے لئے پانی اور خونی کی آسم رکھشا کرتے ہیں۔ پانی اپنے پاپ سے پشیمانا کر کے ہی نا و دم ہو گا۔ خود پاپ ہی اس کا ناش کر دے گا۔ اس کو ناش کرنے کی ضرورت نہیں غرضیکہ ہم نے شروع سے لے کر آخر تک ناطک کو شکشا پر و بنانے کا تین کیا ہے۔ اور سدھ کیا ہے کہ

جس طرح سمینٹ اینٹوں کو قابو میں رکھ کر دیوار کو قائم رکھتا ہے اسی طرح پریم قومیت کی دیواروں کو مضبوط رکھتا ہے۔ جو کام پریم سے نکلتا ہے وہ رعب و بدبے یا گھنڈن سے نہیں نکل سکتا۔ عملی جیون ہی اسیا اور موثر بادشاہ ہے۔ جس طرح پھول کھلنے سے سارا باغ ہلک جاتا ہے اسی پرکار نیک اولاد سارے ونش کو چھپا دیتی ہے خوشامدی اپنے ہی تے ہوئے رجال میں آپ ہمیش جاتا ہے۔ پتی برتا کا دھرم دکانے کو انسان تو کیا دیوتا کو بھی سمر تہ نہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام باتیں ناطک کے مطالعہ کرنے سے سمجھ سکتی ہیں۔

ضروری التماس

۱۔ کوئی ناٹک کمپنی یا کلب اس ناٹک کو سٹیج پر بلا اجازت مصنف نہیں کھیل سکتی۔ یہ الفاظ دیگر سٹیج پر کھیلنے کا راستہ یہ حق مصنف محفوظ ہے۔

۲۔ کوئی صاحب اس ناٹک کا کوئی سین یا گائن نکالنے یا اسے گلاؤں و جزوؤں ترجمہ کرنے کی تکلیف گوارا نہ فرمادیں۔ جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں۔

۳۔ اس کا ہندی ایڈیشن بھی زیر کار ہے۔ ناظرین انتظار فرمادیں۔

پبلشرز

پاتری ہے

پیش پاتر

استری پاتر

نیمیاں۔ ذرا کی استری کبیر کی دھرم ماتا
توئی۔ کبیر جی کی دھرم تٹی۔ ایک ہندو
رشی کی پالی ہوئی مسلمان کنیا۔
سوشیلا۔ ایک پتی برتا ہندو دھوا

استری
کمالی۔ کبیر جی کی دھرم پتری۔
انجنا۔ داروغہ جیل کی استری۔

کبیر۔ پریم سنت۔ ہندو علم ایکتا کا اوتار
نورا۔ کبیر جی کا دھرم پتا ایک پردہ جلا
سکندر لودھی۔ لودھی خاندان کا پردہ
اور گنور کھشک مسلمان راجہ۔
بکلی خان۔ ایک سرکاری عہدہ دار
خداوند خالص صاحب۔ ایک ظالم اور
دھیمچاری وزیر۔

لٹو۔
رستم و گرگم۔
کمال۔ کبیر جی کا دھرم پتر۔
داو ویاں۔ ایک خدا دیہ کبیر جی کا شش
را مانند۔ کبیر جی کا گورو۔
مفتی خان۔ ایک رحمدل نیک مسلمان
اننت رام۔ سوشیلا کا پتر۔
سنارسی۔ داروغہ جیل کا بٹا

دیوتا بھیر۔ سادھو رشی۔ تافنی۔ درباری۔ سکروی۔ سہیلیاں وغیرہ

مہاشا کبیر

منگلا چرن

{ سو تر دھار۔ نئی و دو بالاؤں کا پر ماسا }
اوستی کرنا۔

گانا

گنپتی گنیش۔ تم ہی ہمیش۔ شیش کر پاندھان ہو
تم ہی رکھشک سب کے پالک وھیان اور گیان ہو۔ گنپتی
تم ہی شتر و ولن۔ تم ہی سنکٹ ہرن
تم ہی منگل کرن۔ تم ہی تارن ترن۔ گنپتی
بھارت کے پران ہو۔
دیادری شٹی کر و سوامی۔ دینا بندھو انتر یامی
کاٹھ بھارت کی غلامی۔ ہے جگدیشور نسامی
دیش کا کلیان ہو۔ گنپتی

ایکٹ پہلا

میں پہلا

دکھاؤ

شرعی بھاگیر تھی کاٹٹ
 آواز { بھاگیر تھی کے کنارے کنول کے پھولوں پر بالک کبیر کا اگڑاٹھ
 { چوستے ہوئے دکھائی دینا - انٹرک درشیر
 دوسری آواز

{ پر چاروں طرف سے دوہندو دیوتاؤں اور دو لمان پیچیوں
 { گا پد گٹ ہونا۔
 دیوتا۔ درودھ آیش۔

مہتارا جنم ہے بالک دھرم پر حیار کرنے کو
 میں اپنا انش دیتا ہوں جگت اودھار کرنے کو
 بڑھو پھلو پھلو کاٹو وطن سے دیر کی جڑ کو
 پیغمبر محبت کا یہ پانی دشمنی کی آگ پر چھڑ کو
 دیوتا میں اپنے انش سے دیتا ہوں پداو پکار کی شکتی
 سکھاؤ رام بھگتی پتری بھگتی دیش کی بھگتی
 پیغمبر

نظر آئے نہ پھر ایسا مٹا دو بیج نفرت کا
 کرو چا جہاں میں رحم انصاف اور محبت کا
 پیغمبر یہ نورانی بچہ دنیا میں کیا کرے گا؟

دیوتا۔ یہ پیکر ہندوؤں کے سچے دھرم شاستر کا ڈنک بجائے گا تمام جاتیوں
 کو اتحاد کی لڑی میں پرو کر بھارت ورش کو تباہی کی ٹھوکر سے بچائے گا
 نفرت اور اچھوت کے پرست کو چیر کر بھارت میں ایکتا کی دھارا بہائے گا۔
 ہندو مسلمانوں کو گنگا جمنہ کی طرح ملا کر ایک بنائے گا
 نفاق ہندو مسلمان کا مٹا کر ایک کر دے گا
 یہ دونوں دودھ اور شکر ملا کر ایک کر دے گا

آواز۔ (ایکتا کا درشیا) یہ قرآن شریف کی سچی تعلیم کو پھیلانے کا۔
 اور میرے مسلم دشمن سے یہ قرآن شریف کی سچی تعلیم کو پھیلانے کا۔
 پیغمبرِ وحدت کی بوجھاڑ سے کفر کی آگ کو بجھائے گا۔ اپنے دشمن کو بھوکا اور
 ناداری غریبی اور بیماری۔ بدھیمی اور لاچارگی سے بچانے کے لئے گویوں

کی رکھشا کرانے گا۔
 نہ ہی ہنگامی ہو گی اور نہ ایسی بے کسی ہو گی
 نہ ہو گی گمراہی اور نہ ایسی مفلسی ہو گی
 وہی دولت وہی پھر و لوے ہونگے جو الی کے
 ہے گا دودھ پھر بھارت میں اکدن مثل پانی کے
 (گمراہ رکھشا کا درشیا)

پیغمبرؐ بس بھارت ورش کو انھیں دو چیزوں کی ضرورت ہے
 جاری رہے گا حکم خدا کی نوشت کا

ہندوستان ہو گا نمونہ بہشت کا
 دیوتا۔ پالن پوشن کے لئے اب اس کو ایسے گھرانے کے سپرد کیا جائے
 جس کے پیٹے میں پوترتا۔ پر اوپکار اور سچائی ہو۔ جہاں بد دیاہتی اور
 رشوت کی نہیں بلکہ ہاتھ کی سچی کٹائی ہو۔
 پیغمبرؐ توجہ لائے سے بڑھ کر کون سا پوترا اور پر اوپکار ہی پیشہ ہے

اسی پیشے کی برکت سے تو نئے جسم ڈھکنے میں !

اسی پیشے سے سارے پیٹ اپنا پال سکتے ہیں !

وہ پیشہ ہے یہی جس میں دیانت اور سچائی ہے

اسی پیشے کی سچی اور ہاتھوں کی کسانئی ہے

دیوتا۔ (بچے کی طرف مخاطب ہو کر اور آشیر واد دیکر) ہے دیو بالک۔

بھارت کو ہاتھ سے کما کر کھانے اور آتم رکھشا کا سبق سکھانے کے

لئے جاؤ۔ اور جولاہوں کے دانش کو دیپاؤ۔

کر و کلیان جاتی کا کرو اور دھار بھارت کا

کرو تم گرہن کھڑی کو جو ہے ہتھیا بھارت کا

(دیوتاؤں وغیرہ کا آشیر واد دیتے ہوئے غائب ہونا)

ط الشفر

میں دوسرا

ایکٹ پہلا

(نور اچلا ہے کا مکان)

نوجوان کبیر کھڑی پر کپڑا بن رہا ہے۔ پاس ہی اس کی
دھرم ماتا نیماں بیٹھی ہوئی چرخہ کات رہی ہے۔ ایک طرف
ایک بچہ تانے اور بانے کو سنوار رہا ہے۔ ایک جولاہے
کے گھر کی سمپورن چٹنا۔

گانا (کبیر کا)

بھائی رے دولی جگدیش کہاں تے آئے کہو کون بھرایا

اللہ رام کریم کیشوہری حضرت نام دھرایا۔ بھائی رے
 کہنا ایک سوزن تے کہناتا میں بھاؤ نہ دو جا
 کہن سنن کو دوئی گری مانا یک نماز یک یوجا۔ بھائی رے
 وہی مہادیوتے وہی محمد برہمسا آدم کہنے
 کوئی ہندو کوئی ترک کہا دے ایک زمین پر رہے بھائی رے
 کہہ کبیر دے دونوں بھوئے رام ہی سن ہو نہ پایا
 دے کھسیا دے گائے کٹاویں درختا جنم گنوا یا۔ بھائی رے

نورا کا داخل ہونا

نورا۔ (نہاں اپنی بیوی سے) کیوں بیوی دیکھا جب ہم اس کو ندی پر سے
 اٹھا کر گھر لائے میں نے اسی وقت کہہ دیا تھا کہ سرائی حیرا نال
 نہیں ہو سکتا۔ حرام کسی صورت بھی حلال نہیں ہو سکتا۔ ایک مسلمان
 اس کی بیٹی پر رحم کر کے ندی پر سے اٹھا کر لائے۔ مسلمان استری
 اپنی چھاتیوں کا دودھ پلائے۔ کھانے کمانے کے لائق بنائے اور
 یہ مسلمانوں کے دشمن رام کی رٹ لگائے۔
 سچا اسلام کو اور کفر کو اس نے سنبھالا ہے
 نہیں بیٹا یہ کالا۔ آستیں میں سیاہ پالا ہے
 کبیر۔ پتا جی۔ آپ کیا رام کو مسلمانوں کا دشمن سمجھتے ہیں۔ ایسا ہی سمجھتے
 ہیں تو غلط سمجھتے ہیں۔
 نورا۔ میں ٹھیک سمجھتا ہوں مسلمانوں کا حذا رام نہیں رحیم ہے۔ یہی
 قرآن کریم کی سچی تعلیم ہے۔
 کبیر۔ پرنتو۔ رام رحیم کا جھگڑا سب بیکار ہے۔ یہی بھید بھاؤ جاتیہ
 وناش کا دکار ہے۔ داستوں میں رام اور رحیم ایک ہی ملکتی کا

نام ہے۔ اس رام کا مذہب نہ ہندو ہے نہ اسلام ہے۔
 یہ حضرت اور ہر مئی کہنے کو ہی دو نام گنتے ہیں
 جسے اللہ کہتے ہو اسی کو رام کہتے ہیں !
 کریم اور کیشو میں نہیں دو بھید ہونے کے
 مسلمان اور ہندو ہیں دو زور ایک سونے کے
 نور۔ مگر کہ تو پتھر اور پارس کا ایک ہی مول بتا رہا ہے۔ کفر کو اسلام
 بنا رہا ہے۔

ہر اک سرمہ تو کہنے سے میسر ہو نہیں سکتا
 تری بکواس سے کنکر تو ہیرا ہو نہیں سکتا
 کپیر۔ جھوٹی قومیت کے ابھیمان نے آپ لوگوں کی بدھی کو جڑ بنا دیا۔
 جو بنا کارن کے ایک کو دو بنا دیا۔ ورنہ ایک ہی سہارا کی یہ
 دو تصویریں ہیں۔ ایک ہی مصور کی دو تصویریں ہیں۔
 ایک ہی مٹی ہوا اور ایک جل آکا ش ہے
 دھپک اور فانوس میں اس ایک پرکاش ہے
 ایک ہے لہا جدا گھڑنے کی پر تپ تپ ہے
 لوسے کا بکتر ہے اور لوسے کی ہی شیر ہے
 نور۔ سانپ دو وہ پیتا ہے۔ راگ سنتا ہے۔ پھر بھی اس کا زہر
 نہیں جاتا بیوی۔ یہ اسی ہٹ پر اڑا رہے گا تو زمانہ ہمیں کیا
 کہے گا؟

نہماں۔ شاید ہندو دو وہ کی تاثیر ہو گی جس سے رام رام کرتا ہے
 باقاعدہ مسلمان بن جائیگا تو اپنے خدا کے آگے ہی سر جھکائے گا۔
 نور۔ تو میں آج ہی اس کو باقاعدہ مسلمان بنا دوں گا۔ لو وہ قاضی
 صاحب بھی آگئے۔

قاضی صاحب کا داخل ہونا

سلام علیکم قاضی صاحب۔

قاضی صاحب۔ وعلیکم السلام۔
نوراً۔ قاضی صاحب آپ کو سب حال معلوم ہے۔ ہمارا یہ لڑکا بیدین
مور رہا ہے۔ اس کو ویدار بنائیے اور ایمان پر لائیے۔
قاضی۔ (کبیر سے) کیوں بیٹا تم اللہ کے اسلام سے کیوں پھر رہے ہو
آنکھیں رکھتے ہوئے بھی عذاب اور دوزخ کی آگ میں گر رہے ہو

۵

ہے باقی جو بھی سب وہ کفر ہے اور بے حیائی ہے
ہے دنیا کا خدا وہ ایک جس کی یہ خدائی ہے

کبیر۔ میں بھی کہتا ہوں خدا ایک ہے۔

قاضی۔ ہاں وحدہ لا شریک ایک ہے۔

کبیر۔ تو پھر اس میں سچا اور جھوٹا کون؟

قاضی۔ سچا مسلمانوں کا خدا اور جھوٹا ہندوؤں کا رام۔

کبیر۔ آپ نے مذہب کی تمام کتابیں پڑھی ہیں؟

قاضی۔ تمام اور کمال۔

کبیر۔ تو پھر سب مانوگد ہے پر چندن کا بھار ہے۔ بناں اگھیاں

کے پڑھنا لکھنا سب بیکار ہے۔ جس طرح چمچے کو پیٹے کرٹوے

بھوجن کا سودا معلوم نہیں ہونا۔ اسی طرح ایرنشا کرے سے اور

مستغصب کو برہم کا گمان نہیں ہوتا ۵

ہیں سب اگھیاں تے جھکڑے یہ ہندو ہے یہ مسلم ہے

پترسی کا نام حضرت ہے جو برہمن ہے وہ آدم ہے!

سمندر اور دریا میں وہی جیل روپ رہتا ہے
 کوئی اس کو محمد اور کوئی ہمارا دیکھتا ہے
 قاضی۔ ارے بچے تو اس مذہب کی بھول بھلیاں کو نہیں سمجھ سکتا۔
 کہیں۔ لیکن اتنا ضرور سمجھتا ہوں کہ جب آدم کا جنم ہوا۔ اس وقت
 نہ ہندو تھے نہ مسلمان نہ ماں کا خون تھا نہ باپ کے نطفے کا نشان
 نہ گلو تھی نہ قصائی۔ نہ ترک کی اگنی تھی نہ سورگ کی شیش تائی
 قاضی۔ تو یہ سب کہاں سے آئی؟
 کہیں۔ جب عقل کو بے عقل آئی۔ تو زبان کے ذائقے کے لئے یہ دوائی
 کی رچنا چائی۔

دو جدار سے ہمیں اگیان نے دکھائے ہیں
 در نہ منزل ایک ہے ایک ہی جگہ سے کہے ہیں
 ایک ہی ہے کرفہ رہا کرشن اور کریم ایک ہے
 ہندو مسلم ایک ہے رام اور راجا ایک ہے
 قاضی۔ تو کیا یہ بھید بھاؤ فضول ہے؟
 کہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ لونگ میں پھل اور جین میں پھول ہے۔ جنم کے
 وقت نہ ہندو کے گلے میں جینو ہوتا ہے نہ مسلمان کے ختے اور سنت
 کا نشان ہوتا ہے۔ یدی پر ماتا کے ہاں ہندو مسلمان کا بھید ہوتا
 تو مسلمان سنت گرا کر اور ہندو جینو دھار کر جنم لیتا ہے
 ہندو مسلم ہیں دو آنکھیں پر مبصر ایک ہے
 ہیں جدا پانی کی لہریں پر سمندر ایک ہے
 ایک ہیں ہندو مسلمان ایک ہے سب کا خدا
 کھانڈ تو ہے ایک لیکن دو کھلونے ہیں جدا
 قاضی۔ تو تمہارا یہ منطقی پیر مشکل سے رستے پر آئے گا۔

نوراً۔ کیوں کبیر خدا پر ایمان نہیں لائے گا۔
کبیر

میت کرو بات تم اس عشق کے دیوانے سے
عشق چھوڑے گا کسی کے نہ وہ سمجھانے سے
جان دیکھ رہے لیا عشق کا سودا جس نے
چھوڑ سکتا ہے وہ کیا آپ کے ہیکل سے

نوراً۔ قاضی خاں۔ تم نے اس کا نام کبیر رکھ کر اس کا دماغ آکاش پر
حرطہ ادا دیا۔

قاضی۔ کیا کرتا۔ قرآن کریم سے تین مرتبہ نام نکالا۔ تین مرتبہ ہی کبیر نکلا۔
نوراً۔ بتا ضدی بچے۔ رام کو تیار گے گا یا پران کھوئے گا۔

بناں کاٹے ہوئے گردن نہ پھر یہ ہاتھ ٹھہر گیا
بدلت میں لوٹے گا لہو میں سسیرے گا
کبیر۔ ہندو کبیر اس بندھن سے آزاد ہے۔

میں نہیں ہوں کھاسٹو مجھے کوہلا ڈالو گے تم
میں نہیں ہوں خون جو مجھے کوہلا ڈالو گے تم
میں نہیں مٹی کہ مٹی میں کھلا ڈالو گے تم
میں نہیں فانی فنا کر کے مٹا ڈالو گے تم
تم سمجھتے ہو یوں آکاش راج پانی ہوں میں
کیا مٹاؤ گے مجھے زلیب لا فانی ہوں میں

نوراً۔ رکھڑی کا ہتھیار اٹھا کر، ٹوٹے دیکھ۔
آکاش پانی۔

یہ نہیں سادھارن ہستی یا کھشات او پکار ہے
ہندو مسلم انش سے اتحاد کا اوتار ہے
رسم کا اور شہیہ ہونا
طرالسفر

ایک پہلا میں تیرا منبر

{ منبر سے گھٹے گھڑیاں و شنگ کی آواز یعنی آرتی کی آواز عکروی
{ اور عکروی و مسلمانوں کا کرو وہ میں داخل ہونا۔
دو لوگ۔ بند کرو۔ روک لو۔
عکروی۔ کافر۔ بند کرو۔ اپنے اس گھٹے اور گھڑیاں کو پھینک دو شنگ
کو توڑ دو۔



دل یہ اسلام کے یہ بن کے چھری لگتی ہے
ہم کو آواز مہساری یہ بڑی لگتی ہے
(پوجاری کا باہر آنا)
پوجاری کیا مہارے اذان کی آواز سر پلا راک ہے۔ اور ہماری
آرتی کی دھونی میں زہر کی لاک ہے۔



حق جس طرح ہے تم کو سنا اور اذان کا
ادھیکار ہم کو بھی ہے پوجا کا دھیان کا

اُس کی دیا کچھ ہم سے زیادہ ہے آپ پر
 بیٹوں کو حق تو ایک سا حاصل ہے باپ پر
 عکروی۔ تم کو معلوم نہیں کہ یہ اسلامی راج ہے اور شاہی قانون کے
 خلاف چلنے والے کا یہی علاج ہے۔

پوچھاری۔ کیا؟

عکروی۔

زندہ رہنا ہے اگر تو چھوڑ دو اُس راج کو
 چاہتے ہو خیر تو کہو مستحبول اسلام کو
 پوچھاری۔ لیکن یہ شاہی قانون نہیں ہو سکتا کہ جبراً کسی سے مذہب کا
 کمرہ دایا جائے۔ ساری پر جا کو سماں درشتی سے دیکھنے والا سکندر
 بودھی بادشاہ اتنا اگیا نی نہیں جو اپنے بڑے بیٹوں انتھو مسلمانوں کو
 دھرم سدا دھنیا کا ادھیکار دے اور اپنے چھوٹے بیٹوں یعنی ہندوؤں
 کو دھکار دے۔

سکروی۔ لیکن ہم خود اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ ہندو جب تشنگ اور گھڑیاں
 کی آواز بلند کرتے ہیں تو ہمارے دلوں پر گھٹیس لگتی ہے۔
 عکروی۔ اور اسی لئے۔

مسجدیں بنوائیں گے ہم مندروں کو توڑ کر
 چیں ہیں گے ہم تمہارے ان بتوں کو توڑ کر
 (بتوں کو توڑنا چاہتے ہیں کہیر آتا ہے)

کہیر۔ ٹھہرو۔ رک جاؤ۔

ہو مسلمان پر شریعت کچھ ابھی حبابی نہیں

توڑنا ول آدمی کا تو مسلمان نہیں
 سنگدل بننے ہو کیوں دھرم اور دیا کو چھوڑ کر
 کیا بنا لو گے بھلا تم گھر خدا کا توڑ کر
 عکرومی۔ یہ لوگ بت پرست ہیں اور اسلام میں بت پرستی گناہ ہے۔
 کہیں۔ تو ایک یہ ہی نہیں ساری دنیا گمراہ ہے۔ مالدار کا بت مال اور
 اسباب و دیار بھی کا بت گرنے اور کتاب عیسائی کا بت انجیل۔ دوی
 کا بت دلیل۔ آتش کا بت کرتار اور ناشک کا بت سنسار
 ہے اگر بت پرست ہیں تو سب ورنہ کوئی بھی نہیں۔ اگر خدا پرست
 ہیں۔ تو سب ورنہ کوئی بھی نہیں۔

ۛ

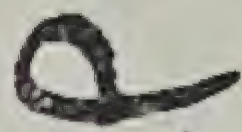
جیسے دیدار خدا کا نصیب ہوا وہ سمجھ لو خدا سے جدا ہی نہیں
 جو ہے دین کے دھندوں میں آن پر اسے سمجھو خدا تو ملا ہی نہیں
 عکرومی۔ لیکن ہم ان بتوں کو ضرور توڑیں گے۔ اور اس مندر کی جگہ پر مسجد
 بنوا کر چھوڑیں گے۔
 کہیں۔ کسی بدکار ویشیا یا ناشک کا مکان ہو تو گروا کر کچھ بھی بناؤ۔ اے
 یہ تو خدا کا ہی گھر ہے۔ اس کو توڑ کر خدا کی ہنسی نہ آؤ اور دل والوں
 کا دل نہ دکھاؤ۔

ۛ

کوئی کہتا خدا اس کو کوئی بھگوان کہتا ہے
 جو مندر میں بنا ہے بت وہی مسجد میں ہوتا ہے
 وہی ہندو کے دل میں ہو وہی مسلم کے سینے میں
 وہی کاشی میں ہوتا ہے وہی مکے میں
 عکرومی۔ لاٹول والا حضرت آپ کیا بولتے ہیں۔ مسلمان ہو کر کفر تولتے ہیں۔



مرت رام کو ملاؤ خداوند پاک سے
 مندر کو ہم ملائیں نہ مسجد کی خاک سے
 کبیر۔ یہ متھیا اچھیمان ہے۔ نہیں تو مکہ مدینہ کاشی اور کعبہ سب یکساں
 ہے جس طرح پیالہ۔ صراحی اور گلاس ایک ہی مٹی کی ہیں جو میں پیو
 اسی طرح ہندو اور مسلمان اوتار اور پیغمبر اسی ایک رام کی اینک
 صورتیں ہیں۔



رہتے ہیں سب اسی کو ہی پوجا نمازیں
 مایہ اسی کی ہے یہ سلام اور نمازیں
 کالے سفید بھول ہیں سب ایک باغ میں
 پروانے ہم سب ہی ہیں اس ایک ہی چراغ کے
 چو چار می۔ دوستو ذرا دل میں دیا دھارو۔ ٹھنڈے دل سے وچار و سوار
 ملاؤں اور پیٹوں نے ہمیں کاٹھ کا آتو بنا چوڑا ہے۔ نہج اور ملچہ کا کھید
 بھاؤ بتا کر پیٹ کی خاطر اکیٹا کے رشتے کو توڑا ہے۔



اس طرح گردین کے جھگڑوں پہ ہم مرتے رہے
 اس طرح نفرت اگر آپس میں ہم کرتے رہے
 تیاگ ہم نے کر دیا اگر ایکتا اور ویش کا
 مال و دھن لٹ جائیگا غیروں میں اپنے ویش کا

عکرومی۔ لیکن ہم کو ویش سے مذہب زیادہ عزیز ہے۔
 کبیر۔ تو دوسروں کے مذہب کو دبا کر اپنا مذہب مٹ بڑھاؤ۔ بلکہ دوسروں
 کا مذہب جھوٹا جانے کے لئے اپنے مذہب کی سچائی کو دیاؤ۔ دوسروں

کا خون گرا کر حنت کی بنیاد نہ بناؤ۔ چند مان کے سمان دوسروں کو ٹھنڈک
دیکر آپ بھی شکہ پاؤ۔ سواریہ کی طرح تاروں کو مار کر اپنے آپ کو
نہ پتاؤ۔



جو دیکھو غور سے سب ایک کے بنائے ہو
ہو ایک باپ سے اور ایک ماں کے جائے ہو
زمین ایک ہے اور ایک ہی عمارت ہے
زبان ایک ہے دونوں کا دیش بھارت ہے
دبلی خان و سیاہیوں کا داخل ہونا

بجلی خاں۔ کبیر جی۔ کیا آپ یہاں کفر کا اعلان کر رہے ہیں؟
کبیر۔ نہیں یہاں ہم اونچی نیچی دھرتی کو یکساں کر رہے ہیں۔ ہندو تانا
مسلمان بائے سے ملا کر ایک قومی وستر بنانے کا سامان کر رہے ہیں۔
بجلی خاں۔ کوئے اور سنس کا بھی ملاپ ہو سکتا ہے؟
کبیر۔ ہاں جو حلال کا ویر یہ ہیں ان کا ایک ہی باپ ہو سکتا ہے۔
بجلی خاں۔ تمہارے یہ اادے ور تھا جائیں گے۔
کبیر۔ ایشور نے چاہا تو یہ بھرے ہوئے تنکے ایک ہی قومی مالا میں نظر
آئیں گے۔



ہاتھ میں ہندو کے تیرج اور مسلمان ساتھ میں !
ہوگا پیشانی پہ ٹیکا اور مالا ہاتھ میں !
وید کا تم یا تھ دیکھو گے مسلمانوں کے گھر
اور دیکھو گے قرآن ہندو دھرم والوں کے گھر
عکروی۔ یہ بالکل ناممکن ہے۔ سورج ادھر کا ادھر سے اودے

ہو جائے گا۔ لیکن وہ زمانہ کبھی نہیں آئے گا۔
کبیر۔ آئے گا اور ضرور آئے گا۔

۵

مسلمان شوق سے چند ن کو ماتھے پر لگائیں گے
اور ہندو یا تہ کے واسطے مکے میں جائیں گے
اودھ مندر میں ملا نام اللہ کا پکارتے گا
ادھر مسجد میں ہندو آرتی اس کی آماریکا
بجلی خاں۔ دیکھو جس ملک کا مسلمان بادشاہ ہے وہاں ایسے کفر کی تعلیم
پھیلا ناگناہ ہے۔ اور اسی لئے قید تمہاری سزا ہے۔
کبیر۔ کیا خدا کے دوش پھڑے ہوئے بیٹوں کا ملا ناگناہ ہے۔ سنسار میں
اسنار اودھ و یا دھرم کا پرچار کرانا گناہ ہے۔

۵

تو اس مطلب کو میں خود اور میرا گھر بھی حاضر ہے
اگر وہ بھائی مل جائیں تو وہ سر بھی حاضر ہے
بجلی خاں۔ تو بادشاہ کے حضور میں چلے جیسا فرمان ہوگا ویسا کیا جائیگا۔
لگا لہ ہتھکڑی۔

(سیاہی ہتھکڑی لگاتے ہیں کبیر کو)
کبیر۔ واہ سے دنیاوی انصاف تیرا بول بالا ہے۔ سچائی کے منہ پر
بندھن کا تالا ہے۔

گناہ

کس قدر اٹھا زمانہ آگیا سنسار میں!
سینہ کہنا جرم ہے انصاف کے دربار میں

منتری تو ہے خوشامد اور عادل جھوٹ ہے
 چا پلوسی کی کلا ہے چل گئی گھر بار میں
 پاپ ہے گر جھوٹ بولیں سچ کہیں تو قید ہے
 سخت مشکل بن گئی سنسار کے دیو ہار میں
 چاروں کی موج میں بھولے ہیں مور کھ کال کو
 کر رہے ہیں کنکر اور پتھر جمع بھنڈار میں !
 پھولنا پھلنا گنگا روں کی قسمت بن گیا
 بے گناہوں کے سروں کے پھل لگے تلوار میں
 کون سی کون جھوٹا نیاے کا یہ حال ہے
 سو جھٹا کچھ بھی نہیں پر لے مٹے اندھکار میں

ایک پہلا
 پروردہ پوچھا

کوک

اگلا محفل

{ وزیر عظم خداوند خان صاحب اور خوشامدی اہلکاروں - تلو - }
 { پو - رحیم اور کریم کا آنا - }

خداوند خان صاحب - ولی - اولیا - پیر پیغمبر گیان دھیان - وید -
 قرآن - پنڈت - ملا اور قاضی پنڈے سب کا یہی کہنا ہے -

اگر اللہ دے گھر میں تو کھائے اور کھلائے بھی

ر کے اپنے ارادوں سے نہ رو کے اور کائے بھی
 لٹو۔ خداوند خانصاحب۔ ہمارے دھرم میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔
 خداوند کیا لکھا ہے؟
 لٹو۔ لکھا ہے۔

۵

ٹھکی ہے یہ مایہ جو اسے پیار کرے گا
 وہ جنم کو سنسار میں بیکار کرے گا
 دولت کو جو دل کھول کر یاروں میں لٹائے
 اس لوک میں ٹھکے بھوگ کے پر لوک میں جائے
 سب۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔
 پتو۔ اور ہم نے بھی شاستر کاروں سے ایسا ہی سنا ہے۔

۵

دولت ہے ناگن بڑی کرے نہ اس سے پیار
 کھیلی کامنہ کھول دے کہے لنگوٹی یار !
 سب۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔
 رحیم۔ اور ہمارے دین کی بات تو خداوند خانصاحب پر خوب
 روشن ہے۔

خداوند۔ جی ہاں۔
 سلیم۔ واہ روشن کیا فقہ۔ حدیث قرآن سیپارے۔ نماز اذان تو خداوند
 خانصاحب کو منہ زبانی یاد ہیں۔ مگر ذرا شرماتے ہیں کیونکہ بڑے
 ہی آزاد ہیں۔

سب۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔
 رحیم۔ خداوند خانصاحب ہمارے مذہب میں تو آیا ہے۔

خداوند۔ کیا آیا ہے؟
رحیم۔ کیا ہے کہ

س

جو کہا لفظ عقلمندوں نے وہ معقول ہے
جو رکھے کوڑی کفن کو وہ بڑا مجہول ہے

سب۔ بائبل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

رحیم۔ جیسی توین کوڑی کا پیسہ ہے۔

لکھو۔ خداوند خالص صاحب۔ پیسہ بڑا ہی ناپاک ہے۔ یہ تو آپ جیسے

امیروں کے جوتوں کی خاک ہے۔

سب۔ بائبل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

رحیم۔ خداوند خالص صاحب۔ ہمارے مذہب میں تو یہاں تک کہہ دیا ہے

(خود سے) بخشوانا خدا یا۔ میں بائبل کفر کو لے لگا ہوں۔ پیٹ

کی خاطر یہ پہلا جھوٹ بولے لگا ہوں۔

خداوند۔ ہاں کیا کہا ہے؟

رحیم۔ خداوند خالص صاحب کہا ہے اور ٹھیک کہا ہے۔

رحیم۔ کہا ہے کہ۔

س

مرشد ہے وہ کمال یہ جس کا کلام ہے

پیسے کا پاس رکھنا بھی گویا حرام ہے

خداوند۔ یہ بات ہے؟

رحیم۔ (سلام کر کے) خداوند خالص صاحب۔ خداوند خالص صاحب۔

خداوند خالص صاحب۔

خداوند۔ مگر ہم پیسے کو حرام سمجھ کر اس طرح گھر کی دولت لٹا دیں گے

تو لوگ ہمیں بے وقوف نہ کہیں گے؟
 لٹو۔ نہیں حضور بڑی عقل مندی کے ساتھ دولت سے اپنا پیچھا چھڑائیے۔
 سب۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

لٹو۔ سنئے خداوند خانصاحب۔ خود کھائیے۔ یاروں کو کھلائیے۔
 بھڑوؤں کی غریبی کو مٹائیے۔ رنڈیوں کو دیگر آن کی دعاؤں سے
 جنت پر قابو پائیے۔ شراب میں دیگر صورتی کھلائیے۔ بھڑوؤں کو
 کھلا کر اناجہ رکھشاکا لیش کھائیے۔

خداوند۔ آج سے تمہاری بات ہم نے پلے باندھ لی
 رحیم۔ مگر گانٹھ نہ کھل جائے۔ خداوند خانصاحب۔ کسی پنڈت قاضی
 کے آگے اڑنے میں نہ آجانا۔ خداوند خانصاحب۔ یہ لوگ سورگ
 نرک کا چکر دیکر آدمی کو یکدم کھینچ کر بنا دیئے ہیں خداوند خانصاحب
 خداوند۔ واہ قاضی پنڈت کی ایک ہی کہی۔

رحیم۔ (دائیں منہ پرٹٹانے لگا کر) ارے میں بھول گیا۔ خداوند خانصا
 اب تو قاضی پنڈتوں کو دنیا کے لئے سخت منہوس خیال کرتے ہیں۔
 لٹو۔ آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ اچی حضرت خداوند خانصاحب تو کسی
 مٹا یا پنڈت کا منہ دیکھ لیں تو بڑا بھاری پر ایسیٹ کرنے کا سامان
 کرتے ہیں۔ اور کسی قاضی کا سایہ پڑ جائے۔ تو فوراً اسٹان کرتے

ہیں۔

سب۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

خداوند۔ یہ تو بتاؤ۔ آج کیا روزہ ہے ہمارا؟
 لٹو۔ تو کیا فکر ہے۔ یہ روزہ توڑ بھی تو موجود ہے۔ (بغل سے بوتل نکالنا)
 خداوند۔ واہ واہ واہ۔ روزہ تو یہیں رکھا ہے مگر یہ پھر
 کہاں ملے گی۔

کریم۔ حضرت اسی کے لالچ میں تو ملا اور قاضی۔ پندت اور پانڈے جیت
کے لئے ماتھے پر گرتے ہیں۔
خداوند۔ (شراب کا پیالہ لے کر) واہ

۵

کوثر سے یہ بھرا ہے پیالہ شراب کا
پینا اسے ہے کام بڑا ہی ثواب کا
لٹو۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

۵

اسی سے بند طبیعت بہک کر کھلتی ہے
یہ وہ پری جو قسمت سے آگے ملتی ہے
(خداوند کا پیالہ نوش کرتا)

سب۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔
کریم۔ خداوند صاحب اب چودہ بھون کھل جائیں گے۔
کریم۔ اور ایک ہی چلو میں سارے گناہ وصل جائیں گے۔
لٹو۔ خداوند خالص صاحب کچھ لطف بھی آیا ہے
خداوند۔ بڑی ہی مزیدار ہے۔

لٹو۔ مصالحوں کی بھی تو بھر مار ہے۔ سیٹے۔ بیش من سونف اور بین من کیکر کی
چھال کو بین من گھوڑے کی لید میں پیا برس تک رکھوایا اور پھر بین من
کیڑے مگورے کا ملیدہ اس میں ملا یا۔ اور بین برس کے گرائے
پیشل کے برتن میں اس کا عرق کھوایا۔ اب بھی اگر نشہ نہ آیا تو
کریم۔ تو سمجھ لو کہ خداوند خالص صاحب کے دماغ کا قصور ہے۔
خداوند۔ بھائی نشہ تو کمال ہے۔
کریم۔ تو بس اب طبلے پر تھاپ پڑے۔ کانوں میں گویے کی الاپ پڑے۔

نخرے نخرے والی معشوق گاتی ہو۔ اور کول ہاتھوں سے پیالہ بھر کر
 پلاتی ہو۔ آداب عرض خداوند خالص صاحب۔
 لٹو۔ حکم ہو تو وہ ٹوٹے پھٹے لاؤں۔ (بخود) کہ گدھے کو آلو بناؤں۔
 رحیم۔ تو اچھے کام کی کیا پوچھ۔
 خداوند۔ ٹھیک ہے۔ اچھے کام کی کیا پوچھ۔
 لٹو۔ تو ابھی لیجئے۔ (رحیم کو شراب کی بوتل دینا۔ اور اشارے سے سمجھانا
 کہ خداوند کو پلا کر خوب کھینچ کر بنانا)
 (جانا لٹو کا)

رحیم۔ خداوند خالص صاحب۔ آپ قسمت کے بل ہیں۔
 تو فکر نہیں۔ ہم سب بل نکال دیں گے۔
 رحیم۔ خداوند خالص صاحب۔ آپ کی قسم۔ گانے بجانے کا مزہ تب آئے گا۔
 جب ایک آدمہ گھونٹ اور اندر جائیگا۔
 سب۔ بانگل بجائے۔ مطلق بجائے۔ (پیالے میں شراب ڈال کر دینا)
 خداوند۔ واہ واہ کیا کہنے تم تو ہمارے تنگوائے یار ہو۔ (دینا)
 پٹو۔ جی ہاں۔ جس کو ہمارے جیسے دوست مل جائیں اس کو دشمن کی کیا
 ضرورت ہے۔

(لٹو دو رنڈیوں اور ایک گرسست عورت سوشیلا کو پکڑ کر لاتا ہے)
 لٹو۔ لیجئے خداوند خالص صاحب۔ یہ تو دو رنڈیاں ہیں۔
 خداوند۔ اور یہ تیسری۔
 لٹو۔ یہ پن گھٹ سے گاگر بھر کر لارہی تھی۔ اس کی گاگر کو رستے میں گرایا۔
 اور اس کو کھینچ کر بیاں لے آیا۔
 رحیم۔ فکر نہیں۔ خداوند کے ہاں گاگروں کی کیا کمی ہے۔
 پٹو۔ اچی سونے کی۔

سب۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

خداوند۔ کیا یہ گاتی ہے؟

لیٹو۔ خداوند خانصاحب گاتی نہیں۔

خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔

سوشیلا۔ ہے بھگوان۔ ایک ابلا کوکس و بھوپار منڈل میں کھینا دیا۔

تو ہی دینا ناتھ ہے۔ میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے۔

لیٹو۔ کیا سوچتی ہو سیاری۔ یہ جو سامنے ہیں تمہارے بھاری۔ یہ بادشاہ

سکندر لودھی کے سب سے بڑے وزیر ہیں۔

سوشیلا۔ تو میں راج میں وزیروں کا یہ حال ہے پھر اس راج کا رکھشک گنو پال ہے

لیٹو۔ (رندیلوں سے) اچھا اب تم ذرا اپنی اداؤں کا ناطک شروع کرو۔

خداوند۔ مگر وہ؟

لیٹو۔ وہ گاتی نہیں حضور۔

خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے

گانا

مورا پھول جیسا جو بن۔ سیاں نے مار دینور سے۔

میں ابیلی نازک ناری۔

سیاں مورا نٹ ورگر دھادی

ہادی میں تو ہاری۔ سیاں نے مار دینور سے

برجھی نیناں کی رے لاگی

برہ اکن ہرے میں جاگی

آگ آگ کر بھاگی۔ سیاں نے مار دینور سے

رندیل (سلام کر کے) خداوند خانصاحب۔ خداوند خانصاحب۔

خداوند خالص صاحب۔

خداوند خوب گایا۔ مگر وہ؟

لیو۔ وہ گاتی نہیں۔

خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے

رحیم۔ دیکھئے حضور اب عقلمندی سے خرچ کرنے کا سنہری موقع خدا نے ہاتھوں

ہاتھ دے دیا ہے۔

لیو۔ (رند یوں سے) یاد رکھنا آدھا ہمارا۔

رند می۔ جی ہاں۔ روپے میں آٹھ نئے مہتار۔

لیو۔ میں خداوند خالص صاحب کی عقل کو تالا لگاتا ہوں۔ اور تمہیں منہ مانگا

انعام دلاتا ہوں۔ خداوند خالص صاحب۔ ذرا ان کے سامنے بھی ایک

آدھ پیالہ پی کر دکھلائیے۔ عاشق ہو تو معشوق کی حسرت مٹائیے (دنیا)

خداوند جی ہاں لائیے۔ لائیے (پینا) مگر وہ؟

رحیم۔ وہ گاتی نہیں حضور۔

خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔ جاؤ ان کو منہ مانگا انعام دیدو۔

رند یاں۔ حضور سلامت۔ سلامت۔ سلامت

(جانا رند یوں کا اور لیو کا)

سوشیل۔ خداوند خالص صاحب۔ آپ نے مجھے کیوں یہاں پکڑا منگوا یا ہے۔

خداوند۔

مجھے اس شمع نے پروانہ بنا چھوڑا ہے

بیاری تو پری ہے کہ دیوانہ بنا چھوڑا ہے

سوشیل۔ کیا بادشاہ نے تمہیں اس لیے مرتبہ دیا ہے کہ شاہی رعیت کی

بہو بیٹیوں کا اس طرح اپمان کرو۔ دین دکھیوں کییران کرو۔

نہ آکر اس طرح تم جوش میں بھگوان کو بھولو
جوانی کے نشے میں آ کے مت ایمان کو بھولو

رحیم۔ واہ یہ تو پوری لیکچر ہے۔

رحیم۔ بڑی طرح ہے۔

لیو۔ (آکر) بالی ہوش کر۔ ایک وزیر اعظم تو تم پر جان دیتا ہے۔
سوشل۔ ایسے وزیر پر ایسور دیا کرے۔

جہاں پر دھرم کو پاپی جنوں کو پاپ گھیرے ہیں
جہاں حاکم ہی ڈاکو بد چلن اور لٹیرے ہیں
جہاں منصف کمر باندھے ہوئے ہیں کشتیوں کو
رعیت پھر کہاں جائے بھلا انصاف لینے کو

خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔

رحیم۔ اری دیوانی۔ ہوش کی دوائے۔ وزیر صاحب کی ہو جائے گی تو پاچوں
الٹی میں رہیں گی۔

سب۔ بالکل سچا ہے۔ مطلق سچا ہے

سوشل۔ میں تمہیں اور تمہارے وزیر صاحب کو جوتی کے برابر نہیں سمجھتی۔
تم سب کے سب بد معاشر اور کہینے ہو۔

لاکھ دولت ہو پتی برائے کو بھیسلاتی نہیں
پاؤں سے بھی ایسے گتوں کو میں ٹھکراتی نہیں

رحیم۔ حند چکتی ہے مگر گاتی نہیں۔

خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے (لٹو کا آنا)

لٹو۔ رہتا رہتا ہے کہ زبردستی ہو۔
 سویشلا۔ زبردستی مجھ سے۔ دیوتا اتھوا منش کی کیا مجال ہے جو ایک پتی درتا بھتا
 محلا کی طرف بڑی نظر اٹھا کر دیکھئے۔

۵

نرک کی کھائی میں لے یا جیو کیوں گر کے مرتے ہو
 بہاری موت آتی ہے سستی سے چھڑ کر تے ہو
 اکیلی ایک ابلا جان کر یوں تنگ کرتے ہو
 میں دیکھوں کس طرح میرا تپا برت بھنگ گئی ہو
 (جانا)
 خداوند۔ واہ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔ مگر گئی۔
 لٹو۔ اچی کہاں جائے گی۔ میں آج اس کو ڈھونڈ نکالوں گا۔ آج ہی اس
 کے گھر بار کا پتہ لگا لوں گا۔
 خداوند۔ دوستو ہم اس کو ضرور ملیں گے۔
 رحیم۔ خداوند خالص صاحب مگر گاتی نہیں۔
 خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔
 (سب کا جانا)

سین پانچواں

ایکٹ پہلا

کچہری

{ بادشاہ سکندر لودھی۔ تافضی صاحب۔ خداوند۔ لٹو۔ پوڑ }
 { رحیم۔ کریم۔ وغیرہ درباری و اہلکاروں کا سماگم }

گانا۔ (کنجیوں کا موناچ)

آن مان شان شرمیان کی بڑ ہے
اقبال مال آیش سستان کی بڑ ہے
آن مان۔

شتر و۔ کو سدا بھئے ہو۔ راج اور تاج ابھئے ہو۔
پر تھوی چھی کی جے ہو۔

عالم میں قدر آپ کے فرمان کی بڑ ہے۔
آن مان۔

بھمر پور گھر ہو زر سے۔ بادل خوشی کا بر سے
بدخواہ حسد سے تر سے

ہمان جلت میں کیرتی گن گان کی بڑ ہے۔
آن مان۔

سکندر۔ قاضی صاحب۔ ہم نے اپنی رعایا کو ہر پر کار کی آزادی دے رکھی
ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس طرح مذہبی واد واد ہو اور ہمارے
حضور میں کسی قسم کی فریاد ہو۔

قاضی۔ بجا ہے۔ لیکن ایک مسلمان کا اس طرح بدین ہو کر ہندوؤں کا
وہم بھرنا۔ اور رحیم کو چھوڑ کر رام کا سمن کرنا کتنا بھاری گناہ ہے۔
سکندر۔ تو ہم نے اس کو قید کر کے حضور میں لانے کا حکم دیا ہے۔ جب تک
ہم اس کا امتحان نہ کر لیں گے۔ کسی قسم کا ڈنڈ نہیں دیں گے۔
چوبدار۔ (اکر اور تھرا بجا لا کر) خداوند نعمت۔ مذہبی قیدی در دولت پر
حاضر ہے۔

سکندر۔ حضور میں پیش کرو۔

(جانا چو بدار کا)

خداوند خان صاحب - اور حضور اس کی گستاخی ملاحظہ ہو۔ اس کے خدا کے
 کبیر کے نام پر اپنا نام کبیر رکھ چکا ہے۔
 کبیر کا یا بد زنجیر لایا جانا
 سکندر کبیر - تم نے بتا دیا ہے کہ تم سلطان ہو کر رام کا نام لیتے ہو؟
 کبیر - آپ نے جو کچھ بتا دیا ہے وہ سب سچ ہے۔

رام دیکھ رہا ہے میرا اللہ میں پروا نہ ہوں
 رام مشتاق ہے میں رام کا پیارا نہ ہوں

سکندر - تمہارا اللہ یہ ہے؟
 کبیر - لا الہ الا اللہ

تیس چوں نہ سحر کی منہ سے کہوں نہ رام
 میرا رام مجھ سے تو پاؤں و شہرام
 یہ کہ پاتریں گل سے چوں پانی میں لون
 نہ کہ نکلا پانی ہو اندھیرا نہ ہوتا دھون

سکندر - کیا تم نے اس رام کو دیکھا ہے؟
 کبیر - دیکھا ہے لیکن گویا گڑے سوا د کو کیا بتا سکتا ہے۔

وہ دور ہے سے دور ہے اور پاس ہے یہ پانی ہے
 وہ روم روم میں رہتا ہے جیسے پھولوں میں باغ ہے
 چمک میں اگنی کی صورت اگنی میں تاب رہتا ہے وہ
 ہم تم سب کھیل تاشا اور کھیلاری آپ بنا ہے وہ

قاضی۔ حضور۔ آخر تو چلا ہا ہے اوچھا آدمی بڑا ہو کر اوپر اچھلتا ہے شطرنج
کا پیادہ فرضی بن کر شطرنجی چال ہی چلتا ہے۔ دیکھئے اس نے حضور کو
سلام بھی نہیں کیا۔
کبیر۔ میں نے کسی کو سلام کرنا نہیں سیکھا۔

۵

عشق کا پر واندہ ناکے سے کبھی رکتا نہیں
اک سولے رام کے یہ سر کہیں جھکتا نہیں
بکلی خان۔ کیا تجھے راج کے کرو دھ کا بھی ڈر نہیں؟
کبیر۔ نہیں راج کی مانشی شکستیاں میرے زبھے آبتا کو نہیں ڈرا سکتی۔
قاضی۔ جہاں پناہ دیکھئے کیا بگتا ہے۔ اسی کی ہر ایک بات سے کفر
ٹپکتا ہے۔

کبیر۔ کفر؟ کفر تو وہاں ہے جہاں دیا اور دھرم نہیں۔ کفر وہاں ہے
جہاں دین و دنیا کی شرم نہیں۔ کفر وہاں ہے جہاں دوسروں پر ظلم
ڈھایا جاتا ہے۔ کفر وہاں جہاں زردوشوں کا قیمتی خون پانی کی طرح تپتی
ہوئی دھرتی پر بہایا جاتا ہے۔

۵

کفر بستا ہے مغرور خود پسندوں پر!
جو ظلم کرتے ہیں ظالم خدا کے بندوں پر
سکندر۔ ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ تم رام اور رحیم کو ایک بتلاتے ہو۔ اور
مسلمانوں کو کمار گ پر چلاتے ہو۔
کبیر۔ تو میں بھی اب بھی کہتا ہوں۔

۵

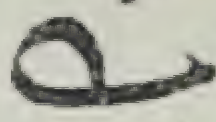
دہی رام رحیم وہی اللہ وشنو گووند ہمیش دہی!

وہی کیشو اور کریم وہی جگدیش رسول گنیش وہی !!
 وہ وید پر مقلین وہ قرآن پر مصلین وہ مولانا وہ پانڈی ہیں
 بھن بھن یہ نام رکھے ورنہ ایک ہی مٹی کے بھانڈے ہیں

قاضی - یہ تم خود کہتے ہو یا کوئی پرمان ہے ؟
 کبیر - یہ وید اور قرآن سے نکالا ہوا سچا برہم گیان ہے۔



اللہ ہے مناز میں پوجیا میں رام رام
 بھاشائے رکھ کے ہیں یہ دونوں اسی کے نام
 وید اور قرآن میں وہی سمجھوت پرکاش ہے
 رام اور رحیم ایک ہے جس کی تلاش ہے
 سکندر - کیا تمہارے کہنے سے ہندو مسلمان ایک ہو جائیں گے ؟
 کبیر - تم بادشاہ ہو۔ تمہارا بھی کرتو یہ ہے کہ دونوں کو ایک کر دینے کا
 تین کرو۔ مسجد اور مندر کی آزادی دیکر ہندو مسلمانوں کو آپس میں مشورہ
 شکر کی طرح ملا دو جس سے وہ آپ کو پرکھتی پتی ان داتا بھنیں بدولوں
 خدا کو اپنا باپ اور بھارت کو اپنی مائیں بھنیں۔



لگا کر برہم کا سمینٹ انھیں اک تار سے باندھو
 نہ قابو آئیں گے سختی سے ان کو پیار سے باندھو
 یہ بکھڑے ہی رہے تو ان کی بکھراؤ لاؤ بکھڑے گی
 جد آہو کر یہ انہیں اچ کی بنیاد بکھڑے گی
 سکندر - جولا ہے تو بیڑیوں میں جکڑا ہے۔ مگر ابھی تک اسی نقطے پر
 کھڑا ہے۔
 کبیر - لیکن مجھے بیڑیوں میں جکڑا ہے کس لئے ؟

سکتا ہے۔ قانونی جرم میں۔
 کیسیر۔ کیا دلش میں شانتی اور پریم کھیلنا ناجرم ہے؟
 سکتا ہے۔ نہیں۔
 کیسیر۔ دنیا کو اہنسا پر مودھرم پاپہ چلانا جرم ہے؟
 سکتا ہے۔ نہیں۔
 کیسیر۔ ہندو مسلمانوں کو آپس میں ملانا جرم ہے؟
 سکتا ہے۔ نہیں۔
 کیسیر۔ پھر تیرا قصور؟
 سکتا ہے۔ کہنا اور قصور۔۔۔۔۔
 کیسیر۔ ہاں یہ قصور۔

پر چار سبتیہ دھرم کا کرتا ضرور ہوں
 تیرا قصور یہ ہے کہ میں بے تصور ہوں

سکتا ہے۔ تمہارا جرم بھاری ہے۔
 کیسیر۔ تو پھر تیری کیا عذر داری ہے۔ آپ خود ہی راجکیہ نیم کے سنالے
 والے خود ہی جرم لگانے والے۔ خود ہی سننے اور سناتے والے۔
 خود ہی ڈنڈ دلانے والے۔

آپ ہی منصف ہو تم اور آپ ہی جلا دہو
 کیا کرے فریاد کوئی کون پھر آزاد ہو
 پریم دنیا کو سکھانا جرم ہے تو لیجے!
 حاضر ہے مٹی کی کاریہ ڈنڈ چھ بھی دیکھئے
 سکتا ہے۔ قاضی صاحب اس کو کیا سزا دی جائے؟

قاصی - خداوند اس کو دیوانے پا بھتی کے پیروں میں ڈالا جائے۔
 خداوند حضور - سوئی پر چڑھا کر اس کا دم نکالا جائے۔
 سکتہ رہے۔ ہمارے خیال میں تو زندہ یا فی میں بہا دو۔ کافر کی یہ سزا ہے
 ایک دنیا کو دکھا دو۔ پکڑ لو۔ اچھی طرح سے جکڑ لو۔
 سین کاٹرا لسنفر مونا دکھاؤ

ندی

کبیر

مٹائے عشق سے ہم ہیں ہمیں تم کیا مٹاتے ہو
 یہ کا یہ بلبلا پانی کا پانی میں بہاتے ہو
 اوجھل آتما مرتیو کی بنید ہی پر چڑھاتے ہو
 بڑے مور کھ ہو تم جو آگ پانی میں لگاتے ہو
 کبیر کو دریا میں ڈھکلتے ہیں
 آواز کبیر کا ندھی کو عبور کر جانا

(دوسے کنارے پر کھڑے ہو کر)

پریمی کی ناؤ بنی اور پریم کا نسیہ
 جیتے جی ہی تر گئے پریمی سنت کبیر

ایکٹ پیرا
سین چھٹا
کٹ جنگل

رشی اشرم
لوئی کا پرورش کرنا اور گانا

ہندو ہو یا کہ مسلم مذمت ہو یا رسا ہو
ایمان ہو اسی کا جس سے کوئی نہ بھلا ہو
یہ جا کرے تو کیا ہے قرآن پڑھے تو کیا ہے
کس کام کی ہے تھگتی ہے گردل میں میل بھرا ہو
ہے دھنیہ اس کا جیون اسکا جہنم مبارک
جو قوم کے بھلے میں آنکھوں پر لگا ہو !
سورائے کوچھوڑ زینا آدمیوں کی ٹکڑ کرنا
گر چاہتے ہو اپنا پر لیک میں بھلا ہو
(رشی کا داخل ہونا)

رشی - بیٹا لوئی کچھ آن بھوجن کیا ؟
لوئی - ہاں ہمارا راج کر لیا۔ ایک ہندو سادھو سے بنا دیا یہ اسلامی شری
ادبکار کے روجھ سے بہت کچھ دب چکا ہے۔

میں ایک بے گھر یتیم لڑکی کی ستائی دکھ کی اناختہ بالالا

عزیز پتری سمجھ کے تم نے پتا کی درشتی سے مجھ کو پالا
 وکتا بنے پر مجھے سلنجا لانا جب تھا سدھ کوئی لینے والا
 بلا تھا مٹی میں پھول لیکن پلک سے تم نے پتہ نکالا
 رشتی پتری میں نے تم کو نہیں پالا کلتو اپنا دھرم پالا ہے۔ وہ بھگوان
 ہی سب جیووں کا رکھوالا ہے۔
 جنم کا ادب چنچ کرم دنیا کی دورنگی ہے
 دیا دل میں نہ ہو برہمن کے تو برہمن ہی ہے
 دھرم بن ہے وہ تھا ساری کمائی ان دو ہاتھوں
 ہا پانی ہے جو کرتا نہیں رکھتا اناستھوں کی
 کوئی شرمیان یہ آپ کا ہی ادارا تھا ہے جس نے ایک نیم اچھوت کو مٹی
 سے اٹھا کر آنکھوں سے لگایا۔ نہیں تو سادھو اور برہمن ہمارے
 سایہ سے ڈرتے ہیں۔ نفرت سے دور بھڑے رام رام
 کرتے ہیں۔

اچھوتوں کو تو وہ جل پتری کی تحریر سمجھے ہیں
 وہ اپنے باپ کی سمنار کو جاگیر سمجھے ہیں
 ہمارا تو بڑی نفرت سے وہ ترسکا کرتے ہیں
 مگر ناپاک کتے کو وہ ہندو پیار کرتے ہیں
 رشتی۔ ایسے ابھیمانی بھید بھاؤ کا بیج بو کر جاتیتا کا ناس کر رہے ہیں۔
 دھرم کو چھوٹی موٹی سمجھ کر اچھوتوں کے پر چھپا یہ سے دور رہتے
 ہیں۔

نہیں ہے اس قدر بودا دھرم چھپنے سے جوڑے

نہیں کچا یہ رنگ جو ہاتھ کے لگنے سے ہی چھوٹا
 نہیں بہت مسلمان ہوتا کبھی کبھی میں رہنے سے
 نہ تیلی ہو گئی گنگا کبھی دھرتی پہ بیٹے سے
 لوتی۔ آہا۔ ہر ایک ہندو آپ جیسا اودھو پوٹا شیخ ہی بھارت
 کا شر و اودھار ہو۔

رشی۔ بیٹا تمہاری نماز کا وقت ہو گیا۔ جاؤ اپنا نیت نیم کرو میں
 بھی کچھ ابھیاں کرتا ہوں۔ (جانا)

لوتی۔ (بخود) جو ہندو اچھوتوں کے سایہ سے چکراتے ہیں مسلمانوں
 کے چھو جانے سے گنگا جل پیتے اور نہاتے ہیں وہ آکر دیکھیں کہ
 کیا یہ رشی ہما تم گمان دھنیاں اور شاستر ایتادی میں کسی سے
 کم و دیوان ہیں۔ ہم دونوں ایک ہی آخر میں رہتے ہوئے بھی
 ہندو اور مسلمان ہیں۔



میرے ایمان کا ہندو سے نقصاں بد نہیں جاتا
 میرے چھوٹے سے بھی سادھو مسلمان بد نہیں جاتا

(چند سادھوؤں کا آنا)

سادھو۔ جے پو بن دیوی کی۔ بالام ہم بھن بن یا ترا سے کھٹکے آ رہے
 ہیں۔ پیاس سے جی گھبراتا ہے۔ اس پاس کوئی حل کوپ بھی
 نظر نہیں آتا ہے۔
 لوتی۔ آہو بھالکے۔



گنگا منڈل نہ کیوں شبہ آگن کے پھول برسائے
 درش کے واسطے خود جل کے سادھو دیوتا آئے

ع۔ براجمان ہو جے میں تازہ دودھ لاتی ہوں۔ (جانا)
 سا دھو۔ گو دند۔ گو دند۔ گو دند۔ دیکھا۔ جی بھی تو کہا ہے کہ وہ بڑا ہی
 کر پا تو ہے۔

۵

بن کھو جے آکر لے انتر میں بھگوان
 بن مانگے وہ دیت کر بھوٹے کو پوان
 (لوئی کا چند ایک گنلاشوں میں دودھ لانا)
 لوئی۔ لیجے بھگوان پان کیجے۔
 سا دھو۔ (پا ترے کر) شوٹنہو۔ شوٹنکر۔ (دودھ پینا)
 سب۔ ہم بھولا۔ بہا دیو کیلاشی۔ (سب دودھ پیتے ہیں)
 سا دھو۔ جے شنکر کی۔

لوئی۔ الحمد للہ۔ لا الہ الا اللہ
 سا دھو۔ ہیں یہ کیا۔ (سا دھو ایک دوسرے کا منہ لکھتے ہیں)۔ اری
 دیوی تو نے یہ کیا اچارن کیا؟
 لوئی۔ اپنے خدا کا نام لیا۔

سا دھو۔ تو کیا مسلمانی ہے؟
 لوئی۔ ہاں ہندو پتا کی سلمان بیٹی۔
 سا دھو۔ مسلمانی اور ہندو رشی کے آشرم میں؟
 سب۔ ہرے رام۔
 لوئی۔ جی ہاں ہندو رشی کے آشرم میں۔

۵

ہیں پتا ہندو میرے پتر کی مسلمانی ہوں میں
 رام کے عاشق ہیں وہ اللہ کی دیوانی ہوں میں

دیتی رہتی ہوں دعا ہندو پتا کو رات دن
 بیٹھ کر مندر میں رہتی ہوں خدا کو رات دن
 سا دھو۔ ہرے رام۔ جب تو ہمارا دھرم نشٹ کر دیا۔
 سب۔ ارے ہمیں تو بھر نشٹ کر دیا۔
 سا دھو۔ یکدم بھر نشٹ کر دیا۔
 کیا دھو۔ پہلے کیوں نہ بتلا دیا۔
 لونی۔ اور تمہارا آج آپ نے پہلے کیوں نہ پوچھ لیا۔ میں تو جانتی تھی
 کہ آپ سا دھو ہیں۔ جو سا دھو ہو جاتا ہے وہ پھوٹ جھات
 کے جھکڑوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ آدمی جب تک جل کے اوپر
 تیرتا ہے تب تک ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے۔ جہاں ڈبکی لگانی پس
 لویں ہو جاتا ہے۔

ابھی تک ڈولتا ہے من بکھڑوں کے تھپڑے سے
 وہ سا دھو کیا نہیں آزاد جو مذہبی بکھڑے سے
 (کبیر کا گائے ہوئے آتا)

گانا

سنو دیکھت جگ بورانا۔
 نیچی دیکھے دھرمی دیکھے پر اس اشنانا
 جسے دیکھے پیر اولیا پڑھتے وید قرآنا۔ سنو
 گھر گھر منتر ویت پھرت ہیں ہماں کے ابھی مانا
 گورو سمیت شیش سب آنت کال پھرتا نا۔ سنو
 ہندو کہے مو ہے۔ ام پیارا ترک کہے رخماتا۔

اس میں دو دلوں کا موم ہے مرم نہ کا ہو جانا سنتو
 کہنے کہتے سنو رے سنتو یہ سب بھرم بھلا نا
 کیشک کہو کہا نہیں مانے آپ ہی آپ سمانا
 سنتو دیکھت جگت بورانا۔

کبیر۔ اوہو۔ یہاں تو سادھو منڈی براجمان ہے۔
 سادھو۔ جی کیا براجمان ہے۔ اس مسلمان چھو کری نے تو ہمارا دھرم
 نشٹ کر دیا۔

کبیر۔ وہ کیسے؟
 سادھو۔ اپنے ہاتھ سے دو ہا ہوا۔ اپنے ہاتھ کا تھوکا ہوا۔ دودھ پلا دیا۔
 کبیر۔ اور آپ سادھو ہیں؟
 سادھو۔ جی ہاں اور کیا آپ مزدور ہیں۔
 کبیر۔ تو سادھو ہو کر ابھی اتنی بجاں میں پھنسے ہیں۔

موند منڈائے کیا ہوا۔ کیا جو گھوم گھوٹ
 منو اکو موند انہیں جس میں بھری ہے گھوٹ
 آسن لائے تو کیا ہوا مٹانے من کا تر اس
 جیوں تیلی کے تیل کو گھری کوں پچا س
 سادھو۔ یہ بات ہے تو پھر یہ ماتما ہندو کو ہندو کے گھر اور مسلمان کو مسلمان
 کے گھر کیوں پیدا کرتا ہے؟
 کبیر۔ یہ ہندو مسلمان کا بھید تو واس تو میں ہمارا تمہارا ہے۔ اس
 نے تو بنا بھید بھاؤ کے اس جگت کو پسارا ہے۔

اس نے تو تیلے یہ سارے ایک سے پیدا کئے

ابو شہاد سے ہم نے لیکن ایک سے دو کر دیے
 چھوڑ کر دیدو کو مورکھ کی کمی کرنے لگے
 تم سے وہ اور ان سے تم نفرت یہی کرنے لگے
 (ریشی کا آنا)

ریشی - آپ بھائی - آج پریم سنت کبیر کے درشن پائے۔
 کبیر - جیسے ہو بن دیوتا کی۔

ریشی - میں آپ کا وار تالاب سن کر پرست ہوا۔ (سادھوؤں سے)
 ہمارا راج جو کچھ پریم سنت کہتے ہیں وہ سب سچ ہے۔

مزدہ ہے ایک امرت اور زمزم کی حلاوت میں
 فرق کچھ بھی نہیں رکھا کھتا میں اور تلاوت میں
 نہیں کچھ کھید بند و اور اک اللہ والے میں
 وہ کسی میں نہ ہے اور شکر ہے شوالے میں

کبیر - اور پھر ایک ہی پتا کے پتر اور ایک کار پگر کے بنائے۔ ایک
 لکھتے آئے۔

ایک ساگری ایک رنگ ایک چال کویش
 اک دھرتی آکاش اک اک بھاشا کویش
 دیا پکڑوؤں میں ہوا شری رام وہ آپ
 ہندو مسلم ایک ہیں اک ماما اک باب

سادھو - ہمارا راج اک کے اویش سے آج ہماری آنکھیں کھل گئیں۔
 آج سے ہم شیش اور آپ ہمارے گورو - (چرتوں پر لڑنا)
 سب سے - بلو پریم سنت کبیر کی جے۔

(چروٹوں پر گرنا)

رشی۔ اور ہمارا ج۔ یہ مسلمان لڑکی جن کو میں نے ہال پینے والا ہے اور
اسلامی طریقے سے اسلامی رستے پر ڈالا ہے۔ آپ کو ایک آواز
آجنا سمجھ کر آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ جب تک ہال پرست میں رہا۔
اس کا بوجھ اپنے سر پر لیا۔ اب سنیاں صاف دیکھ کر کے ہمالہ پرست
پر جاتا ہوں۔ اور یہ اسلامی رشتہ آپ کی جھولی میں ڈالتا ہوں۔

۵

ہر طرح لینا خبر اس کے وچار آرام کی
یہ امانت ہے ہمارے پاس میں اسلام کی
کتب۔ تو اس اسلامی رشتے پر طے کر ایک ہندو کا اور دھن کیا
ہو سکتا ہے۔ میں اس امانت کی ہر طرح رکھنا کروں گا اور
اور اپنا حق ادا کروں گا۔

۵

ایک گھر میں ہوں گے مسجد اور مندر ساتھ ساتھ
رام اور رحمان ہو گا دل کے اندر ساتھ ساتھ
کب جدا رکھا ہے ہندو دھرم سے اسلام کو
یہ بچے اللہ کو اور میں جوں گا کام کو با

گانا

ہندو دھرم میں نہیں اب مسجد کے چارے گا
مسلمان کے سلسلے سے ہندو اللہ یا میگا
ہا کے مندر میں ادا مسلم کرے گا اب نسا
کیرتن کے واسطے مسجد میں ہندو و جیا میگا

رام کہہ لیگا مسلمان اور ہندو یا خدا
 ساتھ ہندو کے مسلمان اک جگہ رکھائیگا
 اب منائیں گے اکٹھے عید اور تہوار تو
 اب کسی کو کوئی نفرت سے نہیں ٹھکرائیگا
 اب نہ بلوے ہوں گے مسجد اور مندر کیلئے
 اب نہ ہندو ہند کا کافر کوئی کہلائے گا
 بیچ مٹ جائے گا چھوت اور چھات کا بھارت
 وہ زمانہ دیکھنا کلجنگ میں زنیبا کے مسکا

ایکٹ پہلا - پیرہ سالتوال

بازار کا راستہ

دکال کیڑے کا نقان بیکریچے کو اتاری

گانا

روکھی محنت کی کمائی بھی مرادتی ہے
 ترنوالے کو بھی روکھی یہ بھلا دیتی ہے
 کام کر کے جو کمائی ہو وہ روٹی ہو بھی
 کر کے بے فکر تھیک دیکے سلا دیتی ہے

رام کل نام وہی لیتے ہیں جو کام کریں !
 یہ وہ یکتی ہے کہ تھکتی بھی سکھا دیتی ہے
 جو غریب اپنے کو جانے ہے وہی سبکا بڑا
 خیرتا وہ ہے کہ گرتے کو اٹھا دیتی ہے
 کمال۔ ہاتھ کی کمائی میں کتنی برکت ہے۔ چار پیسے کا کپڑا اس کو سر روز
 بیچ جاتے ہیں اور انھیں چار پیسوں کو آٹھ پوزوگ پر دیوار میں
 ہانٹ کر کھاتے ہیں۔ لوگ چلے اس پیشے سے نفرت کریں
 پرنتو پتھ تو یہ ہے کہ جس دلش میں اس پیشے کا ایمان
 ہوتا ہے اس دلش میں ہمیشہ دس کال روپی رکھش
 براجمان ہوتا ہے

جہاں ہاتھوں کی محنت کا کوئی حصہ نہیں چلتا
 جہاں ٹوٹی ٹوٹی کھڑی جہاں چرخہ نہیں چلتا
 وہیں بھوک اور لاعاری کا نشان باس ہوتا ہے
 وہیں دس کال کا ٹویرہ ہمیشہ باس ہوتا ہے

دواؤں کا ایک بیٹے کا آنا

دواؤں۔ کیوں لڑکے کو خرید کر دے گے یا بچو گے ؟
 کمال۔ ہاں رام نام تو خرید کر دے گے اور کپڑے کا تھان بچیں گے۔
 دواؤں۔ کیا لڑکے ؟
 کمال۔ چار ڈبل۔

بننا۔ ہاں بھائی ہم کو ضرورت تو ہے نہیں۔ دو ڈبل تو یہ لو۔
 کمال۔ جب چار ڈبل نہیں پائیں گے تو پر بھوکہ کپڑا گھر لوٹا کر لے
 جائیں گے۔

۹. روز دیتا ہے رزق ہم کو رکھشاوی کرے گا
 ہے اپنی جتنا ہمیں پڑی کیا ہماری چٹاوی کرے گا
 بنیا۔ لے لو پھر پھرتا فرے۔
 کمال۔ ہیں آپ پتا جی کی اگر نہیں۔
 داؤد۔ کون ہیں ہمارے پتا؟
 کمال۔ پر مہنت کبیر ہمارے گور و اور پتا ہیں۔
 داؤد۔ جھبی کھڈی کا رنگ چڑھا ہے۔
 بنیا۔ (داؤد سے) سیٹھ جی۔ دیکھئے کبیر کے اتنے چیلے چائے ہیں پھر
 بھی کھڈی کو کھڑا نہیں جاتا۔
 کمال۔ تم اس کھڈی کو کیا سمجھتے ہو۔

اسی کھڈی سے کنگالی سے طے کی میرے بھائیوں کی
 اسی کھڈی سے ہو گی سرد بازاری قصائیوں کی
 اسی کھڈی سے بھارت سورگ پھر اکبار ہونا
 اسی کھڈی سے ہندوستان کا آؤدھار ہونا
 بنیا۔ سینے تو سیٹھ ر ایک طرف لیجا کر باتیں کرنا
 فقیر۔ (داخل ہو کر) گلی گلی پھرا۔ کہتے کو پیہ میں الکرہ جگائی۔ دوار
 کھٹکھٹائے بازاروں میں گھوڑا۔ پرنتو ایسا ایک دیا لو بھی نہ
 ملا جو اس بھوکے سادھو کے ننگے شریر کو سردی سے بچالے۔
 دیا۔ دھرم پرکشش پرمان دکھاوتے۔

دو شالے اوڑھ کر زردار سب بیہوش ہوتے ہیں

انہیں مطلب ہے کیا تنگوں سے مرتے ہیں کہ دیتے ہیں
 دھنی سب نروسی ہیں ہو وہ کول زر کا رکھتے ہیں
 یہ دل لو ہے کار رکھتے ہیں جگر بھڑکار رکھتے ہیں
 کمال۔ آریہ ورت کی کسی کنگال و شا ہو رہی ہے۔ ریشی سنستان کی
 یہ ادھما ہو رہی ہے۔

سادھو صدائے لنگوٹی کے واسطے
 جس دیش میں پکار ہو رونی کے واسطے
 پردہ سمجھ لو لاج کا چوچیر ہو گیا
 اس قوم اور دیش کا آخیر ہو گیا
 فقیر۔ جاؤں اب سرودی سے تھڑھڑنے کے بجائے پر ماتا کے چروں
 میں آتم مہرین کروں۔

کروں دریا میں آہو تی بدن کی
 نہ لاش ہو نہ اوشکتا رغن کی
 کمال۔ سادھو ہماراج۔ کہاں جاتے ہو۔ کیا جاسکتے ہو؟
 فقیر۔ لڑکے جاتے دے۔ ہیں جاتے دے۔ مرنے دے

اس رشی بھوم میں ہم پیدا ہوئے غم کے لئے
 غم بنا اپنے لئے اور ہم بنے غم کے لئے
 جان سے بیزار ہیں ہم زندگی کھیلتی نہیں
 کیا کریں منہ مانگے سے موت بھی آتی نہیں
 کمال۔ آپ کو کس بات کا رونا ہے؟

سب سوار حق کے پر آدمین ہو گئے
دھرم والے بھی دیا ہیں ہو گئے
آنکھ گیا چپ چا دیا اور دان کا
دھرم کا ڈر ہے نہ ڈر کھلوان کا

کمال۔ تو بھی کچھ آپ کا سوال ہے؟
فقیر۔ دھن کا سوال نہیں۔ ان کا سوال نہیں۔ بدن ڈھا پنہ
کو ایک چھپرے کا سوال ہے۔

کلیں میں یہ جھونکے چیر کر سب کو کہتے ہیں
ہو اچلتی ہے کھنڈی تو جگر میں تیر جھتے ہیں
ہمیں تو کھائے پیے اور بھنے کار و زرافہ
ارہر ہے پیٹ خالی اور ادھر جاڑا بلا کا

کمال۔ تو سنتوش رکھئے۔ میرے پاس یہ کھدر کا پورا تھان ہے یہ آپ
لوگوں کے چر لوں کا ہی دان ہے۔

باجنا پورن نہ ہو گر آپ کی تو پاپ ہے
لیجئے ہمارا ج یہ سب آپ کا برتا ہے
(فقیر کو گپڑے کا تھان دینا)

فقیر جیتے رہو۔ بیٹا کلیان ہو کہتا راہ

گانکھ ہوئے سو ہاتھ کر ہاتھ ہوئے سودا
آئے ہاتھ نہ بانیا لینا ہو سودا

دیر کھ ہو جائے گی پھر کون کہہ گا دیر
بچے کر اوپکار توجیوں کا کھل اہیہ

(جاتا ہے)

وآوو۔ (سوگت) شرم کرو بھی من شرم کرو۔ ڈوب جا کر جا۔ ایک غیب
جولہ ہے کالڑا کا سادھو سیوا میں اتنا آدر ہو۔ اودھتھے کر وروں کا
مالک ہوتے ہوئے بھی کوڑی کوڑی سے پیار ہو۔ سادھو کا دھن ستیہ
ہے جو پیپ غریبوں نے نہیں کھایا۔ جو جیون پر ماتھے کے کام نہیں آیا۔
جو سوانس دیا دھرم میں نہیں بتایا۔ وہ پیپ پھیری کی دھار ہے۔ اس
جیون کو دھکار ہے۔ وہ سوانس بیکار ہے۔

۵

اے مرے من لوبھ اور مایہ سے اب آزاد کرو
اس نے کی سادھو کی سیوا اس کی تو امداد کرو
(پرگت) رٹ کے غم نے کھان کا کیا کیا؟
کمال۔ وہ تو پتے سودے میں لگا دیا۔ ایک ننگے فقیر کو دیدیا۔
وآوو۔ اور آپ کیا کرو گے؟
کمال۔ رام کا بھجن کریں گے۔

۵

آج کا دن دھنیہ ہے جو دھرم سونا ہو گیا
دیدیا اچھا ہوا یہ لوبھ ہانکا ہو گیا!
جو دیا سونا لیا جو کھسا لیا وہ کھو دیا
کچھ نہیں جانتے دیا وہ انت جانتے رو دیا
وآوو۔ بیٹا میں تمہاری اس آدرتاسے پر سن ہو کر یہ ہر دنیا ہوں کھانے
پینے کی سامگری خرید کر گھر لے جاؤ۔

کمال۔ یہ کیا زر۔ سونا۔ دولت جس کو سنتوں نے سانپ کی کنجی کی طرح
 تجھ اور ور تھا سمجھ کر تیاگ دیا۔ یہ تیاگی ہوئی دستوں کے
 سمان ہے اس کو بوجھ بھی کہتے ہی کھاتے ہیں۔ جن ہنسوں نے بھگتی روپی
 دودھ کو گرہن کر لیا وہ مایہ روپی جل پر کب لچاتے ہیں۔

نے

جسے تم آم سمجھے ہو ہم اس کو آگ کہتے ہیں
 یہ سونا تم سمجھتے ہو اسے ہم خاک کہتے ہیں
 یہ بھگتی دھن نہ بچیں گے کبھی ہم دام کے بدلے
 نہ لیں دنیا کی دولت کو کبھی ہم رام کے بدلے

و آدو۔ (بخود) یہ نہ مورتی بالک اس کو گرہن نہیں کرے گا۔ سوچئے اس
 کے حیر میں باندھ دوں۔

(پھر اس کے حیر میں باندھتا ہے)

کمال۔ شانتی اور سنتوش سے بڑھ کر دنیا میں کوئی پدارتھ نہیں۔ دولت کو
 چرچرا کرے جاتے ہیں۔ زر زور کو ڈاکو گلا دبا کرے جاتے ہیں۔
 پرنتو ہر دے کی کوٹھری میں شانتی کے تارے سے بند کیا ہوا سنتوش
 کا دھن کوئی نہیں لوٹ سکتا۔

۵

گیانی دھیانی سخی داتا سورانیکی
 جاگو ہو سنتوش من شیل ومنت کوئی ایک
 سا دھو بن سنتوش کیا ورو یہ بنا کیا شاہ
 سکھ ساگر سنتوش ہے کوئی نہ پاوے تھاہ

گانا

مایہ ہما ٹھکنی ہم جانی -
 ترنگن پھانس ہاتھ سے ڈولے ڈولے مسٹھی بانی - مایہ
 کیشو کے کلا ہو بھیٹی شو کے بھون بھوانی -
 محض اے مورت بن بھیٹی تیرتھ میں بھیٹی پانی - مایہ
 یوگی کے یوگنی ہو بھیٹی را جائے گھر رانی
 گما ہو کے میرا ہو بھیٹی کا ہو کے کوڑی کافی
 مایہ ہما ٹھکنی ہم جانی -

سین آٹھواں

ایکٹ پہلا

کبیر کا مکان

(لوئی کبیر اور گمائی کا داخل ہونا)

کبیر - (لوئی سے) سستی یہ کنیا بھی تمہاری طرح بھاگیہ والی ہے - دیکھو اسی دستھا
 میں رام نام کی رٹ لگالی ہے - جس دن سے پر بھو کر پائے اسے پاتھوں
 سے اس کو دو بارہ جیون پر وان کیا تب سے اس نے اپنے جینم داتا
 بھگوان کو پہچان لیا -

لوئی - پر بھو پارس سے چھو کر لو ہا لو ہا نہیں رہتا -

دیا آپ کی سادھن سبھی ان کو لہوتے ہیں !

یہاں کا نیچے بھی سنگت سے تمہاری پھول ہوتے ہیں
 یہاں سچ کر و کاریوں کو منش سماٹی پہ چلتا ہے
 یہاں سونا ہو کھوٹا تو کھرا بن کر نکلتا ہے
 کبیر۔ لوئی تو تم بھی میرے ہاں اپنی شردھ اٹھانوسار بھون کر و۔ رام کو روٹ
 یار جیم کا مہرن کرو۔ دیکھو کمال بھی رات دن قرآن شریف پڑھا
 کرتی ہے۔

لوئی۔ جب تو یہ کنیا میری دھرم پتری ہے۔
 کبیر۔ ہاں اور سب دیانت دار ملی اور محنت سے کماؤ۔ آپ کھاؤ اور
 سادھو ہنتوں کو کھلاؤ۔ یہی میرا اوپدیش ہے اور یہی منش چون کا
 اوپدیش ہے۔

۵

سے مدد ہاتھوں کی محنت میں سدا رکھنا تھ کی
 سب سے بڑھیا اور میٹھی ہے کمائی ہاتھ کی
 (کمال کا آنا)

کمال (خود) آج خالی ہاتھ ہوں۔ پتا جی ناراض ہو جائیں۔ یہیں رہیں
 ہو سکتا۔

۵

سدا بھر لو۔ ہے ساگر کبھی سوکھا نہیں رہتا
 جو آس بھگوان کا ہے بھگت وہ بھوکا نہیں رہتا
 کبیر۔ کیوں بیٹا کمال آج کا سودا اچھا پٹ گیا۔
 کمال۔ پتا جی آج تو بڑا بھاری دھن پراپت ہوا۔

۵

رنگے ہیں ہاتھ ایسا مال منہکا ہو گیا

بھگت کا بھگوان سے ہے آج سودا ہو گیا

کتیر - کیا چار پیسوں سے زیادہ لے آئے؟
 کمال - بتا جی - وہ تھان تو ایک نیگے سادھو کو رام کھاتے ہیں دے دیا۔
 کتیر - پھر یہ بھوجن ساگری تم نے کہاں سے بھجوائی؟
 کمال - وہ کون لایا۔ کہاں سے آئی؟
 کتیر - تم نے نہیں بھیجی؟

کمال - نہیں۔
 کتیر - اوہو۔ جب تو یہ سب اسی لیلادھاری کی لیلہ ہے۔ اُدھر تم نے سادھو
 سے وصرم سودا کیا ہوگا۔ اُدھر بھگوان نے بھگت کے گھر میں سب
 کچھ پہنچا دیا ہوگا۔

وہ سدا رہتا ہے حاضر پر پیوں کے کام پر
 ہے وہ ناشکر انہیں کھتا جو شر و ہارام پر
 کمال - ٹھیک ہے بتا جی۔

ادارست بدتی بھگت کا قرضہ وہ کرتا ہے
 وہ اک دانے کے بدلے اناج کی انبار بھرتا ہے
 لونی - (چیر میں بندھی ہوئی دستو دیکھ کر) اور بیٹا یہ کیا بانڈھ رکھا

کمال - کچھ بھی نہیں۔ ماما میرے پاس تو موائے رام نام اور اس
 شیشے کے کچھ بھی نہیں۔

لونی - نہیں کچھ تو ضرور ہے (کھولتی ہے) میں یہ سونے کی مہر۔
 کتیر - سونے کی مہر۔ کیا سوریہ کو داغ لگ گیا۔ شیشے پر بال

آگیا ہنس ہو کر کھیرٹ سے کیرٹے نکالنے کا تین کیا۔ نرمو ہی ہو کر مایہ
وکار کا بھو جن کیا۔

دو لی نیت حرام میں چھوڑا حق حلال
ڈو بادش کبیر کا جو بگڑے لوت کمال
کمال۔ پتا جی۔ میں نہیں جانتا یہ ہر کہاں سے آگئی۔ میں تو آپ کے سماں
ہی سونے کو دھور کے سماں سمجھتا ہوں۔ اس مایہ کے بونچھ سے دولوں
لوگ کا نقصان سمجھتا ہوں۔

یہ مایہ ایک ناگن ہے کوئی بر لا ہی تیا گے گا
جھ سادھو سنت ہے اس ناگنی سے تو تھانے گا
کبیر۔ تو یہ ہر کہاں سے آگئی؟

(دادو دیال کا آنا)

دادو۔ یہ اس سیوک نے دی ہے۔ اس کی دان ویرتا دیکھ کر میں نے اس کی
سمانتیا (امداد) کی ہے۔ آپ کچھ سنکوڑج نہ کیجئے۔ اس نے تو بہت
کہنے سننے پر بھی سوئیکار نہ کی۔ پرنتو میں نے آنکھ بچا کر اس سے
چیر میں باندھ دی۔

کر وشنکا نہ کچھ بھی اددیہ سیوا بھگت کی جانو
ہے سیوک کا یہ نذرانہ اسے پھل پھول ہی جانو
کبیر۔ پرنتو۔ اس مایہ کا لوبھ وہ ترک کی بوالا ہے جس نے اینک آتماؤں
کو بے دردی کے ساتھ تھلس ڈالا ہے۔ اس کی چاہ میں راجہ
فل نے اپنا چکر ورتی راج کھو دیا۔ پانڈوؤں نے اسی کے

لاپچ میں اپنا تخت اور تاج کھو دیا۔ آج ایک سر مل گئی کل دوسری کی
ہوس ہو جائے گی۔ تیسری مل گئی تو چوتھی کی چننا ستائے گی۔

۵

چاہ گئی چننا مٹی منوالے پرواہ !
جن کو کچھ نہیں چاہیے سوئی شہنشاہ
وآوو۔ تو یہ کچھ کبیر کا دھن انبار نہیں۔ ساگر کنیا (دولت) کا
بھنڈا نہیں۔ یہ تو بھوجن ساگری کے لئے یوں نے مٹھولی بھینٹ کی ہے
کبیر۔ تو ہمارے بھوجن ساگری کی آپ کو کیا فکر ہے۔ چننا کرنے والا تو وہ شری
رام ہے۔

۵

کوئی نہ آس آس کی آس سے سوالی نہیں دکھا
بلٹا آس کے دوارے سے کوئی خالی نہیں دیکھا
کوئی خالی نہیں رہتا خبر وہ سب کی لیتا ہے
وہ اک کپڑی سے لیکر ایک ہاتھی تک کو میاں
وآوو۔ تو ہمارا جیسے پاس بھی آس کا سب کچھ دیا ہوا موجود ہے آپ
جیسے پر مستون کی میں دھن آدی پدارتھوں سے سیوا کرنے کو سمجھ
ہوں۔

کبیر۔ رنجود دھنی اپنے دھن کا در تھا ابھیماں کر رہا ہے (پرگٹ)
اچھا تم کیا کچھ دے سکتے ہو؟
وآوو۔ سناری پدارتھوں میں سب کچھ۔
کبیر۔ اچھا تو لاؤ۔ دھنی ہو تو دو۔ دولت ہو تو نکالو۔ ادھک نہیں
ایک تکی بستر کے برابر دھن تول کر مجھے دو۔
وآوو۔ یہ کون سی بڑی بات ہے۔

ح

دو سو چھ سو آٹھ سو مانگو لاکھ ہزار

لاکھوں کروڑوں پر بھوچروں کے بلہار

لائے۔ سیروں کا تیل دیکھئے۔ منوں کا تول دیکھئے۔ اور اس کے برابر دھن تول لیجئے۔

کبیر۔ ایک پیر سے تلسی کا پتر لے کر، یہ تلسی کا پتر ہے اس کے ادھر رام لکھتا ہوں اور ادھر رحیم لکھتا ہوں (دیکھنا) لیجئے۔ (دینا)

واوہ۔ (تلسی پتر لے کر) اس کے ساتھ تو ایک موتی بھی نہیں مل سکے گا۔ (ترانہ و پر ایک طرف پلٹے میں تلسی پتر رکھ کر دوسری طرف جواہرات تولتا ہے)

ہیں یہ کیا سارے اعلیٰ رتن تیل گئے۔ اور پیر کا پلہ بھر بھی بھاری ہے۔ کبیر کی طرح کیا یہ پتہ بھی کوئی چمٹکاری ہے۔

کبیر۔ کچھ اور زور زور بانی ہے؟

واوہ۔ رہا تھ باندھ کر (بن اور کچھ نہیں۔ کیوں مجھے کشتیاں کرو۔ پر کچھ جو کچھ آپ نے مانگا وہ میں نہیں دے سکتا۔ آپ کا سوال پورا کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ میں نے سچا اصرار کیا۔ اور اس کا نتیجہ پر تکش دیکھ لیا۔ آج سے میں آپ کا شیش اودا آپ میرے گودو۔ ہاں پر تو مجھے اس بھید سے آگاہ کیجئے۔ گریا کیجئے۔ گورو کر پائیجئے۔

کبیر۔ بھید کیا۔ بھید کچھ نہیں۔ نہ جادو ہے نہ ٹوٹا ہے۔ نہ چالاکی ہے نہ ہاتھوں کی صفائی ہے۔ تلسی پتر پر ادھر رحیم لکھا ہے۔ اور ادھر رام ہے۔ تمہارے لاکھوں کروڑوں سے ادھک بھاری

دھن اسی رام کا نام ہے۔

۵

یہی دھن رام کا تو لو تم ان مالاکے دانوں سے
 یہی ہے ایک دھن بڑھیا ترلوکی کے خزانوں سے
 ہے بھگتی دھن وہ دھن تیشے کوئی سن کا نہیں مہتا
 ملے یہ دھن تو لالچ پھر کسی دھن کا نہیں رہتا
 و آوو۔ آج میں نے رام نام کی نماں کو جان لیا۔ ہاں مگر آپ نے رام
 اور رحیم کہا۔ ان دونوں میں سے اب میں کسی نام کا آسراؤں کس کو
 اسٹ بناؤں۔ کس کی ہرے میں دھارنا کروں۔
 کہہ۔ بس اسی بھید کا سمجھنا سچا کیاں ہے۔ جس کو تم سمجھتے ہو کہ یہ رام
 اور وہ رحمان ہے۔ راستوں میں وہ ایک ہی شے ہے۔ رام
 کی اُپاسنا ہی رحیم کی بھگتی ہے۔

۵

اسی مانی اسی مٹی سے مندر کو بنایا ہے
 آنھیں اینٹوں آنھیں کڑیوں کو مسجد میں لگایا ہے
 آنھیں منکوں آنھیں تاگوں سے والا کو بنایا ہے
 آنھیں دانوں آنھیں منکوں کو بیج میں بھریا ہے
 اذان اور شکر سے گونجے محمد اور شوشنکر !
 وہی ہے اوم کا نعرہ وہی اللہ اکبر

رہین کا ٹرا نسفر ہونا

(ایک ہندو کا ہاتھ میں جھنڈا لے ہوئے جس پر اوم
 لکھا ہے ایک مسلمان سے جس کے پاس اللہ اکبر کے

نام کا جھنڈا ہے ہاتھ ملائے ہوئے دکھائی دینا
 اسلامی جھنڈے چند ر اور تارے کا نشان ہے ۔
 ہندو اپنی جھنڈے پر سنسکرت میں اُوم کے اندر
 چتر بھیجی دشتی کی مورتی ہے)

(پیلے پر ڈراپ)

ایکٹ دوسرا ۔ پر وہ پہلا

راستہ جنگل

(راما نند اور سادھوؤں کا ہری کیرتن کرتے ہوئے دکھائی دینا)

گانا

چوہری نام سادھو ۔ چوہری نام سادھو
 رام نام ہی انت بچاوتے ۔
 کام ہی اک بونجی ۔

ہمیرا ہے ہی نام ۔ چوہری نام
 یہ مایہ ہے کو بھی ڈائن ۔

رام بھجن ہے ایک رسا بن بھگتن کو تکہ ہام ۔ چوہری نام
 رام پریم رس جس نے چاٹھا ۔

سر و تیاگ جس نے یہ راٹھا ۔ پورن اس کے سب کام چوہری نام

سب۔ گورو رامند کی ہے۔
سادھو۔ آہا گورو جن امرت کے قطرے ٹپکاتے ہیں۔ انتر آتما کے پاشر میں
آند کے جھلکتے اور چھلکتے بندوس رس کرسماتے ہیں۔

آپ کے آویدیش سے ملے ہیں تین تین تاپ کے
راہ دنیا کو دکھانے کے لئے پرگئے ہیں آپ
رامند۔ یہ توبہ پریم کا پرتاپ ہے۔ منش کا ہرے پرست ہے۔
پریم کی ٹانگی لگانے سے ہی رام روپی کنجن نکلتا ہے۔
سادھو۔ گورو دیو۔ رام کی پراپی کا ہیج سادھن کیا ہے؟
رامند۔ جس پرکار استری سند ز شریکار کر کے تپ کو پراپت کرتی ہے۔
ویسے ہی سادھو دیواک اور تیاگ کے کہنے دھارن کر کے اس جگت تپ
کو پراپت کرے۔

دھرم داس رامندی سادھو کاموہ کبیر کے پرولش

(یعنی داخل ہونا)

دھرم داس۔ لے۔ گورو۔ وہ یہی جولاہا ہے۔ جو مسلمان ہو کر
آپ کو اپنا گورو بتلاتا ہے۔ سادھو سماج میں آپ کی نیندا
کراتا ہے۔ اور کلپت شیشٹا کے پاکھنڈ سے انوچٹ لا بھ
اٹھاتا ہے۔

اسی دھوکے سے پاکھنڈی نے الو بھنسا میں
برٹوں کے نام سے بددعاش دنیا لوٹ کھائیں
رامند۔ کیوں رہے پاپی تو بیخ جات جولاہا ہو کر اپنی برائی کا دم
بھرتا ہے۔ کبیر تپ ہو کر آکاش میں اڑنے نکلتے کرتا ہے۔

۵

دشت پانی اور کمینہ ذات کا
 ہے گھمنڈ اتنا تجھے کس بات کا
 کبیر۔ میں بیشک دشت اور پانی ہوں رستے پر تک ترک کا
 بھرا ہوں اگیان کا پتلا ہوں۔ آنکھوں کا اندھا ہوں۔ موہ
 کے ساگر میں بنا جل کے ڈوب رہا ہوں۔

۵

بھو یہ ہے منجھار کشتی کے کھویا آپ میں
 آپ ہی گورو دیو ہیں سو امی ہیں ایسے باپ میں
 میں اگر اندھا ہوں تو اندھے کو کھلونے میں نہ
 پہنچ ہوں لیکن شرن آیا دھبی ہوں۔ چلن دو
 را مانند۔ مگر تو ادھم اور اچھوت ہے۔

کبیر۔ ادھم اور اچھوت تھا جب تک چرن کمل کا سرش نہیں پایا تھا۔
 بھولا۔ کھڑکا تھا جب تک کسی نے رستہ نہیں دکھایا تھا۔

۵

چرنوں کی دھور موش کی تدبیر ہو گئی
 چرنوں سے چھو کے خاک یہ اکیر ہو گئی
 را مانند۔ تو کمینے آدمی تو اچھوت ہو کر رام کا پوتر نام کیوں اچارن
 کرتا ہے۔

کبیر۔ کارن کہ گورو نے اسی رام نام کا دھن پر دھان کیا ہے۔
 اسی گورو منتر سے مجھ پنج اور اچھوت کا کلیان کیا ہے۔ سمندر
 کا جل کھارا ہوتا ہے۔ پر تو وہی جل جب بادل سے رستا
 ہے تو میٹھا اور پیارا ہوتا ہے۔ سو گورو ورنہ پانی بادل اگیان

روپی کھارے پن کو دور کرتا ہے۔

گورو سہمان داتا نہیں ماحک شش ^{چیل} سہمان
رام نام کی تمہید ^{دولت} اگنی گورو پروان
رامانند۔ پرتو ایک اچھوت جولا ہے کا گورو کون ہو سکتا ہے۔
کبیر۔ وہی جو سب ودھ سمرتھ ہے۔ ہے دیو آجلے و ستر کا دھونا
تو بڑا آسان ہے۔ پرتو اچھوت روپی میلے کپڑے کو
اچلا کر دینے والا مہاشکتیمان ہے۔

سوزن کا اجول بنا دینا بڑے نام ہر
لوہے کو سونا بنا دینا کسی کا کام ہے
رامانند۔ تو بتا تیرا گورو کون ہے؟
کبیر۔ دو بے کوتارے والا۔ ادھم کو ادھارنے والا آپ کے
سوا اور کون ہے۔

تم نے دینی کر یا سے چرن کمل کی چھانند
کیا چولوں میں ارپے ہوئیں رہی من بانند
رامانند۔ او پانی۔ میرے منہ پر میری نیند اکر تا ہے شیشوں کے
سامنے آن کے گورو کو شیر مندہ کرتا ہے۔ او تار کی ادھم
میں نے آج سے پہلے نہ کبھی تجھے دیکھ پایا ہے نہ ہی اپنا شش
بنایا ہے۔

اس تیرے ہاتھ ٹکا بھانڈا ابھی میں پھوڑوں
جی میں آتا ہے ابھی میں سمیں تیرا پھوڑوں

کبیر۔ تو اس سے اودھک آنند کی بات کیا ہے۔

چرن کی ٹھوکر سے آگے رام کی بھلکتی ملی
کبیر پرش ہو جائے تو سمجھو کہ پھر مکتی ملی
مکش بدوی الی دفعہ ہی جان دینے سے ملے
اور کیا چاہیے گورو گران دیئے سے ملے

دھرم واس۔ دیکھئے اسی بات پر نہیں آتا ہے۔ سچ ہے سچا جھوٹ کو
کو ثابت کرنے کے لئے اودھک ایک جھوٹ بناتا ہے۔
را مانند۔ ارے تجھے میرے کر دودھ کا بھی ڈر نہیں ہے
کبیر۔ کیوں نہیں۔

کبیر تے نہ اندھ ہیں گورو کو کہتے اور
ہری روجھے تو کھور ہے گورو جھے نہیں کھور
را مانند۔ تو بتا میں نے تجھے کب شیش بنایا ہے

کبیر۔ مجھے آپ کا شیش بننے کی بڑی اکیلا شا کھتی۔ برہم تو یہ جان
کر کہ آپ مجھے اچھوت سمجھ کر دھکار دیں گے۔ میں آپ کے
دوار پر لیٹ گیا۔ آپ پر رات کال گنگا اشنان کے لئے انشرم
سے باہر آئے۔ منہ اندھیرے میں آپ کا چرن مکمل میرے
اوپر پڑ گیا۔ آپ نے رام رام کہہ کر انشیر وادویا اور
جلدیئے۔ میں نے سمجھا کہ یہ رام رام ہی گورو منتر ہے پس
کسی دن سے رام نام کو رسائن جان لیا۔ اور آپ کو اپنا گورو
مان لیا۔

پس اسی دن سے مایہ موہ کا تیاگن کیا

آپ کے چرنوں میں تن من اپنا دین کر دیا
 راما نند۔ آہا تو آجھوت ہے پرنتو تیرا آتما اتی تو تر ہے تیری اٹل
 شر دھا اور بھگتی دیکھ کر میرے من کا سنشے مٹ گیا۔ جس
 کا آتما اتنا آوار اور مہسان ہے اس کو اچھوت اتھوا۔ پنج
 کہنے والا مہامور کہ اور اکیان ہے۔

تیری اس شر دھانے تیرے جاتیل کو دھویا
 رام کے پائے کو ٹونے اپنا آما لکھ دیا
 اب کسی پر نکار تو پنج اور اچھوتوں میں نہیں
 تو سپوتوں میں بھی او تم ہے کیو توں میں ہیں
 (ہرے سے لگانا)

سب سا دھو۔ بولو گورو راما نند کی جے۔
 راما نند۔ جاؤ بیٹا مہاراکلیان ہو۔
 کبیر۔ اب بھی کلیان نہ ہو گا۔ گورو۔ جنتا من مہرا تو تم سوئی ہی
 چلے تھے۔ آج گورو روپی رسائن بھی ہاتھ آئی۔

گورو راضی تو کرتا راضی !
 کرم کال کی چلے نہ بازی
 گورو پر سن اور سب رو بھٹے
 تو بھی اس کا روم نہ ٹوٹے

گانا

گورو متی گئی چندر ماں۔ سیوک چندر چکور

پلک پلک نہ رکھت رہے۔ گورو مورتی کی اور
گورو متی گنتی۔

ہری بھڑے گورو شرن ہے
گورو بھڑے نہیں کھڑ

رے انرا دھی مانوا۔ گورو تے ہی نہ اور
گورو متی گنتی۔

گورو ماتھے پر را کھئے چلئے آگیا مانہ
ایسا جو شیش ہوئے تو تین لوگے رنا نہ
گدستی گنتی۔

ایکٹ دوسرا

بین دوسرا

بازار کا چوک

دو پہر کا وقت ہے ایک طرف سبیل لگی ہے دوسری طرف
کھاٹ کو ایک لکڑی کے سہارے اٹکائے ہوئے
اس کے سایہ میں ایک چمار بیٹھا ہوا جوتے گا نہ رہا ہے
راہ گزر لوگ چھاتا اوڑھے ہوئے آتے یا پیٹے اور
گزر جاتے ہیں۔ بعض آدمی چمار سے مخاطب ہوتے ہیں۔

راہگیر۔ ارے چار جوتا گاٹھے گا؟
 چار۔ اور حضور میرا کام ہی کیلئے ہے؟
 راہگیر۔ بول کیا لے گا؟ (جوتا اس کے آگے کرتا ہے)
 چار۔ (جوتا دیکھ بھال کر) دو ٹول کا کام ہے مائی باپ۔
 راہگیر۔ چھیت اب ان کمین لوگوں نے بھی ہنکائی کر دی ہے مزدور
 ہے تو تو قدم کے دو آنے مانگتا ہے۔ نائی ہے تو حنائی
 خط بنانے کے دو آنے مانگتا ہے۔ اور تو اور اس
 چار کو دیکھو یہ بھی خخرہ کرتا ہے۔
 چار۔ مائی باپ کیا کریں۔ آپ لوگوں کی جوتیوں کے طفیل کچھ
 مل جاتا ہے۔ نہیں تو دیکھئے آٹا کس بھاؤ آتا ہے۔
 راہگیر۔ تو آدھ سپیہ لوگے؟
 چار۔ تو آپ کچھ بھی نہ دینا مائی باپ (جوتا پھر دیتا ہے)
 راہگیر۔ چھیت آیدانی کی کرن کا بیٹا۔ ریمت کا بیٹا۔ کم بختی کا
 بیٹا (جانا)
 دوسرا راہگیر چھاتہ لٹکائے پانی پی کر چار سے مخاطب ہوتا

راہگیر۔ اے اے کمین۔
 چار۔ جی مائی باپ۔
 راہگیر۔ بتا اس ذرا سے ٹانکے کا کیا لے گا؟ (جوتا نکال کر دیتا ہے)
 چار۔ جو آپ کے وچار میں آئے (جوتے کو دیکھ بھال کر) دو
 ٹول دے دینا۔
 راہگیر۔ ہوں دو ٹول دیے لگ جائیں۔ تو تمہارے مزاج
 کا پارہ یکدم اوپر نہ چڑھ جائے پھر ہم لوگوں کے

جوتے کون بنائے؟ چل دفغان ہو جا۔ ہم نیا خرید کر لیں گے۔
(جانا)

چھمار۔ آج اچھے کامنہ دیکھا۔ دو سویرے آئے وہ خالی گئے۔ دو
اب آئے وہ بھی خالی گئے۔ چلو سٹو اتو نہ ملا۔ پانی پی کر ہی
پیٹ بھر لیں۔ (سبیل پر جا کر) اجی برہمن دیوتا۔ کرپا کر دے۔
جل بھگوان پان کر او گئے۔

برہمن۔ ارے دور دور چمار۔
چھمار۔ اونچے سے پلا دیجئے۔ بالنس کے نل سے پلا دیجئے۔
برہمن۔ جا جا اپنا کام کر۔

چھمار۔ پیاس سے کلبج بھنا جاتا ہے۔ مائی باب۔
برہمن۔ ارے دور رہ پانی۔ کیوں اوپر چڑھتے آتا ہے۔
چھمار۔ پر بھو۔ میں تو چرنوں کے جوڑے بنانے والا ہوں۔ سر پر
آپ کی لائیں کھانے والا ہوں۔ میں تو چرنوں سے بہت دور
کھڑا ہوں۔

برہمن۔ ادھر مر۔
چھمار۔ (اپنی کٹوری آگے کر کے) تو اوپر سے جل کر اگر یہ کٹوری
ہی بھر دو۔

برہمن۔ کیا پلاؤں؟

چھمار۔ ہاں پر بھو پلاؤ۔

برہمن۔ نہیں ہوتا۔ تو لے پتھ لے پی پانی بد معاش کے ٹکڑے۔
(بالنس کی لکڑی اس زور سے مارتا ہے کہ چھمار کے سر میں لگتی
اور سر لہو لہان ہو جاتا ہے)

چھمار۔ ارے مار ڈالا۔ دور کوئی آؤ۔

دے ہوش ہو کر گرتا ہے ۔ (دادو کا آنا)
 دادو ۔ خون ۔ خون ۔ اس بیچارے غریب کا کس نے خون کیا ۔ آہ
 کیسی بے بسی ہے ۔



دیا ہے اور نہ چو کا ہے نہ مرنے کے لئے گھڑی
 نہ گھڑی کا کفن ہے اور نہ ہی پھولوں کی چادر
 نہ بچے سر پہنے کو نہ بھائی پاس روئے کو
 نہ بیوی بین کرنے کو نہ ماتا بال کھوئے کو
 (ہاتھ لگانا) مرا نہیں ۔ میت کو کھاؤ ہو جا رہی ہے ۔ مور چھاٹاری ہے
 (دھوئی سے کپڑے کا ٹکڑا اٹھا کر) لاؤ ۔ (برہمن سے) ہمارا ج تھوڑا
 جل ڈالو ۔ کپڑا بھگو کر اس کو زخم پر پی باندھ دوں ۔ (کپڑا بھگو کر
 پی باندھتا ہے)
 بیونٹ سوکھے ہیں ۔ (برہمن سے) لاؤ ۔ تھوڑا اور جل لاؤ ۔
 (جل لے کر کچھ چمار کے منہ میں پیکانا ۔ اور کچھ چھڑکنا)
 چمار ۔ (ہوش میں آکر) کون ہے ؟
 دادو ۔ ہمارا تھوڑا ۔
 چمار ۔ مگر میں تو ہوں اچھوت چمار ۔



مشر جو سمجھا ہے تم نے مجھ میں وہ نہیں
 میں صدف وہ ہوں رہا جس میں کوئی گوشت نہیں
 جی کے بھی مرنے سے بدتر ہوں اسے مت روکے
 میں اچھوت اور پتھر ہوں اسے دیوتا مت سمجھو
 دادو ۔ اچھوت ہو تو کیا ہرج ہے کیا تم اس پر ماتا کے بنائے نہیں ؟

کیا تم بھارت مانا کے جائے نہیں؟ کیا تم ہماری طرح اس دھرتی پر نہیں رہتے؟ کیا تم ہماری طرح رام رام نہیں کہتے؟

ۛ

ہے پیشہ پنج لیکن آتما تو سب برابر ہے
ہیں جینا۔ ہیں مرنا یہی بھونی یہی گھر ہے
ہیں چھو لیتے بدن سے جب بنائے انکے جو تو نکو
ہر ج کیا ہے لگائیں گر گلے سے ہم اچھو تو نکو
برہمن۔ سیدھ ہندو دھرم ہو کر تم نے انرتھ کر دیا۔
واو۔ ایک رکھی گھائل بھائی کو گلے لگا لیا۔ کیا یہ انرتھ ہے۔ ایک
پیاسے کے گلے میں پانی چھو ا دیا۔ کیا یہ انرتھ ہے۔ جو دھرم ہمیں
اچھو توں سے دور نہٹاتا ہے۔ وہی دھرم ہم کو اہنسا اور
دیا بھی تو سکھلاتا ہے۔

ۛ

ہے کیا رکھا دھرم اس طرح سے برہمن نے
دھرم کیا رہ گیا ہے ان اچھو توں کو ہی چھونے میں
دھرم کا خیال ہے تمکو تو دل میں پریم کو دھارو
جلا لو ایک مرتے کو مگر جیتے کو مست مارو!
چھمار۔ دیکھو برہمن ہمارا ج۔ اپنی شوچنے اوستھا پر غور کرو۔ اور
اس دیا لو پرش کے سلوک پر بھی دھار کرو۔ تم نے جیتے کو مارنے
کا تین کیا اور اس نے مرتے کو جلا دیا۔
واو۔ ہرے۔ ہرے ہمارا ج آپ نے اس کو مارا؟
چھمار۔ ہاں اس لکڑی سے۔
واو۔ انرتھ کیا۔ برہمن اور جیو ہنسا؟

۵

دھرم کا اوتار گر برہمن ہی ہوا سنا کبر و
 کس طرح پھر پاپ ہو سکتا ہے اس پرستی کو دور
 برہمن - ہمارا دھرم ہم کو ان لوگوں سے نفرت کرنا ہی سکھاتا ہے۔
 وادو - جو دھرم نفرت کرنا سکھاتا ہے اس کو دھرم کہنا ہی پاپ ہی
 چھار - یہاں پاپ ہے۔
 وادو - جو دھرم بیمار کی سیدھی لینے سے روکتا ہے۔ جو دھرم غریب
 کو ریم کرنے سے روکتا ہے جو دھرم پیار سے کو پانی پلانے سے
 منع کرتا ہے۔ جو دھرم بھوکے کو بھو جن کھلانے سے منع کرتا
 ہے۔ وہ دھرم نہیں بلکہ پاکھنڈ ہے۔ سچا دھرم تو اچھوت
 سے پرے اور اکھنڈ ہے۔

۵

دھرم کہتا ہے کہ سب اچھے بڑے یکساں ہیں
 دھرم کہتا ہے کہ سب بھائی ہیں جو انسان ہیں
 دھرم تو کہتا ہے اے انسان تو او بکار کر
 چھوڑو نفرت کو تو چھوٹے بڑے سے پیار کر
 برہمن - کیا بتائے کہنے سے اپنا آپ سٹالیں؟ پھر تو ان کے ساتھ
 بیٹھ کر بھی کھالیں تو کوئی سرخ نہیں۔
 وادو - افسوس اتنا اگیان؟
 برہمن - تم تو کہو گے کہ ان کا جو نمٹا بھی کھا لو۔
 وادو - نہیں جو نمٹا نہ کھاؤ۔ لیکن اتنی نفرت بھی تو نہ کھاؤ۔ اچھوت
 پیاسا ہو تو آسے پانی پلاؤ۔ بھوکا ہو تو بھو جن کراؤ۔ بیمار ہو اس
 کے زخم پر مرہم لگاؤ۔ زردھن ہو تو دھن سے ہاتھ بٹاؤ۔ ورنہ کھانے

ابھیمان سے اندھ ہو کر اس بھگوان کی سفتان کو اس طرح نہ ٹھکراؤ۔

۵

کیا ہوا یہ کھیلے کریموں سے اگر بر باد ہیں
یہ بھی تو آخر اسی بھگوان کی اولاد ہیں
اس کے بیٹوں کو اگر تم اس طرح کلپاؤ گے
ان کو کلپا کر سمجھتے ہو کہ تم سکھ پاؤ گے

رستمین۔ جو رسم اور قاعدے پر اچین کال سے چلے آتے ہیں ان کو ہم
کیسے طرح چھوڑ سکتے ہیں۔

واو۔ جن فضول رسموں اور قاعدوں سے ہماری جاتی رسائل کو
جا رہی ہے۔ انھیں مٹا دینا ہی یوگیہ ہے۔ چھوت پھات کے وہم
کا پردہ اٹھا دو۔ جن باتوں سے توہم کی پانی ہوتی ہے ان کا مول
مٹا دو۔ گنگا مل میل سے بھرشت نہیں ہوتی۔ بلکہ گنگا میں مل کر سب
کچھ گنگا جل کے سمان امرت ہو جاتا ہے۔ آؤ ہم تم بھی گنگا کے سمان
اولاد ہو کر اچھوتوں کو اپنے جیسا بنالیں۔ ان کچھڑے ہوئے بھائیوں
کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ ان میں سے ملے ہوئے رتنوں کو اٹھا کر
بھارت کا دھن دان اور گورو پڑھالیں۔

۵

یہ کچھڑنا ہی ہمارے سب دکھوں کا مول ہے
ان سے ہم نفرت کریں تو یہ ہماری بھول ہو
آؤ بھارت کا جھلا کر دیں اسی تدبیر سے
باندھ لیں ان سب کو ہم اک پریم کی زنجیر سے

گانا

مٹا دو کھید بھاؤ سب اڈنبر دھرم کے سارے
 ہو برہمن جنم سے تو کیا۔ ترو گے کریم سے پیارے
 اہنسا پریم سے گرہن ہو تو کچھ نہیں ہو سم!
 کر دتم لاکھ لوجا پاٹھ چاہے مون کو دھارے
 ہو مسلم یا کہ ہندو ہو یو دی ہو کر عیسائی!
 ہیں اک مٹی کے سب بھاندے ہیں اک آتش کے تابی
 اچھوتوں میں وہی دیا یک ہی برہمن میں وہی دیا پاک
 بڑے چھوٹے یہی ہیں اسی بھگوان کے سارے
 اگر کلیان اپنا اور دیش اودھار چاہتے ہو!
 تو سمجھو مت اچھوتوں کو کبھی اپنے سے تم نیا سے

ایکٹ دوسرا - سین تیسرا

سوشیلا کا مکان

(خداوند خالص صاحب۔ لٹو اور رحیم کا آنا)

رحیم - خداوند خالص صاحب میں نے تو اسی روز کہہ دیا تھا کہ وہ گاتی نہیں۔
 خداوند - گاتی نہیں مگر کمال ہے۔
 لٹو - بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

خداوند۔ کیوں یا رہم کو ملے گی۔

لیو۔ اجی ملے گی اور ضرور ملے گی۔ نہ ملے تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤں۔

خداوند۔ تم کیسے سمجھتے ہو ملے گی۔

لیو۔ اس کے خصم کا بیرنگ پارسل جنم رسید کر دیا ہے۔

رحیم۔ تو خداوند خالص صاحب ہلے رقیب کا فاتحہ پڑھ لیجے۔

لیو۔ اجی اب تو پھنس جائے گی خالی چال سے۔

رحیم۔ جیسے چھلی پھنسی ہے چال سے۔

لیو۔ قاضی پھنستا ہے حلال سے۔

رحیم۔ اور شرابی پھنستا ہے کلال سے۔

لیو۔ مگر ایک بات بڑی ہے کہ وہ گاتی نہیں۔

خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔

دو نو۔ بائکل بجا ہے مطلق بجا ہے۔

خداوند۔ یہ تو ہے اسی کا مکان؛

لیو۔ اجی اسی کا مکان ہے۔ یہ مکان کا دالان ہے۔ یہ میرا لکایا ہوا

نشان ہے۔ بس یہی اس کی بھان ہے۔

رحیم۔ تو خداوند خالص صاحب بس پڑھ جہادو۔

خداوند۔ اور کیا۔

اب دوار سے پلٹ گئے نہ ہی ہٹ گئے ٹھٹھے
ماریں گے نہ میدان تو پھر کٹ کے اٹھیں گے

(بھیٹے ہیں)

دو نو۔ بائکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

خداوند۔ خداوند خالص صاحب۔ صورت مر پارہ ہے تو نام بھی

بڑا ہی پیارا ہے۔
 خداوند۔ پیارا ہے۔
 لٹو۔ جی حضور تازہ شکر پارہ ہے۔ اور دیکھئے میرے ہونٹ چپکے جلتے ہیں۔

خداوند۔ کیوں؟
 لٹو۔ نام کی مٹھاس سے۔ س۔ س۔ س۔ سوشیلا۔
 خداوند۔ آہا ہا ہا۔ واہ واہ۔
 سب۔ آہا ہا ہا واہ واہ مرحبا مرحبا۔ واہ واہ۔ سبحان اللہ آفرین۔
 رحم۔ خداوند خالص صاحب مگر کافی نہیں۔
 خداوند۔ کافی نہیں مگر کمال ہے۔
 لٹو۔ اور نقشہ تو اور بھی کمال ہے۔

دیکھو کمر اس کی تو کیلے پھلی ہے !
 اور چہرے کی کیا بات ہے مصری کی ڈلی پر
 رحیم۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔ بلکہ اس سے بھی سوا ہے۔

دو صورت ہے الپسرا بھی اجی بلہا جاتی ہے
 کمر پتلی ہے کاغذ سے سچک میں کھڑکھڑاتی ہے

لٹو۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔
 رحم۔ اب ذرا عاشق کے منہ سے معشوق کی تعریف سنئے حضرت۔

لٹو۔ ہاں حضور صاحب !
 خداوند۔ کوئی کہتا ہے اس کی کمر کیلے کی پھلی ہے۔ کوئی کہتا ہے اس کی کمر کاغذ سے بھی پتلی ہے۔

لٹو۔ اور آپ کیا کہتے ہیں ؟
خداوند۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ ہے ہم کو دکھلاتی نہیں
اس قدر پتی ہے دھوڑو تو نظر آتی نہیں
رحم۔ اجی کر ہو تو لکھائے۔

لٹو۔ اور گا کر گانا سنائے۔

رحم۔ جب ہی تو گاتی نہیں۔

خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔

دو لٹو۔ بالکل بجائے مطلق بجا ہے۔

خداوند۔ تو کیا اس کے درشن بھی ہوں گے ؟

لٹو۔ اجی اب تو ایسی ہے۔

رحم۔ بالکل اکیلی ہے۔

لٹو۔ صرف ایک چھوٹی سی دم ساتھ ہے۔

خداوند۔ دم ؟

لٹو۔ ہاں کوئی نو دس برس کا چھو کرا۔

خداوند۔ تو اسی کو بلوائیے اور ہمارے آنے کی اطلاع کرائیے۔

لٹو۔ ارے او انت رام۔ او انت رام۔

انت رام۔ (آکر) جی جی۔ کیا کہو جی ؟

لٹو۔ (پیسے دیکھ) لے بیٹا یہ خرچ کرنے کو پیسے

انت رام۔ ناجی مجھے تو ماں ماری ہے۔ میں کسی سے پیسے نہ

لوں گا۔

لٹو۔ یہ تو ترے باپ نے بھیجے ہیں۔

اننت رام۔ جھوٹے۔ وہ تو مر گئے جی۔
 لٹو۔ تو جہاں وہ مر کر گئے میں بھی تو وہیں سے آ رہا ہوں۔ لے لو بیٹا
 لے لو۔ (پیسے دیتا ہے) اور ماں کو کہو کہ باہر والان میں ہمارا
 برا جمان ہیں۔ جاؤ۔ کھینچ کر جلدی بٹالائو۔
 اننت رام۔ اچھا تم جانا نہیں (جاتا ہے)
 لٹو۔ جاش گئے کہاں؟
 خداوند۔ ہاں جاش گئے کہاں؟

اب دوار سے پلٹ گئے نہ ہی ہٹ گئے پھنس گئے
 مار پیسے کے نہ میدان تو پھر کٹ گئے انھیں
 رحیم۔ اور خداوند خالص صاحب اس دن کی طرح اپنی اکڑ میں رہی
 لٹو۔ تو پھر اس لڑکے کو سرکاری حکم سے قید کر دینا اور آٹھ دن کی
 ہفت روزہ دے کر اپنا کام نکال لینا۔
 رحیم۔ بائبل بجا ہے مطلقاً بجا ہے۔
 اننت رام و سوشیلا کا آنا)

لٹو۔ خداوند وہ آئی۔
 رحیم۔ ہاں وہ آئی۔ مگر گاتی نہیں۔
 خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔
 سوشیلا۔ کون ہیں؟

اننت۔ وہ

سوشیلا۔ (غور سے دیکھ کر) ہیں یہ تو وہی سا کھشاش در آچار۔
 اندر یہ وہی اس کے خوشامدی یار۔ کیا اب اکیلی جان کر

دور سے ڈالنا چاہتے ہیں۔ مجھے میرے اس گھر سے بھی نکالنا
چاہتے ہیں۔ رکھنا پر مجبور رکھنا۔

دھرم کو تیار کئے ہوئے یہ سب سب ہیں
میں گواہ بلا اکیلی یہ قصا کی تین ہیں
سوشیلا۔ سنا ہے ستار اپنی سورگ باس ہو گیا۔
سوشیلا۔ ہاں تو کسی کا کیا بگڑا۔ گھر میرا باد ہوا۔ سہاگ میرا
کیا۔

ہمارے وزیر صاحب اسی کا افسوس کرنے آئے ہیں۔
سوشیلا۔ بہت اچھا بہانہ ہے۔ افسوس کرنا تو کیا مطلب مجھے
تو اکیلی جان کر بھینا نا ہے۔ کیا مجھے بھی کوئی بازاری ویشاگردانا
ہے وزیر سے کہدو اور دنگے کی چوٹ سے کہدو کہ میں اگلے دن
بھی ایک بھرنٹ دستو سمجھ کر اس پر حقوق آئی تھی اور آج
بھی ایک پنج کتا سمجھ کر دور سے دھتکار رہی ہوں

بنو ہمدرد اتنے تم نہ ہمدردی یہ دکھلاؤ
اگر درکار ہے عزت مرے گھر سے نکل جاؤ
شیم۔ خداوند خاں صاحب۔ اوپریش سناتی ہے مگر گاتی نہیں۔
خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔
خداوند خاں صاحب تو تم پر سچا پریم رکھتے ہیں۔
خداوند۔ بے شک میرا پریم مشکمی کی طرح اس کے گالوں کے گڑ
پر بھیننا تا ہے۔
سوشیلا۔ تو دیکھ پر ہزاروں چنگے جل مرتے ہیں۔ پرنتو اپنے

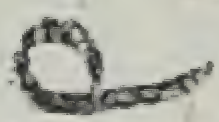
ہی انترو واہ (سوز نہانی) سے جلنے والا دیکھ کسی کی سمجھی پرواہ
نہیں کرتا۔

خداوند۔ دیکھ میں رنگیلا پر بھی ہوں۔
سو شیشیلا۔ تیرے پریم کا جواب میں دھککار سے دیتی ہوں۔
خداوند۔ مشائخہ اچان ہوں۔

سو شیشیلا۔ میں تمہاری جوانی کو زلیل سمجھتی ہوں۔
خداوند۔ چاند کی صورت ہے۔

سو شیشیلا۔ میں تمہاری صورت سے نفرت کرتی ہوں۔

خداوند۔ بڑا موٹا پیسے والا ہوں۔
سو شیشیلا۔ میں تمہارے پیسے کو کھکراتی ہوں۔ وزیر صاحب مجھے
بھول جاؤ۔ ایمان کو چھوڑ کر گمراہ کے عذاب میں پھرنے پر مجبور ہو۔
اصلی اور سچا موتی تمہارے گھر میں ہے۔ چھوٹے اور بنیادی
موتی پر نہ لگناؤ۔ میرا موہ واپس اور خیالی ہے۔ تمہارے
گھر کی ناکھچہ سے زیادہ گدپ والی ہے۔



پر ناری پنی چھری تم مت کرو رنگ
وس متک را دن گئے پر ناری گئے رنگ
بھارت کا سنگرام ہے پر ناری کا پیساہ
دریودھن کا مٹ گیا راج اور پو لوار

لکھو۔ خداوند خال صاحب۔ یہ بار سے سیدھے نہ جاتے پر نہیں آتے
گی۔ سو شیشیلا تو چاہتی ہے کچھ کچھ کے سوگ پر پھر کا سوگ بھی

لکھو۔ سو شیشیلا۔ سنی و حرم کو بچانے کے لئے ایسا کرنا بھی مجھے ناگوار نہیں ہے۔

۵

وہ بیٹا کیا جو مجھ کو دھرم کے مارگ سے کھسکا
نہیں پر وہ بیٹے کی اگر یہ دھرم پہنچ جائے

خداوند۔ تو نے جاؤ اس کا سرا ڈا دو۔
دھرم۔ بالکل بچا ہے۔ مطلق بچا ہے۔

سوشیل۔ نہیں پھر دیکھو۔ اتنا اندھیر نہ کرو۔ ظالموں پر ماتم سے
درو۔ یہ میری زندگی گانی ہے۔ یہ میرے پیارے بیٹے
کی سمنار میں ایک نشانی ہے۔ مان مرتبہ پلاس ہے تو
ایسا اچھا چارہ نہ کرو۔ انا تھ بچے اور غریب و دھوا کا
اس طرح تیرے سکار نہ کرو۔

۵

رہ گیا ہے دے کے یہ۔ تو نے اس کو
واسطے پر ماتم کے چھوڑ دو تو دیکھ کر
وہ دھرم سے ہو کر تپت کیوں تپا لگے ہو نیائے کو
جس کو بچھڑا نہ چھوڑو تم بلکتی گائے کو

لیڈو۔ اس کو بچانا چاہتی ہے؟

سوشیل۔ ہاں تیرا آئینہ یہ ہوں۔ وہ دھوا ہوں۔ غریب ہوں۔
جھیک مانگتی ہوں۔

۵

کسی کے تم بھی جانتے ہو۔ کسی کے تم بھی جانتے ہو
بچاؤ اس کو تم گراؤ اور اولاد والے ہو

لیڈو۔ تو پھر خداوند خاں صاحب کی بات مان جاؤ اولاد کو بھی بچاؤ
اور جھیک مانگنے سے بھی چھوٹ جاؤ۔

سوشیلا۔ رکو دھ میں آکر مارنے کہینو مجھ سے ایسی آثامت رکھو
جاؤ لے جاؤ گتو بڑی کو لے جاؤ۔ میں بھگ مانگ کر کھاؤنگی
نامراد ہو جاؤں گی۔ جنم بھرتی کے ساتھ پتر کا بھی سوگ مناؤنگی
پر تو تمہیں پہلے بھی ٹھکرائی تھی اور آئندہ بھی ٹھکراؤنگی۔

اگر ہو جاؤں گی بے گھر تو جنگل میں تالوگی
لے گئی گرہ روٹی تو میں ٹھکڑے د لکے کھاؤنگی
گیا بیٹا۔ لٹا دھن تو پھر اپنے پران واروگی
گتادوئگی میں سب کچھ مرنا اپنا دھرم ہاروگی
خداوند۔ تو رحیم لیجاؤ۔ اس کو قید خانہ میں لے جاؤ۔ اگر یہ اکھ
روز کے اندر کہنا مان جائے تو ٹھیک۔ نہیں تو اس کے
کا سر اڑا دو۔

سوشیلا۔ میری بھلا سے۔ میرے سستی دھرم کے صدقے۔

رحیم۔ چل بچے ادھر آ۔ (پکڑنا)

آننت رامل۔ ماما مجھے کہاں بھیجتی ہو۔ (رحیم کا اننت ام کو لیا)
سوشیلا۔ تیرے پتا کے پاس۔ جا بیٹا۔ اپنے پتا کو کہہ دینا کہ پتا
بھتاری پتی وہ سچی بھارت پتی پر این استری ہے جو اپنے
پتی برت گئی رکھشا کے لئے اپنے جیون دھن ارتھات

پتر کو بھی بلیدان کر سکتی ہے۔

گتو۔ دیکھا خداوند خاں صاحب۔ بھو کی شیرنی کی طرح بھاڑنے
کو لپکتی ہے۔ مگر گالی نہیں۔

خداوند۔ گالی نہیں مگر کمال ہے۔

(جانا دوؤں گا)

سوشیلا - یہ سہارا بھی چھوٹ گیا سو بھاگیہ کا یہ چمکتا ستارہ بھی ٹوٹ گیا۔ گھر کا یہ دیپک بھی بجھ گیا۔ اب اس گھر کو جلا دوں۔ آپ بھی جل جاؤں۔ نہیں آتم ہتیا کیوں کروں۔ بھگوان کا بھجن کر کے اس جہنم اور اگلے جہنم کی مصیبتوں سے بھی کیوں نہ چھوٹ جاؤں۔ جاؤں مگر کہاں جاؤں۔ ہاں ٹھیک ہے۔ کبیر بھگت کی مشن میں جاؤں۔ وہ پریم سنت ہیں۔ وہی موشس کار اسے بتلا دین گئے۔ آواگن کے ہندھن سے چھوڑا دیں گے۔

۵

بھو کو ترانے کے لئے اب آتما ساتھ دوں !
کیوں نہ دوری من کی اب پر ماتما کے ہاتھ مل
(سوشیلا کا جانا)

ایک طرف دوسرا
سین چوتھا

کبیر کا مکان

روٹی آٹن لاکر رکھتی ہے۔ مابعد جو کی بھی لاتی
ہے جو کی پر بھون پر دینے کے لئے کھال
اور جین کا ٹوٹا لاتی ہے کبیر کا داخل ہونا۔

کبیر - رام کہو پیارے رام کہو۔

اس کو بچے سنسار میں سدا سر و آند
جس کا پر بھوشری رام ہو اور گورو رام اند
آسن پر بھینا بھو جن کرنے کیلئے !

کمال - (باہر سے) ماما دروازہ کھولو۔ ایک ابلا یا چک ہے۔
کبیر - (اٹھ کر اس سے) ابلا یا چک - تو دیوی پہلے یا چک کی بات سن
لو۔ رسوئی بھری روس لیتا۔
(دیوی تم کا دروازہ کھولنے کو جانا)

اہل آٹھ نہ کیوں - دل میں یدی قطرہ لٹو کا ہو
کہیں ایسا نہ ہو یا چک یہ پیاسہ اور بھوکا ہو
(دیوی سوٹھلا اور کمال کا آنا)

سوٹھلا - (دکھی آواز سے) کہاں ہیں وہ ہاتھ کبیر کہاں ہیں؟
کبیر - (اگے بڑھ کر) یہ ہے وہ فقروں کا فقیر - سنتوں کا داس کبیر
سوٹھلا - (دین کر کے) شرن ہوں پر بھوشرن ہوں۔

کوئی ہمدرد اور سہا سکتی ہے ویدا میں نہیں پنا
سوائے اگ پر بھوکے کوئی دنیا میں نہیں پنا

کبیر - تو دیوی دھیرج دھارو - میرے آشرم میں رہو۔ اس کا بھجن
کرو ہاں پر تو پھلے اپنی ویتھا ورنن کرو
سوٹھلا - پر بھو میری ویتھا کا پار نہیں مجھے ڈھارس دینے والا کوئی
مددگار نہیں - پتھر نہیں پتی نہیں کوئی ناطے دار نہیں۔



دکھی ہوں سکھ کے ہوتے بھی میں گھر ہوتے بھی بے گھر ہوں
 گرا آندھی سے دھرتی پر ہو جو بھی وہ بے پسر ہوں !
 بلا قسمت سے کھانا بھی تو جب کھایا ہے غم کھایا
 یہاں تک غم کو کھایا ہے کہ بھوجن بھی نہیں پایا !
 کبیر۔ تو دیوی پہلے بھوجن ضرور کرو۔ رونے دھونے کو دور کرو۔



اور مت روؤ کہ یہ نالے سنے جاتے نہیں
 آنسوؤں کے یہ خیرے موتی چنے جاتے نہیں

آؤ۔ ادھر آؤ۔

سوشلا۔ لیکن یہ خیال رہے کہ میں ایک ہندو اہل ہوں۔

کبیر۔ تو کوئی نیک مسلمان اگتا بھاؤ رکھتے ہوئے بھی ایک ہندو کو
 رونی ٹیٹی کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ بیٹا تو اس مسلمان گھر میں
 بھی ہندو نیم و صرم سے رہے گی۔ جاؤ۔ کمال۔ داد و دیال
 کو کہو کہ اس ہندو دیوی کے لئے ہندو دوکان سے پوری
 ساک لے آئے۔ جاؤ جلدی جاؤ۔

کمال۔ جو آگیا۔ (جانا کمال کا)

کبیر۔ بیٹا یہ دھرتی ایک چوکا ہے جس پر سرشٹی نے نانا پرکار کے بھوجن
 پر دس دئے ہیں۔ جو جس کا جی چاہے اپنی پسند کا اٹھائے اور
 کھائے۔ ہندو پیچے اور مسلمان پکے مسلمان رہتے ہوئے بھی پر سیر
 پریم لیاؤ کھلا سکتے ہیں۔ اپنے اپنے آرام اور رحیم کو چنے ہوئے،
 بھی اس گھرے ہوئے بھارت کو اوپر اٹھا سکتے ہیں۔

۵

جو ہندو رام رٹتا ہے بگڑا کیا ہے مسلم کا
 ہے یہ نطفہ جو آدم کا تو وہ بھی خون آدم کا
 جدا دیکھے ہیں جو کے ہم نے اک ہندو گھرانے میں
 محبت دل کا سودا ہے نہیں ہے پریم کھانے میں
 (دو آدم کا پوری سال لیکر آتا)

دو آدم۔ لو۔ گورو۔ آپ کی آغیا انو سار شدھ ہاتھوں سے ہندو دھرم
 سے لایا ہوں۔ (دونوں شیدا کو دینا)
 کسمیر۔ اب جہاں جی جاسے پیچ کر کھاؤ۔ (بیٹھا آسن پور)
 شوخیلا۔ اب بیٹھے میں کیا شکر ہے۔ (اسی آسن پر بیٹھا دو لون کا
 کھانا)
 دو آدم۔ آیا۔ کیا مبارک زمانہ۔ ایک ہی چٹائی پر ہندو اور مسلمان
 کا مل کر کھانا۔

۵

ادھر دیوی یہ ہندو ہے ادھر یہ دیو مسلم
 یہ پیغمبر کا اوداک دیوتا گن کا سما گم
 یہ دیکھے سے اور کیونکر نہ ہوشیرو بھی من پر
 اٹھتے گھار ہے ہندو مسلمان ایک آسن پر

(دو آدم دیال کا چانا اور لٹو کا داخل ہونا)
 لٹو۔ ٹھیک ہے اب یہاں آگئی۔ ایک پنج مسلمان کے ساتھ بیٹھ کر کھاتی
 ہے۔ اور ایک اوتھم و نشی کے وزیر سے جی جاتی ہے۔ کیوں
 سب شیدا۔ ہندو ہو کر مسلمان کے گھر کا کھانے لگی۔ مال ختم
 ہو گیا۔ ابھی سے ہوشی آئے لگی؟

کہیں۔ (اچھ کر اس سے) اسے بھائی یہ کہہ رہے ہو۔ ایک آسن پر بیٹھ کر
کھانے سے اس کا دھرم گھاتا گاٹھا کر ٹوٹ گیا۔ یا میرا ایمان کچا
رنگ تھا۔ جو چھوٹ گیا۔ یہ تو ہم جدا جدا کھا رہے ہیں۔ یہی
ایک ہی بات میں کھالیں تو بھی دھرم ایمان کا کچھ بچر نہیں جاتا۔ بسک
ہو جانے پر بھی کتکا اور جھنا کے بل کا اپنا اپنا رنگ اڑ نہیں جاتا

۵

ایک ہندو اور ایک ہندو اکاش کے تارے !
یہ چاند اور چاندنی کی طرح سر ہوتے نہیں جاتے
کہیں گے اسے مذہب اور مذہب اس کی قدرانی
یہ گھر گھر گئے رہتے بھی رہے گی ان سہیلی
سہیلیاں مجھے یہ مسلمان گھر کی ہندو مخلوق سے بڑھ کر سکھائی نظر آتا ہے رات
دھئی اور زرہ والے ہندوؤں سے مجھے تو یہ غریب بولا ہا زیا وہ
آدار دکھلاتا ہے۔

۵

خبر لی جب نہ ہندو نے تو گھرائی مسلمان کے
گھر میں دھرم کی پٹی ہوں یہ کہے ہیں ایمان کے
بھلا ہو پھر بھی اس کا آسرا تو کچھ دیا مجھ کو
سچے بوطہ کر ایک ہندو سے مسلمان تو تاجھ کو
لکھو۔ (سوگت) دیکھ لوں گا ابھی دن باقی ہیں۔ یا تو اپنا پتر گنوائے گی۔ یا
خداوند خالص صاحب کے پہلو میں آئے گی۔ (جانا)
سو فیل۔ (دکیر کے پاؤں پر گر رہی ہے پر بھو یہی ہے۔ میری تمام

مصیبت کا مول یہی ہے۔ میری چھاتی کا ترسول یہی ہے۔

ۛ

اسی نے ایک دو سو اپہ ہزاروں ظلم ڈھائے ہیں
 اسی نے گو و خالی کر کے سب کانے کھجھلے ہیں
 مجھے برباد کر ڈالا اسی کی بے حسیائی نے
 میرا سر و سوچ چھینا ہے اسی ہندو نصائی نے
 کبیر۔ بیٹا تیری ویٹھا ہے میرا کلیجہ چھیر ہوتا ہے۔ تمہاری اس
 کردنا جنگ دار تاسے میرا من ادھیر ہوتا ہے۔

ۛ

ہم اپنے پران کی بازی لگی تو کھیل جائیں گے
 تیرا یہ دھوکہ مٹانے کو ہمارا پاس کونواں ہے
 سوشیلا۔ مہاراج اسی در آتما کے بہکانے سے بادشاہ کا ویٹھا رہی اور
 امینائی وزیر میرے پیچھے بڑا ہے۔ میرے دو سو ہو جانے پر بھی وہ
 اسی ہسٹ پر اڑا ہے مجھے لالچ دکھایا۔ ڈرایا۔ دھمکایا۔ آخر آٹھ
 دن کی مہلت دیکر میرے بچے کو قید کر دیا۔ آج میرا دن ہے
 پانچ روز کے بعد میرا بچہ قتل کر دیا جائے گا۔

ۛ

بچی کو کال نے لے کر ہے بیٹے پر نظر ڈالی
 ہوا پہلو تھتا خالی ہوئی اب گو و بھی خالی
 کبیر۔ دھیرج دھار و جب تک ہیں۔ میرے شش سماج اور میرے کٹنب

کا ایک آدمی بھی جیتا رہے گا۔ تیرے بیٹے کا ایک قطرہ ہو بھی اس
دھرتی پر نہیں گرے گا۔ ایشور یہ نیم اٹل ہے تو بھگوان مظلوم
کی سنے گا۔ اور ظالم اپنا سر توڑ دے گا

۵

کون سا وہ روگ ہے جس کی دوا ملتی نہیں
کون کہتا ہے کہ ظالم کو سزا ملتی نہیں
لوئی۔ جاؤ بیٹی۔ پر بھو پر و شو اس رکھو۔ ہمارے آشرم میں آئندے
رہو۔ جہنم جھکتی ہے من لگاؤ۔ اور چرخہ کات کر اپنا سمجھتا کر
دیش کا بھی بھلا چاہو۔ جاؤ۔

(موشیلا کا جانا)

کبیر۔ (لوئی سے) کیوں دیوی، اب اس دھوا ہندو استری کے
بچے کو بچانے کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں؟
لوئی۔ یدئی اس ہندو دیوی کے پیڑ کی رکھشا میرے پرالوں کی قیمت
سے ہو سکے تو پران حاضر ہیں۔

۵

میں ہوں تیار اس سادھو کے احسانوں کے بدلے میں
بھالو ہندو لڑکے کو میرے پرالوں کے بدلے میں
کبیر۔ دھنیہ ہو لوئی تم دھنیہ ہو جو اپنے ہندو ان داتا کے اوپکار
کے بدلے میں ہندو جاتی پر اپنے پران تک کھچا کر کرنے کو
تیار ہو۔

ح

مزدہ ہے ایکنما کاتب کہ دکھ مسکھ میں سہانی ہوں
مسلمان اور ہندو رام اور کھمن سے بھائی ہوں
مسلمان کے لئے ہندو جو کھائے چوٹ سینے پر
بہادری خون مسلم ایک ہندو کے پیسنے پر

نوٹی۔ اسی کا نام نیش لیٹ اور سچا اتحاد ہے۔

کبیر۔ ہاں ایک اور بات ہے۔ اگر ظالم وزیر کو اس ہندو و دھوا کے
بچے پر ترس نہ آئے۔ اور لڑکے کے عوض میں لڑکے کی بیٹیا
(قتل) کرنا چاہے تو؟

کمال۔ (اگر) تو ایک ہندو بھائی کو بچانے کے لئے یہ مسلمان لڑکا حاضر
ہو۔

ح

میرے اڑ جائیں ٹکڑے پر نہ اس کا بال بانکا ہو
بڑھے جاتی کی عزت اور لیش ہندوستان کا ہو
میں اپنی کھال کھچو ادوں کا اس کے بال کے بدلے
میں ہیرا جنم دیدوں گا اس ہندو لال کے بدلے

کبیر۔ بیٹا کمال تو بے شک کمال ہے۔ پر نتو پرانی آگ میں بناں کسی
پر یوجن کے جلا د کی پھری دیکھ کر دل والوں کا حوصلہ بھی
ٹوٹ جاتا ہے۔ چمکتی اور ترپکتی تلوار سے شیروں کا جی

بھی چھوٹ جاتا ہے۔

کمال۔ تو پر تلش آزمالو۔ مسلمان بھائی ہندو بھائی کے لئے کس شوق
سے مرتا ہے۔ ابھی تلوار ہاتھ میں اٹھا لو اور کھری کھوٹی دستہ کو

مقتضیٰ پر لئے میں سب سے کٹوانے کو حاضر ہوں
اگر آف بھی کروں مسلم نہیں ہوں ایک کافر ہوں

گانا

اگر بھارت کا بیٹا ہوں تو دنیا کو بتا دوں گا
میں یہ تفریق ہندو اور مسلم کی مٹا دوں گا
اگر ایک میرے ہندو بھائی کی جان بچنی ہوگی
تو اس کی جاں بچا لے کر میں اپنا سر کٹا دوں گا
میں ہندو بھائی کے بہت کو کروں گا وہ جو بس میں
نرمانہ رام اور چھمن کا بھارت میں دکھا دوں گا
لہو سے ایک ہندو کے کچھ کریں قاتل کی
بہا کر خون خود اپنا میں قاتل کو ملا دوں گا
میرے جسم اور جاں کی ہے جدائی وصل و نوا
میں رشتہ زندگی سے توڑ دو لوں کو ملا دوں گا
اوستھا پر نہ جاؤ کیا ہو اچھے ہوں چھوٹا ہوں
بڑا ہے حوصلہ لیکن میں کچھ کر کے دکھا دوں گا
لہو گر کر میرا اتحاد کی بنیاد ڈالے گا
لہو سے پیچ کر اتحاد کا بوتلا لگا دوں گا

ایکٹ دوسرا پردہ پانچواں

راستہ

کبیر کی دھرم بیٹی - کمالی اور تین ہندو تین مسلمان لڑکوں
کا ہاتھ میں گنور کھنشا کی جھنڈیاں لئے ہوئے داخل
ہونا

کمالی - بولو دھرم کی جے۔
سیت - دھرم کی جے۔
کمالی - ہندو مسلمان کی جے۔
سیت - ہندو مسلمان کی جے۔
کمالی - بہنو آج ہمارا فرض کیا ہو گا؟
سیت - دھرم کی رکھشا۔
کمالی - اور؟
سیت - ہندو مسلمان ایکٹا۔
کمالی - اور؟
سیت - جیو اہنسا۔
کمالی - بس اب ہنسا کا بیج ناش ہو جائیگا۔

ح

بھیت ہوگا اب نہ جیووں کا گلا تلوار پر
خون کے چھینٹے نہ دیکھو گی درود تلوار پر
ایکتا سے کٹ کر کھینکیں گے جڑ الواد کی
تیز ہوگی اب نہ گائے پر پھری جلاؤ کی

چاہی ہندو۔ جب آپ جیسی سوشل مسلمان تھیں گے ہتیا کو روکنے پر مگر
باندھ لیں گی۔ تو آتش بھارت کا بیڑا پار ہوگا۔ بھارتیہ دشمن
کوش لکشمی کا بھنڈا رہوگا۔

ح

آپ جیسی دیویاں جب کام پڑے جا سکی
ٹوٹ جائے گی پھری اور بیڑیاں کٹ جائیں گی
پھر نہیں نکلیں گے ہوگی گوارا دودھ کی
ذبح خانوں کی جگہ پر ہوگی دھارادودھ کی

کمانی۔ خدانے چاہا تو ایسا ہی ہوگا۔

سیب۔ ہاتھ کبیر کے پر تاپ سے ایسا ہی ہوگا۔

کمانی۔ آج عید کا دن ہے۔ ہمارے دھرم پتا ہاتھ کبیر نے بھی منکلیپ
کر لیا ہے۔ کہ پرار بھتتا سے برت سے۔ خوشامد سے منیت سے جس
طرح بھی بن آئے گے ہتیا بند کرائیں گے۔ اپنے مسلمان بھائیوں
کے آگے گر کر پڑائیں گے۔ ایکتا کے نام پر گورکھشا کی بھکشا کے
لئے ہاتھ بھیلان میں گے۔ قربانی کے لئے قضا کی تلوار کے آگے
اپنی گردن جھکا میں گے۔ لیکن گورکت سے بھارت کی پوتر بھومی

کو بھڑوٹ ہونے سے اوشہ بچائیں گے۔
 دوسری ہندو۔ کیا اس میں کچھ ملتا ہوگی۔
 کمالی۔ ہاں ضرور ہوگی۔ آج کی عید سارے بھارت کی عید ہوگی۔

۵

ہاں ہندو بھائیوں کو مسلمان بہنیاں گئے
 آج دونوں بھائی آپس میں گئے مل جائیں گے
 عید بگاہ پر گنیش ہندو دیوتا پر سائیں گے
 اور پچیس ہمارے دیکھئے کو آئیں گے
 پہلی ہندو مسلمان بھائی پر تین کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔
 دوسری۔ ہاں یہ مسلمانوں کے ہی بس کی بات ہے۔
 کمالی۔ وہ بھی تو گنو ہیتا سے نقصان اٹھا رہے ہیں۔ دودھ اور
 اناج کی کمی سے وہ بھی تو دکھ پا رہے ہیں۔

۵

کمی سے دودھ کی دونوں کے ہی بچے ترستے ہیں
 ہمارے خون کی ہو لی کھلا کر لوگ سننتے ہیں
 بے زردھن ہو گیا یہ ویش ہندوستان دونوں کا
 گنو ہیتا سے گھانا اور بے نقصان دونوں کا

پہلی ہندو۔

۵

گنو ہیتا سے ہی بھارت کو ناواری کا رونا ہے
 ہماری بھوک کا وارو گنو رکھشا سے ہونا ہے

در ایک مسلمان مفتی خان کا داخل ہونا

مفتی۔ لڑکیو تم یہاں کیا کر رہی ہو؟
گمائی۔ عید مبارک منارہی ہیں۔ ہندو مسلم ایکٹا کی نیو رکھنے کے

صوبہ۔ عید گاہ میں جا رہی تھیں۔

مفتی۔ تو کیا ان ہندو لڑکیوں کا بھی تیوہار ہے؟
گمائی۔ ہاں ہمارا ہی عید ہی ان کا تیوہار ہے۔ جب ان کا اور ہمارا بھائی
ہندو کا لڑکا لڑ رہا ہے۔ تو پھر ہمارا عید پر یہ کیوں نہ خوشی منائیں
گی۔ ہمارے لڑکے اور لڑکیاں شریک ہو گئے کیوں نہ آئیں گی۔

ع

انھیں ہم غم میں رکھیں تو نہ کیسے پہنچیں غم ہو

اگر ان کے ہو رونا تو ہمارے گھر میں ماتم ہو

خوشی ہو ان کے گھر میں تو ہر شہم کو بھی دونا ہو

مرزہ تب ہے کہ یہ اتحاد و تسامح میں نمونہ ہو

مفتی۔ واقعی ہندوؤں نے آج اپنی شرافت کا اعلیٰ ثبوت دیا ہے

جنگ عید مسلمانوں کے لئے شربت کی سبیلیں لگوا رہے ہیں پان

سیاری سے خاطر داری کر کے پریم بھادو دکھا رہے ہیں۔

گمائی۔ تو کیا ہندوؤں کی اس تقیاضی اور صاف دلی کا بدلہ یہ

نہیں کہ مسلمان بھی دریا دلی دکھائیں اور ان کے اس

شریفانہ احسان کا بدلہ چکائیں۔

ع

ایکٹا کی اب کسی پر کار سے ہائی نہ ہو

تب مزہ ہے گائے کی گر آج قربانی نہ ہو
 مفتی۔ لڑکی تمہارے نیک ارادے سچائی کے سانچے میں ڈھالے ہیں۔
 جس قوم میں تمہارے جیسی لڑکیاں پیدا ہوں۔ اس قوم کے دن ضرور
 بھرے والے ہیں۔ تمہاری چترائی سے خوش ہو کر میں تمہیں یہ کنکرن
 الخام دیتا ہوں۔ میں نے اپنی بیٹی کے لئے یہ طلائی جوڑا بنوایا۔
 لیکن بیٹی سے زیادہ تم کو اس کا مستحق پایا۔ لو یہ تحفہ قبول کرو۔
 (دینا)

کمالی۔ افسوس ابھی تک تمہارے دل میں بھید بھاؤ کا کچر اور گاراجہ
 ابھی تک تم نے ایرشاودیش کی پٹی کو آنکھوں سے نہیں اتارا ہے۔

ح

ابھی بھی رام ہے نیا راخند سمجھتے ہو
 جو دونوں ایک ہیں ان کو جدا سمجھتے ہو
 وناش چاہیے جس کا وہ چہینز بانی ہے
 یہ غیر اور یہ اپنا۔ تہینز باقی ہے

مفتی۔ لڑکی میں نے سچے پریم سے کچے یہ طلائی کنکرن دیا ہے۔
 کمالی۔ سچے پریم سے دیا ہوتا۔ تو ہندو مسلمان کا بھید نہ کیا ہوتا۔
 بلکہ میرے بدلے میری ان ہندو بہنوں میں سے کسی ایک کو
 دیا ہوتا۔

د

میری بہنیں نہ بہنیں تو میں اس کو بہنوں کیسے
 میں ہندو بہن پر گہنے ہزاروں ڈال دیتا ہوں

(واپس کر دینا)

مفتی - شاباش - ایماندار لڑکی شاباش - اچھا لو تم اس کو قبول کرو - اور یہ دوسرا کنگن میں ان ہندو لڑکیوں کو دیتا ہوں -

کمانی - دینے سے پہلے یہ عہد کرو کہ آج سے یہ فضول بھید بھاؤ نہ رکھوں گا - اور مسلمان بھائی سے بڑھ کر ایک ہندو بھائی کو سمجھوں گا -

مفتی - خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہو گا -

۵

قسم ایمان کی ہے کچھ نہیں ایمان سے بڑھ کر
میں ہندو بھائی کو سمجھوں گا اپنی جان بڑھ کر
مسبب - بولو ہندو مسلمان کی جے -

(جہاں مناسب کا)

ایکٹ دوسرا

سین چھٹا

مقتل

بروے کے ساتھ چھریاں لٹک رہی ہیں۔ ایک طرف
گلو بندھی ہے۔ نئے نئے کپڑے پہنے اور ہار گلے میں
ڈالے۔ پاں چبائے مسلمانوں کا عید کی خوشی میں چرتے
(دکھائی دینا)

پہلا۔ عید مبارک (ہاتھ ملانا)
دوسرا۔ آپ کو بھی مبارک۔ (گلے ملنا)
تیسرا۔ عید مبارک۔ (ہاتھ ملانا)
چوتھا۔ تم کو بھی مبارک۔ (گلے ملنا)
پانچواں۔ عید مبارک۔ (ہاتھ ملانا)
چھٹا۔ آپ کو بھی مبارک۔ (گلے ملنا)
سب بھائیوں کو عید مبارک۔
شکریہ۔ اللہ اکبر۔
پہلا۔

زمین پر آج جنت ہے خوشی کے پھول کھلتے ہیں
مبارک عید ہے بھائی گلے لگ لگ کے ملتے ہیں

دوسرا۔ بھائیو۔ اب ایمان کی پاسداری کرو۔ اور قربانی کی تیاری کرو۔

دھرتی کو لال کر دو۔ گنورکت کو بہادو
دنیا میں آج ڈنکا اسلام کا بجا دو
تیسرا۔ بے شک یہ مقدس تیوہار ایمان کی نگہبانی چاہتا ہے اور ایمان گائے
کی قربانی چاہتا ہے۔

مفتی خاں۔ (اگر) مگر دوستو۔ میں جب ایک گہری درشتی ڈال کر دلش کی ہو
حالت کو دھیان میں لاتا ہوں۔ تو دودھ کا دریا بہانے والی ان
بے شمار گنوں کی ہتیا کا خیال کر کے کانپ جاتا ہوں۔

ہم کو قربانی کی گریہ رسم مجبوری نہ ہو!
گائے بھی بچ جائے اور بھائیوں سے بھی دوستی ہو

پہلا۔ لیکن کیسے نہ ہو۔ مسلمانوں جیسی غریب قوم اتنی مالدار نہیں کہ کھیلیوں
کا منہ کھول کر ایسے موقع پر روپیہ پانی کی طرح بہا دے اور قربانی
کے لئے بکرے وغیرہ خرید کر گنوں کو بچالے۔ گوشت خور
ہندوؤں نے بکروں کی قیمت اس قدر بڑھا دی ہے۔ کہ
ہم نے مہنگائی سے مجبور ہو کر گنوں پر چھری چلا دی ہے۔
دوسرا۔ دوستو اس پر غور کرنے کا یہ موقع نہیں۔ جلسے اور سبھائیں
اس مطلب کے لئے نکالی ہیں۔ ایسے ریزولوشن پاس کرنے کے
لئے ذبح خانے نہیں بلکہ جلسوں کا بندال ہے۔

عید کی عزت میں قربانی چڑھا دو گائے کی
نام پر اللہ کے گردن اڑا دو گائے کی

پر دے سے لٹکتی ہوئی چھری کو ہاتھ میں
 لینا۔ کبیر اور ہندو مسلمان لڑکیوں کا دل تو ہا
 کبیر۔ ٹہرو۔ ٹہرو۔ میرے رحمدل اور ایماندار بھائیو۔
 دوسرا۔ کیوں۔ کیس لئے؟
 کبیر۔ خدا کے واسطے۔ پاک رسول کے واسطے۔ بھارت مانا کے واسطے

دودھ کی دھارا ہے اور بھارت کا یہ دھن کو شے
 چھوڑ دو معصوم ہے یہ بے گناہ نردوش ہے

دوسرا۔ تم مسلمان ہو؟

کبیر۔ ہاں۔
 دوسرا۔ تو مسلمان ہو کر ہمیں کفر سکھاتے ہو؟
 کبیر۔ نہیں میں مسلمان ہو کر مسلمان بھائیوں کو دیا دھرم سکھاتا ہوں۔
 رحمدل بھائیوں کے لئے گنہگار کھٹیا کی بھیک مانگنا چاہتا ہوں۔
 اگر آج میں گنہگاروں کو قربانی سے نہیں بچاؤں گا۔ اسلام کے
 دوارے سے خالی جاؤں گا تو ہندو سنسار کیا کہے گا؟

دوسرا۔ کیا کہے گا؟
 کبیر۔ یہی کہے گا۔

کس قدر ایمان پیغمبر کے فرمانوں کا ہے
 سخت پتھر سے زیادہ دل مسلمانوں کا ہے
 پہلا۔ تمہارا مطلب یہ ہے کہ ہم غیر مناسب رحم سے کام لے کر
 اپنی مذہبی رسوم سے روگردانی کریں۔ اپنے آپ کو بے دین
 ثابت کریں۔

کبیر۔ نہیں بلکہ یہ ثابت کر دیا اور اہنسار دھرم میں مسلمان کسی سے کم نہیں۔ بلکہ

۵

گائے کی رکھشا کے ضامن ہیں عرب کے دیوتا
ہندوؤں سے بڑھ کے مومن ہیں عرب کے دیوتا
پھوٹ اور نفرت کے دشمن ہیں عرب کے دیوتا
ہندو چولی ہیں تو دامن ہیں عرب کے دیوتا
اس گٹھ کے دو دھ سے دو توں کا ناطہ کیوں نہ ہو
ایک ہے گر باپ تو پھر ایک ماما کیوں نہ ہو

دوسرا۔ تو کیا گائے کی قربانی نہ کرنے سے ہندوؤں کا سیرا پار ہو جائیگا؟
کبیر۔ ایک ہندوؤں کا نہیں بلکہ سارے بھارت درشن کا اوڈھار ہو جائیگا۔

۵

گٹھ پتیا سے ہی بھارت میں یہ دش کال آتے ہیں
نہیں نادار لاکھوں پیٹ بھر کھانے کو پاتے ہیں
گٹھ پتیا سے ہی منگانی پر ملتا یہ آٹا ہے
ہر اک شے کا گٹھ پتیا سے ہی بھارت میں کھا گیا

دوسرا۔ لیکن مسلمان قوم کے پاس اتنا روپیہ نہیں کہ گائے کو بھی پھائے اور
ہندوؤں سے مروت بھی دکھائے۔

دآدو۔ (اکل) تو اس مطلب سے لئے میں لاکھوں کا دھن لٹا سکتا ہوں۔
مسلمان ہندو بھائیوں کا دل رکھیں تو میں مسلمانوں کے لئے اپنی
تمام دولت کو اتحاد کے اس چوسر پر لگا سکتا ہوں۔

۵

یدی رکھشا گوی کی آپ کے منظور خاطر ہے
 مراد دھن گوش سب اسلام کی سیوا میں حاضر ہے
 کمالی۔ اور اس کام میں سہا بیتا کرنے کے لئے ہندو مسلم سیوا سمتی کی تمام
 رٹکیاں بھی دل و جان سے حاضر ہیں۔ ہم درود سے بھیک
 مانگ کر لائیں گی۔ گنور رکھشا بھندرا ستمپن کر آئیں گی۔ اور
 گنودوں کو بچائیں گی۔

اسی گائے سے بھارت پیٹ سے سونا اگتا ہے
 اسی گائے کے امت سے یہ ہندوستان پلتا ہے
 تمہارے رحم پر ہے یہ۔ قصائی سے چھڑا لینا
 گنوسب کو بچاتی ہے گنور کو تم بچا لیتا
 کہنیر۔ ہاں دوستو یہ واسنوی میں رکھشا کرنے ہی یوگیہ ہے۔

گھٹی اور رودھ کے جتنے بھی لذت دیکھاتے ہیں
 گنور کے چار بھتن ان سارے کھانوں کے خزانے ہیں
 گنور بوجھن سے ہندو سورگ کی بھی آس کرتے ہیں
 ہیں جتنے دیوتا سارے گنویں باس کرتے ہیں
 طرانسفر۔ لم گنور کے شریر میں گولوں کے درشن
 سب رٹکیاں۔ گنور ماتا کی جے۔ کام دھینو کی جے۔
 پہلا۔ چمکار۔ گنور کا ہر دے اتنا اوار۔

دوسرا۔ سچ چچ یہ گائے کوئی معمولی جانور نہیں بلکہ دیوی سروپ
 ہے دیوتاؤں کا سا کھشات روپ ہے۔
 کہنیر۔ تو پھر ایسی اوار اور سرشتی کو پالنے والی ماتا کی گردن پر چھری

چلا تا سخت بے نصافی ہے۔ ایک خوفناک جرم ہے۔ جو خدا
اور خدا کی مخلوق کی نظروں میں ناقابل معافی ہے۔
دوسرا۔ بیشک۔ ایسا ہی ہے۔ ہم ایسی بے بہا نعمت سے اب بھارت
کو محروم نہیں کریں گے۔

۵

ہمارے آج کے اودیش سے مہماں کو جانا
یہ ٹھانی ہے کہ گائے گوجہاں تک ہو پانا ہی
نہیں ہے دودھ امت ہی بھرا ان چار جھروں میں
لو ہم بھی سر جھکائیں آج اس گائے کے چروں میں
سیت۔ یو لوگوں مانتا کی ہے۔

قاضی۔ راکر ارے کیوں اس دیوانے آدمی کے جھانے میں آکر ایمان کو
چھوڑتے ہو۔ قربانی کی پاک رسم کو توڑتے ہو۔
دوسرا۔ ہم قربانی تو ضرور کریں گے۔
قاضی۔ تو پھر؟

دوسرا۔ لیکن گائے کی نہیں۔ گائے کو چھوڑ کر اور کسی بھی جانور کی۔

۵

نہ ماریں گے کبھی بلکہ بچالائیں گے مرنے کو!
نہ ہونے دیں گے اب ناپاک ہم بھارت کی لہتی کو
قاضی۔ دین کے راستے میں روڑا اٹکاؤ گے تو کفر کا فتویٰ صادر کردوں
گا۔ کبیر جی! ہمارے حال پر ہربانی کرو۔ اور دوستو تم جلدی
قربانی کرو۔
کبیر۔ قاضی صاحب تم گائے کے بدلے ہم میں سے کسی آدمی کی قربانی

موتے ڈالو۔ پرنتو جس طرح بھی بن آئے گنوؤں کو بچالو۔

پیا ہے دودھ اس کا پھر کہیں اس کو نہ کیوں ماتا
ان آنکھوں سے گنو کو تڑپتے دیکھا نہیں جاتا
اگر ہوشا ہی ملا تو کروکھ نیاے کی رکھشا
میری گردن اڑا دو پرکڑو تم گائے کی رکھشا
کمالی۔ پرنتو۔ گنو تو ایک زردوش آبلے ہے۔ آبلے کے بدلے میں ایک
آبلے کی قربانی ہی روا ہے۔

اسی کا دودھ رگ رگ میں ابل کر خوش کھاتا
میرے بھائی ہیں ہندو تو گنو میری بھی ماتا ہے
میں ماما کے ہر ایک اوپکار کا بدلہ حقاؤں کی
میں اپنی جان دوں گی اور گائے کو بچاؤں گی
قاضی۔ سب باتیں ہی باتیں ہیں۔ مرنا بڑا ہی دشوار ہے۔
کمالی۔ (سامنے ہو کر) نہیں بلکہ ایک مسلمان بالاک کی چھاتی گنو کے بدلے
چھری کھانے کو تیار ہے۔

قاضی۔ جلاؤ اپنا فرض بجاؤ۔

کمالی۔ مرد ہو تو ہتھیار چلاؤ۔

جلاؤ کمالی کی چھاتی میں طمانچہ مارتا ہے۔ کمالی کی دونوں چھاتیوں
سے دودھ کی چار دھاریں ہو کر نکلتی ہیں۔ سین کا ٹرانسفر
ہونا۔ کمالی کا ٹیپ میں حلا جانا۔

دودھ کا ساگر۔ بھگوان تمکے درشن۔ بھگوان لکشمی کی
جنگھا پر شین کر رہے ہیں۔ شیش ناگ سا یہ

ڈال رہا ہے۔ شیش کے دونوں طرف مسجد اور مندر کا دکھاؤ اور

ڈراپ

ایک تیسرا سین پہلا

قید خانہ

قیدی اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر مرض قیدیوں کا ملاحظہ کرتا ہے۔ جمودار قیدی ادھر ادھر گھوم رہے ہیں۔ داروغہ وردی پہنچے کھڑا ہے کاغذ پر پینسل سے کچھ لکھ رہا ہے۔ لٹو خداوند خاں صاحب کا پر وانیہ لیکر آتا ہے۔

لٹو۔ داروغہ صاحب لیجئے۔ یہ وزیر اعظم خداوند خاں صاحب کا پر وانیہ ہے۔ جو حکم لکھا ہے۔ وہ ابھی اور اسی وقت بجالانا ہے۔

داروغہ لپروانیہ پڑھتا ہے (آج سے آٹھ روز پہلے جو لڑکا انت رام تمہارے سپرد کیا گیا تھا آج دوپہر سے پہلے اس کا سر کاٹ کر ہمارے

حضور میں پیش کر دے۔ دستخط ذاب منصور علی خاں وزیر سلطنت بودھی رکافذ کی
جیب میں رکھ کر اس پر ہے آئی ہوئی موت مل سکتی ہے۔ لیکن حاکم
کا حکم نہیں مل سکتا۔

لوٹ۔ (جائے تہ جائے لوٹ کر آنا)۔ ہاں مگر بچہ جان کر ترس نہ کرے گا۔
داروغہ۔ میں نے جس آب و ہوا میں یہ اوستھا پرست کی ہے جس چار
دیواریں میں ساری آلو سہاپت کی ہے وہاں ترس اور رحم کا کچھ
کام نہیں۔

۵

اس جگہ رہنے کو چاہیے حوصلہ جلاو کا !
بودھی بھتر کا دل تو ہو جگر فولاد کا
لوٹ۔ شاباش۔ ایسے عہدے پر آپ جیسے آدمی کی ہی ضرورت ہے۔
داروغہ۔ رانت رام سے (ادھر آ۔ بدصیب لڑکے۔ باہر آ۔ باہر
کی سرشتی کو ایک بار حسرت کی سرشتی سے دیکھ لے۔ اے ادھر آ۔
اننت۔ رہا ہر آ کیا کیوں جی میرا کیا کرو گے؟
داروغہ۔ آج تجھے اس قید سے آزاد کروں گا۔
اننت۔ تم تو بڑے اچھے آدمی ہو۔ مجھے ماں سے ملاؤ گے نا؟
داروغہ۔ بچے اب ایک انا تھ بالک کی طرح مانتا کو بھول جا۔

۵

سہے اب آگیا ہے موت کی گودی میں ٹرنے کا
نہیں ہے وقت ملنے کا سہے ہے یہ بچھڑنے کا
اننت۔ کیا میرے لئے کچھ اور قید لگائی ہے؟
داروغہ۔ قید سے ہمیشہ کے لئے تیری رہائی ہے۔ یہ جوں کا خوبصورت
پھول پھلنے سے پہلے ہی توڑ دیا جائیگا۔ سب کو حاکم کے چروں

پر اور شریہ کو گودوں اور چیلوں کے رحم پر چھوڑ دیا جائیگا۔

اس لڑکین کو سویرا زندگی کی شام تھی
نوجوانی کی تینا موت کا پسینا م لکھتی
(چھری نکالنا)

انت۔ اچی یہ کیوں نکالی مجھے اس چھری سے ڈر لگتا ہے۔ اچی
اس کو چھپالو۔ میرے سامنے سے ہٹا لو۔
داروغہ۔ اس چھری سے ہی تیرا چھٹکارہ ہوگا۔ اس کی دھار پر چل
کر ہی تیرا پار اوتا رہوگا۔

چھری سنسار کے سارے جھمیلوں سے چھڑائی گئی
ہمیشہ کے لئے آرام میں تجھ کو تسلانی

انت۔ آپ میری ہیتا کرنا چاہتے ہیں؟
داروغہ۔ ہاں حاکم کا ایسا ہی حکم ہے۔ اور یہ تیری موت کا پروانہ ہے
آج اس کڑی دھرتی پر تیرا میٹھا اور شفاف خون بہانا ہے
انت۔ میرا قصور؟

داروغہ۔ شیر برن کے قصور کو نہیں دیکھتا۔ اس کا کام ہرن کا شکار
کرنا ہے۔ مجھے تیرے قصور سے کوئی واسطہ نہیں۔ میرا کرتوبہ
کیوں تجھے بھڑا کرنا ہے۔

انت۔ کیا آپ کو میرے پنے پر۔ میری معصوم اور ستھاپر۔ میرے
نزدوش بال جوں پر دیا نہیں آئے گی؟
داروغہ۔ نہیں۔ ذرا خائے میں بھنسی ہوئی گائے فصائی کے برحم
ہاتھوں سے چھوٹ سکتی ہے۔ لیکن تو میرے کرور ہاتھوں سے

چھوٹ جانے کی امید نہیں کر سکتا سمجھے ہو چکا۔ تیار ہو جا۔

۵

چھوڑ دوں میرا بدن ترانس ہادی کے لئے
اور ترانس سٹیس لیجاؤں شکاری کے لئے
انٹ۔ آؤ۔ بچاؤ۔ رکھنا کرو۔ کوئی میری ماما کو خبر کرو۔ اوماما ماما۔

۵

ادھر بچہ تراماٹا کھڑا فریاد کرتا ہے
ادھر اپنی چھری کو تیز یہ جلا دیتا ہے
داروغہ۔ بچے اب ماں کو بھول جا۔

۵

تیرے جیون کا پیمانہ ابھی کھیر پور کرتا ہوں
جھکا گردن کہ میں سارا تیرا دکھ دور کرتا ہوں
داروغہ لکھتا ہے کہ تیرا کمر روکتا ہے
کبیر۔ ٹہر جاؤ۔ ہیتا کاری کی پیاس بجھانے کے لئے نردوش بالک
کا لہو تھوڑا ہے۔

۵

کبھی پوری نہ ہوگی اس کے بدھ سے آس ظالم کی
یہ جلیو بھر ہوئے کیا بچھے گی باس ظالم کی
بدن لو اس کی قسمت کو میرے تقصوم کے بدلے
میرا سر کاٹ لو نردوش اس مقصوم کے بدلے
داروغہ۔ میرے کر لیہ کے راستے میں آنے والے تھر کون؟
کبیر۔ وہ حقیر انسان جس کا دل ایک دکھی انسان کے لئے جلتا ہے
کبیر جس کا ہوا ناتھ کی آپوں کی گرمی سے جوش کھا کر ابلتا ہے۔

داروغہ۔ محض اس کے ساتھ کیا ہمدردی ہے ؟
 کبیر۔ کارن کہ یہ مزدوش ایتا چار کا شکار ہوا ہے۔ بنانا پرادھ
 کھالہ کے بچے میں گرفتار ہوا ہے۔

۵

یہ خونی بھڑیے کے ہاتھ سے خرگوش مرتا ہے
 مجھے دکھ ہے کہ یہ بچہ یونہی مزدوش مرتا ہے
 داروغہ۔ لیکن تمہاری کرونا کی وال بیاں نہیں گل سکتی۔ حاکم کی آگیا
 کسی طرح کبھی نہیں مل سکتی۔

۵

میرا کر تو یہ ملتا ہے بڑی مجبور حالت میں
 یدی ہے رحم کی آشا تو مانگو تم عدالت میں
 کبیر۔ پرنتو جو عدالت ایک دھوا کو اپنے گھر سے نکال سکتی ہے جو
 عدالت ایک وزیر کی ویشے واسنا کو تربیت کرنے کے لئے ایک
 مزدوش بالک کو قید میں ڈال سکتی ہے۔

۵

جہاں دھبیار منصف ہے جہاں ہر کام جبری ہے
 عدالت وہ نہیں ہے بلکہ وہ اندھیر گردی ہے
 داروغہ۔ کچھ بھی ہو جس کا نمک کھائے اس کی کیا بجائے۔ وہ
 آگیا بے انصافی ہو یا شیا۔
 کبیر۔ افسوس کہ کتا ایک روٹی کے لئے اپنے سوامی کے گھر کا چوکیدار
 بننا ہے۔ اپنے ہی ہم جنس کتوں کو کاٹنے اور ان کا اپنا
 کرنے میں اپنی بہتری سمجھتا ہے۔ اسی پرکار روٹی کا بھوکا بچہ
 آدھین منشن بھی اپنے بھائی بندوں کا نقصان کرتا ہے۔

پاپ اور دھرم کو نہ سوتھ کر نہ رک کا سامان کرتا ہے۔

۵

سب دلوں سے دھرم کا بچے ایشود کا بر گیا
کس قدر انسان کی آنکھوں کا پانی مر گیا
ایک ٹکڑا ہے رطاس کی گسوٹی کے لئے
بن گیا انسان گنا ایک روٹی کے لئے

داروغہ۔ تم اپنے اوپر لیش سے میری چھری کو بیکار اور میرے جوش
کو بھٹا کرنے کا تین مت کرو۔ میں سوامی کی آگیا کا ضرور

بالن کروں گا۔
کبیر۔ تمہیں کس کی آگیا ہے؟

داروغہ۔ وزیر کی۔
کبیر۔ کس کا نمک کھاتے ہو؟

داروغہ۔ بادشاہ کا۔
کبیر۔ تو پھر جس کا نمک کھاتے ہو۔ اسی کا برا کرنا چاہتے ہو۔
جانتے ہو کہ اس بالک کو نردوش مارا جا رہا ہے۔ وزیر کے ایسائی
حکم سے بادشاہ کی اجول کیرتی پر کلک آ رہا ہے پھر بادشاہ
کی سیوا میں کیوں نہیں جاتے؟ اصل حقیقت کیوں نہیں سنا تے۔
ستی کے بل پر جھوٹ سے مسکاری کا پردہ کیوں نہیں
اٹھاتے؟

داروغہ۔ اپنے فرض کو میں آپ سے زیادہ سمجھتا ہوں۔ جاؤ۔
اپنا کام کرو۔ اور مجھے اس کا کام تمام کرنے دو۔
کبیر۔ اس کے بچاؤ کی کوئی کھیتی؟
داروغہ۔ کوئی نہیں۔ اس کا سر وزیر صاحب کی سیوا میں لے جایا

جائیگا۔ اور اسی سے اس کی ہتیا کا ثبوت دیا جائیگا۔
 کبیر۔ اگر سسر ہی پیش کرنا ہے تو میری ایک راجھتا پر غور کرو۔ اپنی
 آس اور اولاد کے صدقے میں بس اتنا کر دو۔

نہ اس کا بال ہو بنیکا کرو رکھنا بجا لو تم
 میری گردن تھکی ہے تو میرا سر کاٹ ڈالو تم
 واروغہ۔ نیچے کے بدلے بڑے آدمی کا سر کاٹ کر کیسے لے جاؤں
 (کمال کا آنا)
 کمال۔ تو نیچے کے بدلے میں یہ بچہ حاضر ہے۔

مسلمان ہونے کے ہندو بھائی کو مرتا نہ دیکھو گا
 میں ہندو قوم کا یہ دھن لکھی ہوتا نہ دیکھو گا
 مسلمان ہوں تو میں اسلام کی عزت بھانڈو گا
 میں ہندو بھائی کے بدلے میں اپنا سر کٹاؤں گا
 کبیر۔ شاباش!

اگر بے داد ہو ظالم سے تو بے داد اسی ہو (داروغہ کی طرف اشارہ)
 بے سو بھاگیہ سے اولاد تو اولاد اسی ہو (کمال کی طرف اشارہ)
 واروغہ۔ (سوگت) بڑا ہی دلیر لڑکا ہے۔ (لڑکھٹا) مگر بچے ایک غیر قوم
 ہندو کے لئے کیوں ورہتا جان گنوا تا ہے؟
 کمال۔ غیر کیا۔ ہندو مسلمان تو ایک ہی خون اور دودھ کا
 ناطہ ہے۔ تم نہیں جانتے کہ دونوں کی ایک ہی بھارت ماما
 ہے۔

ۛ

قوم کے دلال اور بھارت کے ہم وطن ہیں
 باہمی اکدوس کے دھڑ سے ہم بے چین ہیں
 جان دیتے ہیں وہ ہم پرانے ہم قرآن ہیں
 باہر سے دو جسم ہیں اندر سے یکجان ہیں
 داروغہ۔ جاؤ بھلے آدمی اس لڑکے (کمال) کو تھوڑے جاؤ۔ اور اس کا
 بالک (اننت رام) کو لے جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ نہیں سلوک کر سکتا ہوں
 کبیر۔ آپ کا اولیگار۔
 کمال۔ (اننت رام سے)۔ جا میرے پیارے بھائی جاؤ میری قوم
 کی امید جا۔

ۛ

اور رشتہ سخت کر دیں چھری جلاؤ کی
 میرا امر ناتیرا بھائی ہے اسناد کی
 کبیر۔ آؤ بیٹا تم آؤ۔ اور بیٹا کمال تم ہنسنے اپنے سس کٹاؤ۔

ۛ

خوب رکھا تم نے اپنے دھرم اور ایمان کو
 یاد ہندو قوم رکھے گی ترے احسان کو
 (جانا اننت رام کو لیکر)
 کمال۔ داروغہ صاحب۔ میرے قتل کرنے میں کچھ دیر ہے؟

ۛ

تھام لو تلوار اپنا کام کرنے کے لئے
 پورے دل میرا بے چین کرنے کے لئے
 داروغہ۔ ابھی اندر جا کر اس کو گھری میں بیٹھو۔ ابھی تمہارے مرنے نہیں ہے

کیا کہ - تو زندگی کی یہ گھڑیاں ورہتا ہیں۔ (جاننا اندر)
 داروغہ - (ہند میں آنکلی ڈال کر) مجھے سمجھئے دو۔ سوچئے دو۔ دیکھئے دو
 اس بری ورتن نے میرے وچاروں کو بھی بدل دیا۔ اس مسلمان
 لڑکے کے ساتھ میں نے میرے پنج ارادوں پر مانی پھر دیا۔ ایک
 مسلمان بالک ایک ہندو لڑکے کو بچا لے لے لے اپنی عزیز جان
 پر کھیل جائے اور مجھے ایک ہندو پرستے ہوئے بھی اس مسلمان
 لڑکے پر دیا نہ آئے۔ ٹھرو مجھے اس بات کا فیصلہ کرنے دو
 کیا اپنا کر تو یہ بھوڑوں - نہیں ہیں اپنی لڑکری بھی بھاؤں گا اور
 ہندو قوم پر اس مسلمان لڑکے نے جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ
 بھی چکاؤں گا۔

۵

اس نے ہندو کو بچایا اس کی پس کھٹا کر
 دھرم سے میرا ادا اسلام کا قرضہ کروں
 مر رہا ہے جب مسلمان ہندو کے نام پر
 اپنا بیٹا کیوں نہ پھر میں واروں اسلام پر

بنارسی داس - (بلانا اسے لڑکے کو)
 بنارسی - (د آکر) جی پتا جی کیا کہو؟
 داروغہ - بیٹے تیار ہو جا۔
 بنارسی - کس بات کے لئے؟

داروغہ - اپنی قوم پر اسلام کا جو قرضہ ہے اسکو ادا کرنے کے لئے۔
 بنارسی - کس طرح ادا ہو گا؟

داروغہ - سو رہ اپنی آنکھیں بند کر لیگا۔ دایو ستر ہو جائے گا۔ پانی بہنے
 سے رک جائے گا۔ ممتا مر جائیگی۔ موہ سر ٹپ کر چلے گا۔

ناش ہو گا پھوٹ اس بھارتی سناسے
 پتر کی گردن کے کی باب کی تلوار سے
 بنارس سی۔ پتاجی۔ مت دراور۔ مجھے گودی میں لے لو۔ (لٹنا باب سے)
 وآروغہ۔ رہتا کر نہیں۔ بھارت مائے گودی میں پھینکے گئے نہیں
 بلکہ دیش اور جاتی پر مرنے کے لئے تجھے جنم دیا ہے تو قوم کا
 رخصن ہے۔ اور قوم نے امانت کے طور پر تجھے میرے سپرد کیا

بنارس سی۔ تو تم اب کیا کرو گے؟
 وآروغہ۔ پائے کیا کروں گا۔ اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کھڑی
 ہاروں گا۔ اپنی تلوار سے اپنے اکلوتے بیٹے کا سر اڑا دوں گا۔
 کیا کٹھن سے ہے ادھر وہ ہاتھ کو پیچھے ہٹاتا ہے۔ ادھر
 دیش اپنی امانت چاہتا ہے۔ اسے سن تو ذرا اسی بات کے
 لئے کیوں دھرم سے نینٹ ہوتا ہے۔ جب ایک مخصوص سلمان
 لڑکھا اتنا ادار ہے تو کیا ہندو قوم ہی اتنی بگڑتی اور بیکار ہے؟

رام سادہ رہ برت دھاری کیا نہیں بھارت میں اب
 کبیشتر سارا کرم چاری کیا نہیں بھارت میں اب
 کر نہیں سکتا ہے شکل اس کی آساں کوئی بھی
 سندوؤں میں کیا نہیں ہے مرد میدان کوئی بھی

بنارس سی۔ پتاجی کیا سوچ رہے ہو؟
 وآروغہ۔ دودھ ہو۔ دودھ ہو۔ تو بیٹا نہیں کلنک ہے۔ آپ دیش کا

ہے۔ میرے دلش اور جانی کی بدنامی کا دھبہ ہے۔ تو جیتا رہے
گا تو میری آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھتا رہے گا۔ ہندو جانی
کا سر اسلامی قرضے کے بوجھ سے جھٹکتا رہے گا۔



تیرے جینے سے رکا ہے کام بند و قوم کا
تیرے مرنے سے ہی ہو گا نام ہند و قوم کا
{ منہ پر کپڑا ڈال کر بنارس کے }
{ اپٹ میں چھری بھونکتا ہے }
و آروغہ۔ (منہ سے کپڑا اٹار کر اور بیٹے کو مرادیکھ کر) بس ہو چکا
اور میں بھی ہو چکا۔ (بے ہوش ہو کر گرتا ہے)
(ٹیلے پر پردہ)

ایک ٹٹیسرا پردہ دوسرا

اکلا محسل

(خداوند۔ لٹو۔ اور رحیم کا آنا۔)

خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے
دولت۔ بالکل تباہ ہے۔ مطلق بکا ہے۔

خداوند۔ بس اب تو امید ہو گئی؟
 لٹو۔ رگھڑی دیکھ کر خداوند خانصاحب۔ ابھی منٹ باقی ہیں کیا
 عجب ہے جو وہ پتھر کو بچانے کے لئے آکر آپ کی منت سماجت
 کرے۔

رحیم۔ آئے گی تو ضرور۔ مگر گاتی نہیں حضور۔
 خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔
 لٹو۔ آئے گی کیوں نہیں خداوند کی جوانی بھی تو کمال ہے۔
 رحیم۔ سبحان اللہ کیا کہنے۔
 دو ٹو۔ واہ وا کیا کہنے۔ بس اللہ کیا کہنے۔ مرجبا کیا کہنے۔
 خداوند۔ اس جوانی پر ڈالو خاک۔

رحیم۔ ایسا خیال ناپاک۔
 خداوند۔ اسے بھائی اس دن ہم نے لکھنؤ کا عطر لگایا۔ بنارس سی روٹے
 سر پر باندھا۔ پشاوری جو تاپاؤں میں ڈالا۔ کابلی رومال ہاتھ
 میں لیا۔ بریلی کا سرمہ آنکھوں میں لگایا۔ ولایتی لونڈر سے بہایا
 مونچھوں پر تار دیا۔ ہاتھ میں چھڑی اور کتا ساتھ میں لیا۔ پھر
 بھی اس پیاری نے ہائے ہائے۔ تھوڑک دیا۔

لٹو۔ تھو۔ تھو۔ تھو (منہ پر تھو کنا خداوند کے)
 رحیم۔ خداوند خانصاحب۔ آپ اس دن ایک بات میں چو کے
 خداوند۔ وہ کیا؟

لٹو۔ ہاں وہ کیا؟
 رحیم۔ جو من کی سفید مٹی منہ پر نہ ملی۔
 لٹو۔ سفید مٹی؟

رحیم۔ ہاں جناب۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ اچھا وہ پوڈر جو تھوڑکلاس زبیاں

مذہ پر لگاتی ہیں۔ اور ہمارے جیسے پرلے پھکڑوں کو راہ چلتے پھنساتی ہیں۔

لیٹو۔ ارجی نہیں۔ اگر خداوند خالص صاحب عورت بن کر جاتے تو سب حال لے کر آتے۔ کیونکہ بانس بانس کی آگ سے ہی جلتا ہے۔ عورتوں کا تمام عورتوں سے ہی نکلتا ہے۔
رحیم۔ بالکل بجا ہے مطلق بجا ہے۔
خداوند۔ تو یہ بھی کر دیکھیں گے۔



عشق میں عورت کے بن جائیں گے عورت آپ بھی
واسطے مطلب کے گدھے کو کہا ہے باپ بھی

لیٹو۔ جب تو ضرور مل جائے گی۔
رحیم۔ کل تو جائے گی ضرور مگر کافی نہیں حضور۔
خداوند۔ کافی نہیں مگر کمال ہے۔
دونو۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔
خداوند۔ بھیا کوئی اور تدبیر لڑاؤ۔ نہیں تو پھر کفن منگواؤ اور قاضی کو بلاؤ۔

لیٹو۔ وہ کیوں خداوند خالص صاحب؟
خداوند۔ ہم تو مر گئے۔
لیٹو۔ آپ مر گئے؟
رحیم۔ مر گئے تو ہائے ہائے۔
لیٹو۔ مر گئے تو ہائے ہائے۔

(دولوں رونے لگ جاتے ہیں)
رحیم۔ (روتے ہوئے) خداوند خالص صاحب بڑے ہی بھلے مانس تھے۔

لٹو۔ بادشاہی کا عمارت تھے۔

رحیم۔ وزارت کا یا جامہ تھے۔

لٹو۔ بڑے ہی شاہ خرچ تھے۔

رحیم۔ پادریوں کا خرچ تھے۔

خداوند۔ اسے تم گز کیا رہتا ہو؟

لٹو۔ ہمارے خداوند خانصاحب مرگئے ان کا ماتم کر رہے ہیں۔

رحیم۔ جی ہاں انھیں گناہ کیا کر رہے ہیں۔

لٹو۔ اچھی جوانی کی تصویر تھی۔

رحیم۔ رو کر ہی کہتے کی جو نہیں کھیرتے۔

خداوند۔ دوست ہی چلے جاتے ہیں۔ اسے کھیا میں تو جیتا ہوں۔

لٹو۔ رہیں کہ ہیں مرے نہیں آپ؟

خداوند۔ کب؟

لٹو۔ اچھا اب۔

خداوند۔ انجی نہ تو میں عشق میں مرا ہوں۔

رحیم۔ اور ہم بھی آپ سے محبت اور عاشقی مرگئے۔

لٹو۔ تو ہم نے یہ بھی دیکھا کہ انہوں نے کا دیا پیرا دیا۔ چٹا چٹا کر رہا۔

رحیم۔ کو جگہ دیا۔ خداوند خانصاحب۔ آپ مرے حاضر رہیں۔

رحیم۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔ مرے ضرور ہیں۔

لٹو۔ اور پھر ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے کی بیکار سے مرگئے۔

رحیم۔ اور خداوند خانصاحب بھی انھیں مردوں کے ساتھ پھر ہی آئے۔

لٹو۔ ہاں یہ بات سچ بھی ہیں کہتا ہوں مرے کیسے نہیں۔ مرے ضرور

ہیں۔

خداوند۔ واللہ میں سچ کہتا ہوں میں نہیں مرا۔

رحیم۔ اچھا ہوا۔ آپ کو ریکشیا تو ہو گئی کہ دوست ایسے ہوتے ہیں۔ یاد
یادوں کے مرنے پر اس طرح جی بھول کر مرنے ہیں۔

خداوند۔ یہ تو میں پہلے سے ہی جانتا ہوں۔ اچھا اب کوئی تدبیر لے لے اور
پاری سو سٹیل سے ملاؤ۔

رحیم۔ ملائیں گے ضرور۔ مگر کھاتی نہیں حضور۔

خداوند۔ کھاتی نہیں مگر کمال ہے۔

لو۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

لو۔ خداوند خالص صاحب ایک تدبیر ہے۔

خداوند۔ کیا؟

لو۔ وہ اس کبیر جولا ہے کے گھر میں رہتی ہے۔

خداوند۔ تو کھیر۔

لو۔ تو پھر اچھلے۔ کودے۔ ڈنڈ پیچے۔ روزہ کھولے۔ خیرات کیجے۔

خداوند۔ کیوں کیا ہوا؟

لو۔ بڑے دور کی سوچی۔ حضور مطلب کی بات ڈھونڈ نکالی۔ بھیا رحیم
تشریف کیوں نہیں کرتے۔

رحیم۔ واہ واہ کیا کہنے سبحان اللہ۔

خداوند۔ وہ کیا تدبیر ہے؟

رحیم۔ ہاں حضور کو بھی بتلائے کیا تدبیر ہے؟

لو۔ نشانہ کا تیر ہے۔ لوہے کی شمشیر ہے۔ عقل کی تصویر ہے۔ بڑی ہی کبیر ہے۔

خداوند۔ تاؤ تو ہے ہی۔

لو۔ بس اس کبیر جولا ہے کو پھنسا ہے۔

رحیم۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔ واہ بھائی لو تمہارا دماغ بھی

لٹو۔ روغن بادام سے بنا ہے۔ وہ کبیر جولا ہا؟
 ہاں وہ دلالی کا کام تو پہلے ہی کرتا ہے۔

خداوند۔ وہ کیسے؟
 لٹو۔ لوگوں کو بھگوان سے بلاتا ہے۔ تو عاشق کو معشوق سے نہ ملائیگا۔
 رحیم۔ اس کا باپ بھی ملائیگا۔ نہیں ملائیگا تو سزا پائے گا۔
 خداوند۔ اس کے ذریعے پھینسا جائے گی؟
 رحیم۔ پھینسا جائے گی مگر گائی نہیں۔
 خداوند۔ گائی نہیں مگر کمال ہے۔

لٹو۔ اچی ایسی پھینسے گی جیسے بوتل میں ساک پھینتا ہے۔
 رحیم۔ اور بدن میں گنجی فراک پھینتا ہے۔

خداوند۔ خیال یہ ایسا ہی ہے۔ وہ کبیر جولا ہا شاید پھینسا ہی جائے۔
 لٹو۔ اچی حضور۔ دو کوڑی کا جولا ہا۔ کیا ہے اس کی اوقات یہ وہ
 ایک کم ذات۔ جب روپوں کی پھیلی آنکھوں کے سامنے آئے گی۔
 تو بھگتی بھگتی سب بھول جائے گی۔

رحیم۔ اچی بگلا بھگت ہے۔
 لٹو۔ ہاں رام رام رام اور پھلی ہڑپ۔
 خداوند۔ تو یہ بازی بھی لگا دیجئے۔

لٹو۔ حضور ہم دس ہزار تک لگا دیں گے۔
 رحیم۔ ہم بیس ہزار تک لگا دیں گے۔
 لٹو۔ ہم چالیس ہزار تک لگا دیں گے۔
 رحیم۔ ہم ساٹھ ہزار تک لگا دیں گے۔
 لٹو۔ ہم خداوند خالص صاحب کا مگر ہزار تک لگا دیں گے۔
 خداوند۔ مگر مل تو جائے گی؟

رحم۔ مل جائے گی ضرور مگر گاتی نہیں حضور۔
خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔

(کریم اور پو کا آنا)

کریم۔ مبارک خداوند خدا نصاحب۔

مبارک ہو۔ اس لڑکے کا کام تمام ہو گیا۔

بس تو اپنا بھی کام سراسر انجام پا گیا۔ کبیر جو لاسے کو مٹانے کا

مصالح مل گیا۔ وہ دولت سے قایل نہیں آئے رہا۔ تو اس

لڑکے کا خون اس کے ماتھے لگا دیں گے۔ نہ مانے گا۔ تو قید

کروادیں گے۔

رحم۔ اچھی سمجھ تو پھانسی وہ دھری ہے۔

سک۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔

لکھو۔ تو لائیے خداوند خدا نصاحب۔ اس خوشی میں جلسہ دلواسیے۔

رحم۔ خداوند خدا صاحب کیا منع کرتے ہیں۔

مط۔ یہ تو چاہتے ہیں کہ کوئی موقع پیدا ہو۔

کریم۔ کہ جلسہ ہو۔

خداوند۔ خوشی میں آئے منگوا لیجئے۔

لکھو۔ تو رحیم بھیا لکھو واسیے۔ (کاغذ پینسل نکال کر) اچھا رہنے دیجئے

میں خود لکھ لکھتا ہوں۔ لکھتا ہے۔ سچا سچ بولیں شہر اب کی۔

چار دیگیں کتاب کی۔ اسٹھ من تھیں کھٹائی۔ ایک من کے

چاٹ اور کھٹائی۔ ایک من تھا کو اور دس ہزار پان۔ باقی

ٹانسو کا چھوٹا موٹا سامان۔

رحم۔ اور طیلے کی تھاپ اور رنڈی کی تان۔

لکھو۔ یہ تو نقدی میں شامل ہے مہربان۔

لیو۔ یہ تو حضور صاحب کی جیب خاص کے ہے شایان شان۔
 کریم۔ بالکل بجا ہے قدر داں۔
 لیو۔ خداوند خاں صاحب۔ کوئی زیادہ نہیں۔ کوئی دو چار ہزار۔
 کا ہی بل بنے گا۔

کریم۔ تو یہاں دو چار ہزار بھی کسی گنتی میں شامل ہیں؟
 خداوند۔ جلسہ تو کمال کا ہو جائے گا۔
 لیو۔ اور آج کل میں وہ بھی مل جائے گی۔
 رحیم۔ مل جائے گی مگر گاتی نہیں۔
 خداوند۔ گاتی نہیں مگر کمال ہے۔

(جانا سب کا سوائے لیو کے)

لیو۔ تم سب جاؤ اور بندہ دعوت کا سامان خرید کر لاتا ہے۔
 ایک کے چار چار بناتا ہے جس کو الیسا مور کھ پر شا د
 مل جائے پھر اس کے سدا ہی پو بارہ ہیں۔ حضرت۔
 حضور سلامت۔ خداوند خاں صاحب کہنا۔ اور ہمیشہ سکھی
 رہنا۔ خوشامد بھی کسی بڑے گیانی پریش کی ایجاد ہے
 خوشامد کرنے والا بارہ بیسے دلشاد ہے۔

کانا

بڑا بن کر۔ اگر تین کر۔ اگر موڑ بڑھنا ہے
 نوالے کر۔ جمع کر زر۔ اگر آگے بڑھنا ہے
 تو چھوڑو جہتر۔ تنتر۔ تم سیکھو مجھ سے منتر۔
 خوشامد خوشامد۔ خوشامد۔
 کھڑا کھڑا نبالو۔ مٹی سے زر نکالو۔ اور گھرے اڑالو۔

بس ایک بیتی سمجھو سکھو دیکھو سے سمجھتی سمجھو
 خوشامد - خوشامد - خوشامد -
 کبھی بھی فتور کرنا - کوئی قصور کرنا -
 رچی حضور کرنا -
 خاتما ہی اس میں کیا ہے - آسان چکر ہے -
 خوشامد - خوشامد - خوشامد -

ایک ٹٹیرا - پر وہ تیسرا

(بیر کا مکان)

دلیٹی اور سوشیلا کا داخل ہونا
 سوشیلا - آج اکھڑاں دن ہے - ہائے اس نردی و زیر کو میسے
 بچے پر ترس نہیں آئے گا - سیری آشاؤں کا حیدر آج مریتو
 اندھکار کی بدلی میں چھپ جائے گا - سیری مرادوں کا باغ
 آجر طحا بیک -

لوٹی - بٹا خانتی کرو - جو پونجی ہزاروں منتیں مانگ کر پائی تھی -
 سوشیلا - شانتی کیسے کروں -

جس کے لئے برسوں مندروں اور مڑھیوں میں جوت جلائی تھی۔ وہی
 جیون دھن آج دیکھتے دیکھتے برباد ہو جائیگا۔

جن کے نہیں ہے ستر ہی وہ بھی غریب ہیں
 مائیں ایسی شومیہ بہت بد نصیب ہیں
 لیکن یہاں تو کام بنا اور بگڑا گستا
 مشکل تھے پھل لگا تھا کہ بوٹا آ جڑ گیا

بولی۔ تو اب کلپنا سے کیا بن جائیگا۔
 سوشیلا۔ کچھ بھی نہیں۔ بدی میرے پیچھے کو کھا کر اس بھڑے کی
 بھوک مٹ جائے۔ تو بھی کچھ سنو شش بنا رہے۔ پرنتو
 نہیں وہ ایٹانی میرا سرو سو لوٹ کر بھی میرے پیچھے ہی مرے
 گا۔ وہ ہتیا کاری اس ہتیا کا نڈ کو سما پت نہیں کرے
 سکا۔

نہ جانے زرد پٹی کب میرے پیچھے سے ملے گا وہ
 مری آہوں کی اکٹی سے نہ جانے کب جلیگا وہ
 (کبیر کا انت رام کو لے کر آنا)

کبیر دیوی۔
 انیت رام۔ آتا۔ ر سوشیلا سے لیٹ جانا۔
 سوشیلا۔ کون میرا بچہ۔ میرا بھائی۔ میرا لال۔ پر مائے آخر تو نے مجھے
 اس دوسرے ہوئے کبیر سے تو کر پا کی ملی لگا کر بچا لیا۔ مجھے
 میرا کھو یا ہوا دھن ملا دیا۔

جانتا ہے دل کلجہ - سوہ ماتا دل کا تو ابا
 بڑ کھم میں ساتھی ہے اناقصوں اور وڑھواؤ نکا تو
 کبیر - دیوی بس اسی ایک پر وشواش رکھو -



نر و ہنوں کا دھن ہے وہ بے آسرو کی آس ہے
 آس کو کیا کھاٹا ہے جس کو رام پر وشواش ہے
 سو شیل - ہمارا ج میں گن شدوں سے مہار ا دھندل کروں کس
 شردھا سے مہارے اوپکار کو یاد کروں -



نکھ میں ایک مرتے ہوئے کے جل چوایا اپنے
 جنم بھر کے واسطے داسی بنایا آپ نے
 (چرن پڑنا)

کبیر - کلیان ہو - پیرونی تر ہے -
 سو شیل - اور مانا آپ کیوں آداس ہیں؟
 لونی - آداس نہیں - میں دل ہی دل میں دعا کر رہی ہوں کہ خدا
 سب کو میرے کمال حبیب لالو پیرو دے - بھار تہیہ قوم کو
 ایسے ہی یوگیہ سپوتوں کی ضرورت ہے -



کیرتی آجول کر دی اس نے پوروں جو کے نام کی
 جان دیکر لاج رکھ لی ہے میرے اسلام کی
 سو شیل - یہ تم کیا کہہ رہی ہو - کمال کے دیشمنوں پر کچھ آج
 نہیں آئی -
 لونی - نہیں بلکہ اس کی موت -

سو شیدا - میں موت ہے
 لونی - ہاں اس کی موت سنہری موت ہے۔

۵

اپنے سر پر لے لیا ہے دوسرے کی آنی کو
 اس مسلمان نے بچایا اپنے ہندو بھائی کو
 شہر سے بچے کو بچایا آپ کھیلنا حسان پر
 کھلایا ہوا جو مر گیا بچہ میرا ایساں کو
 سو شیدا - ماما یہ تم نے کیا کیا؟ میرے بچے کو بچانے کے لئے تم نے
 اپنا پیارا پیر دیا۔ ہائے تم نے مجھے بے گھر کو اپنا دیا۔ پلایا
 سنا دیا۔ سب طرف اندھیرا تھا۔ یہ کاش میں لا کر دستہ دگھڑایا۔
 لٹیکن میں نے اپنے سوار سے کے لئے مٹھارے ہی گھر کا دریا
 بچھا دیا۔ ہائے تمہیں حتم بھر کا سو کی بنا دیا جس پیر کی چھایہ میں بیٹھی
 خفی - اسی کو کاٹ کر گر آ دیا۔

۵

اوشدھی دیکھ سکتا اس بیمار کو چھایا کیا
 تم نے مجھ سے کیا کیا اور میں نے تم سے کیا کیا
 (گر نے لگتی ہے لونی ہاتھ سے تھا مٹتی ہو)
 لونی - بیٹی تم نے کوئی گرا نہیں کیا۔ ادھر بونے کا کوئی کارن نہیں
 کبیر - دیوی نہ تم نے کچھ گرائی کی ہے۔ نہ ہم نے کچھ بھلائی کی
 ہے تم نے اپنے دھرم کی رکھشا کو اپنا مال دیا۔ ہم نے اپنا
 ایساں بچانے کے لئے اپنا لال دیا۔
 سو شیدا - میرا جی بیٹھا جاتا ہے۔ مٹھارے احسان کے بوجھ
 سے اٹا دیا جاتا ہے۔ مٹھارے ان کے بھار سے سر

جھکا ہوا۔ آنکھ نیچی تھی۔ برتو اب اس احسان نے
مجھے بے بس کر دیا۔ ہائے میں نے اپنا آپ بچا کر تمہارا
سروناش کر دیا۔

یہ کیسے بوجھ اترے گا اسی دل پر شرمندہ
تمہارا پتر مر جائے میرا بیٹا رہے زندہ
دواروغہ کمال کو گئے کر آتا ہی
دواروغہ نہیں۔ ان کا بیٹا بھی زندہ ہے۔

جو مرتے دھرم رہیں کون ان کو مار سکتا ہو
یہ بچے تو اکیلا دیش بھر کو تار سکتا ہے
کبیر۔ ہیں یہ کیا اچھیا۔ تم نے اس کو نہیں مارا۔ کمال تو
کمال نہیں مرا؟
کمال۔ پتا جی میں مرنے سے نہیں ڈرا۔

کبیر۔ تو پھر
دواروغہ۔ تو پھر یہ دنیا گرم کا کھانا ہے۔ اس ہاتھ کرنے
والا اس ہاتھ پاتا ہے۔ تم نے ہندو بچے پر اپنے مسلمان
لڑکے کو کھانا دے کر کے ہندو قوم پر احسان کیا۔ انور میں نے
اس مسلمان لڑکے پر اپنے ہندو بچے کا بلید ان کیا۔
سب۔ رحیران ہو کر آئیں؟
دواروغہ۔ ہاں۔

سنا دو قوم کو اپنی کہ ہم بھی درد رکھتے ہیں !
 ہماری قوم والے بھی جیالے مرد رکھتے ہیں !
 ابھی ہندو کا دل ہے آنکھ میں آنسو بھی باقی ہیں
 جنہیں ہے شرم ہندوین کی وہ ہندو بھی باقی ہیں
 کبیر شہاباش ! کرم وید کو نے اپنی اولاد تا اور دریا دی سے ہندو
 بیتہ مسلم ایکٹا کو اکھنڈ کر دیا جس ایکٹا کے درگ کی میں نے
 بننا دا ڈالی تھی اس کے کلیں پر تو نے وجے کا جھنڈا

گٹا دیا ۔ اس او پکار کا بدلہ ہم کیس طرح چکا سکتے ہیں ؟
 سو شیلہ ۔ ایک آسان اور شریفانہ طریقہ سے ۔

لوئی ۔ کس طرح ؟
 سو شیلہ ۔ اس طرح کہ تم اپنا پتہ دو ۔ میں اپنا بیٹا دیتی ہوں ۔
 سو شیلہ ۔ حاضر ہے ۔

لوئی ۔ کمال آؤ ۔ اومر آؤ ۔ رانت رام اور کمال کے کندھوں
 پر ہاتھ رکھ کر داروغہ سے) لے شریف ہندو لے ۔

مہارے لال کے بدلے تمہیں دو لال بتی ہوں
 مہارمی گود میں نیچے یہ دونوں وال دیتی ہوں
 (دونوں بچوں کو داروغہ کے سپرد کرنا)

کبیر شہاباش ! ۔ اور تم ماتاؤں کا پی کر تو یہ ہے ۔
 داروغہ ۔ تم نے یہ دونوں بالک مجھے دیدے ؟

لوئی ۔ ہاں ۔
 داروغہ ۔ مجھے ان پر ہر ایک پرکار کا حق حاصل ہے ۔

کوئی۔ ہاں تمام اور کمال۔

داروغہ۔ تو میں یہ دونوں بالک بھارت پاتا کی گودی میں ڈالتا ہوں۔
جس سے یہ دونوں مل کر دھکی ماتا کا اودھار کریں۔ اور
خود آدرش بن کر دیش میں اتحاد کا پرچار کریں۔
سپوت ہیں تو اپنا فرض بجا میں۔ ہمارے اور تمہارے
نام کو دیا میں۔

۵

بتائیں ساری دنیا کو اہمیت اور دیا کیا ہے
موند بن کے بھائیوں کو دکھائیں ایک تکیا ہے
کمال۔ ایسا ہی ہو گا۔ خدائے چاہا تو ہم اپنا کر تو یہ پالن کریں
گے۔ رام اور چھمن کی طرح ایک ہو کر پرستیا گئے سنگرام
میں اپنی دیر تا کا ثبوت دیں گے۔ دھرم اور ایک جہان
ہو کر ہندو مسلمانوں کو ایک کر دیں گے۔

۵

ایک ہو جائیگا مقصد دھرم اور ایمان کا
ساری دنیا میں کریں گے نام ہندوستان کا

گانا

ہم دونوں بھائی مل کر بھارت اودھار کریں گے
ہم نیا دکھ ساگر سے جانی کی پار کریں گے
ہم ایک نیم در شا کر اور مقصد ایک جنگ
پریم اور آہنیا کا ہم مل کر پھار کریں گے

جو مان دلش کا ہوں گے ابھیماں قوم کا ہونگے
 بن بھید بھاؤ کے نیتا ایسے تیار کریں گے
 ہم سیوا دھرم کریں گے بھوکے اور پیاسے رہ کر
 لوگوں سے انکار کریں گے دکھ کو سوئے کار کریں گے
 ماما کی لاج رکھیں گے اور پرانوں پر پھیلیں گے
 ماتری سیوا میں زیبا تن من بھرتا کریں گے

ایک طغیرا
 سین چوٹھا

در بارِ عام

[سکندر لودھی - خداوند خالص صاحب
 لٹو - پٹو - رحیم - کریم - ستارہ
 بجلی خاں - درباری و کاروباری]

نپاج اود

گانا

ٹھک ٹھک چال چلت موہنا ٹھک

مورامن موہے لیو

درس نہ دیو

تبت پھرت منو اچھلت موہنا۔ ٹھمک

بانگی چٹا چین چرے

نین سنیں گھائل کرے

شیام بناں کل نہ پرے

برہ رین کیسے رے۔

ٹارے بھی ناہن ٹلت موہنا۔ ٹھمک

آو پیا۔ مودا جیا۔

برہ میں دھیر نہ دھرت موہنا۔ ٹھمک

آواز۔ مظلوم کی پکار ہے۔ دکھیا کی ہاہا کار ہے۔ نیاے نیاے

سکندر۔ ہی نیاے کے لئے یہ کس کی پکار ہے؟

خداوند۔ حضور شاید کوئی قریادی المضاف کا طلبگار ہے۔

سکندر۔ جاؤ۔ فوراً جاؤ۔ ادف۔ یادی کو حضور میں حاضر

کرو۔

(جو بدار کا سلام کر کے جانا)

کیا میرے راج میں ایسی درد بھری آواز سے چلانے والا

کوئی دکھی مرد یا عورت ہو سکتی ہے؟

داروغہ کی عورت آنجنا کا

بناں سبب کے نیچے کی

مردہ لاش کو لانا۔

آنجنا۔ اٹھو۔ اٹھو۔ نیاے والو۔ اٹھو۔

اٹھو انصاف والو کچھ بدی انصاف رکھتے ہو
 صفائی دیکھ لو ظالم کی گردل صاف رکھتے ہو
 دیا کیا مرگئی ہے نیلے کیا نیرامیں تاج ہے
 تمہارے راج میں دیکھو تو کیا اندھیر ہوتا ہے
 سکندر میرے راج میں اندھیر ہے
 ابجنا۔ ہاں تمہارے راج میں۔

درا انصاف سے دیکھو اگر آنکھوں سے دکھتا ہو
 تمہارے راج میں انسان اس قیمت کو بکتا ہو
 سکندر۔ یہ تمہارا کون ہے؟
 ابجنا۔ یہ میرے دل کا چین تھا پر سنتو اب کیلجے کا درد
 ہے۔

یہ ٹکڑا ہے جگر کا اور میری گودی کا پالا ہے
 تنسی ظالم نے یہ میرا کلیجہ حیر ڈالا ہے
 سکندر۔ کیا اس کی پتیا کرنے والے کا پتہ بتا سکتی ہو؟
 ابجنا۔ کس کا پتہ بتاؤں۔ کس کو ڈھونڈوں۔ کس
 کو پہچاؤں؟

کسی کو کیا ہے پر طاری مصیبت مجھ پہ ٹوٹی ہوئی ہے
 نہیں ظالم کا کچھ بگڑا میری تقدیر پھولی ہے
 میرا تو چند دو باہر طرف اندھیر مٹانے کو
 بنا سر کا یہ لاشہ رہ گیا ہے میرے رونے کو
 سکندر۔ تو اب قاتل کا پتہ کیسے چل سکتا ہے؟
 اچھا۔ یدی خونی کا پتہ نہیں چل سکتا۔ رجا کے سر سے ایسے ہتیاروں
 کا سبھتے نہیں چل سکتا۔ یدی بدتمعاشوں کو ڈنڈ نہیں دیا جاتا۔
 خوشامدیوں اور چالو سوں کا انت نہیں کیا جاتا۔ تو پھر راج
 کرنے سے کیا لاجھ؟ راج گدی پر بیٹھنے کا کیا فائدہ؟

۵

رجا کی پیڑہرنے کا اوپائے کیوں نہیں کہتے
 اگر راجہ بنے ہو تو نیا ئے کیوں نہیں کرتے
 سکندر۔ کیوں ذریعہ صاحب یہ کیا معاملہ ہے؟
 خداوند۔ حضور۔ گیمت حروں کے دوارا جو اطلاع ملی ہے اس کے
 الو سا کبیر جو لاہا اس نیچے کا کھاتی ہے۔
 لٹو۔ بائکل بجائے مطلق بجائے۔
 سکندر۔ کیا بھگت کبیر؟ ہما تما کبیر؟
 خداوند۔ ہاں حضور وہی بگلا بھگت کبیر سنا ہے کہ وہ اپنے بھگت
 دیوتاؤں کی بھٹیٹ دینے کو زندہ بچوں کا کھات کرتا ہے۔
 لٹو۔ بجائے خداوند۔ اور راج میں اس قسم کے کئی اور امتیات
 کرتا ہے۔
 سکندر۔ تو جاؤ اس پاٹھنڈی کو جلدی پکڑ کر لاؤ۔ (جانا سپاہیوں کا)

خداوند۔ اور پچان نہ ہو سکے اس لئے سرکاٹ کر بھی لے گیا۔

خداوند۔ دیوتاؤں کی بھیت میں سر ہی چڑھایا جاتا ہے
رحیم۔ خداوند ہی تو مطلب کی چیز ہے۔
(سیا ہی کبیر کو بچو کر لاتے ہیں)

کو تو ال۔ حضور۔ اپنے اوتھی حاضر ہے۔
سکندر۔ کیوں بد معاشش خونی اس بچے کا گھات، تو نے

کیا؟
کبیر۔ بچے کا گھات؟ رام رام کہو۔ کسی جیو کی ہنسنا تو دور
رہی میں تو کسی کا دل جو کھانا بھی یہاں پاپ سمجھتا ہوں۔

۵

کبھی ہنسنا نہ کرنا بس یہی آویدیش ہے میرا
آہنسنا پر مودھرا ہی تو لکھ آویدیش ہے میرا
خداوند۔ خداوند۔ بڑا ہی پاکھنڈی ہے۔ جادو کرتے ہیں۔ ایک
بار جادو کے زور سے طوفانی ندی کو پار کر گیا۔

لطو و رحم۔ بالکل بجا ہے۔ مطلق بجا ہے۔
سکندر۔ کیا جرم کا اقبال نہیں کرے گا؟
کبیر۔ جو کام میں نے نہیں کیا اس کا اقبال کیسے کر لوں؟
سکندر۔ تو جاؤ اس کو بھانسی پر لٹکا دو۔ اس کا سر
اڑا دو۔

(داروغہ کا داخل ہونا)

داروغہ۔ ٹھہرو مت لے جاؤ۔ اس بچے کا گھاتی یہ نہیں میں ہوں۔

۵

کر نہیں سکتا کبھی انکار میں اس گھات سے
گھات بیٹے کا کیا ہے میں نے اپنے ہاتھ سے
اختیار۔ تم نے اپنے بیٹے کا گھات کیا؟

داروغہ۔ ہاں یہ میرا دھن تھا اور اپنے دھن پر مجھے پورا
پورا اختیار تھا۔

سکندر۔ تم نے بیٹے کا گھات کیوں کیا۔
داروغہ۔ ایک نردوش بالک کو بچانے کے لئے۔
(گمال کا آنا)

گمال۔ ہاں مجھے بچانے کے لئے۔

سکندر۔ یہ بالک کون ہے؟
داروغہ۔ ہمارا کبیر کا بیٹا۔

سکندر۔ کیوں کبیر یہ سچ گہر رہا ہے؟
کبیر۔ جی حضور میں نے یہ اپنا بیٹا ایک دھکی منہ و ابلا کے
نردوش بالک کو بچانے کے لئے قتل کے واسطے داروغہ جی
کے سپرد کیا۔

سکندر۔ وہ دھکی ابلا کون ہے؟

(سوتیلے کا آنا مع اننت ملہ ام کے)

سوتیلے۔ وہ دھکی ابلا میں ہوں۔ تمہارے اس ظالم وزیر کے
انتیاحار کی ستانی ہوئی۔ اس کے خوشامدی متروں
کی تفکرائی ہوئی وہ نردوش ابلا میں ہوں

میرا بیٹی پرست دھرم بچانے کے لئے یہ سارا دپائے
ہوا۔

سکندر۔ وزیر صاحب یہ کیا معاملہ ہے؟

خداوند۔ خداوند۔ یہ عدت کوئی دیوانی ہے۔

سو شہلا۔ دیوانی ہوں لیکن مجھے دیوانی بنایا کس نے؟ ہاں اب
مجھے دیوانی کہو گے۔ کارن کہ میں نے ایک دیوانے
کے دانت کھٹے کر دیئے۔ حضور سلامت اس ظالم
نے میرا بیٹی برت بھنگ کرنے کا بہتیرا تین کیا۔ مجھے
اکیلی دودھوا جان کر بے گھر کر دیا۔ اور میرے
بچے کو قتل کرنے کے لئے اس شریف آدمی کے سپرد
کیا۔

سکندر۔ داروغہ صاحب یہ ٹھیک کہتی ہے؟

داروغہ۔ ہاں حضور سستی کہتی ہے۔ وزیر صاحب نے اس
کا یہ لڑکا میرے پاس قید کرنے کو بھیجا۔ آٹھ دن کے بعد
اس کے قتل کا یہ پروانہ (پروانہ پیش کرتا ہے)

موصول ہوا۔

سکندر۔ (پروانہ پڑھ لینے کے بعد) کیا تم اس کا سرکاٹ

کر وزیر کے پاس نہ لے گئے ہو؟

داروغہ۔ لے گیا۔ مگر اس کا نہیں رہنے سے طما۔ میں نے ان

دونوں بچوں کو بچانے کے لئے آپہنچے کو قتل کر دیا۔ وہ

میرا دھار ملک کر تو یہ تھا اور یہ سرکاری فرض۔

میری جاتی کے سراسر اس کا پس یہ ہی فرض تھا
 یہی تھا دھرم کا سودا یہی نیکی کا بدلہ تھا
 سکندر۔ یعنی اس ہندو عورت کے بچے کو بچانے کے لئے اس
 مسلمان نے اپنا بیٹا دیا۔ اور تم نے اس مسلمان بچے کو
 بچانے کے لئے اپنا جگر کاٹ دیا۔ آپ بچے کو
 مار دیا؟

داروغہ۔ جی ہاں۔
 سکندر۔ شاہنشاہ شریف ہندو۔ تو نے بیٹے کی سربانی
 دیکر مسلمان قوم کا سیر احسان کے بوجھ سے بچا کر دیا
 (خداوند سے) کیوں وزیر صاحب کچھ کہتا رہا عذر ہے
 کیا یہ پروانہ تم نے لکھا؟
 خداوند۔ ہاں حضور مجھے ان چاروں خوشامدیوں (لٹو۔ پٹو۔ رحم
 کریم) نے پھینسا یا۔ اور مجھ سے یہ پروانہ لکھو آیا سکندر
 تم چاروں اپنی جگہ چھوڑ دو اور ملزموں کی قطار میں کھڑے
 رہو۔

(چاروں کا ملزموں کی حیثیت میں کھڑے ہونا)
 لٹو۔ ہاں بھائی جو آگ لکھائے گا وہ کوئلے کی آگ کیسے
 سکندر۔ تم کو کچھ اور کہنا ہے؟
 خداوند۔ حضور سلامت کچھ نہیں۔
 سکندر۔ تم بھی ان کے ساتھ کھڑے رہو۔ تم اس عہدے کے
 لائق نہیں۔ بس ان پانچوں کی سزا سمجھاؤ۔
 لٹو۔ حضور سلامت۔ یہ سب لوگ تمہیں پھینسانے کی صلاح
 کر کے آئے ہیں۔ یہ سارا مقدمہ بننا وٹی ہے۔

کبیر۔ مقدمہ اصلی ہے یا بناوٹی۔ اس کی شہادت یہ مردہ شہر
دے گا۔

اور سینے۔ مردہ کیا شہادت دے سکتا ہے۔
کبیر۔ جو رام لکڑیوں کو چلاتا ہے۔ اندھوں سے یا تراکروانا
ہے۔ وہ دھرم پکش میں ایک مردے سے گواہی بھی
دلواسکتا ہے۔

اگر چاہے اندھری رات کو سورج چمکے
تاروں کا تو کہنا سیراک ذرہ دیک جائے
اگر چاہے تو اک سو کھی ہوئی ڈالی میں چلے
اگر وہ چاہے تو مردہ کفن سے بھی نکل آئے
(داد و غنہ کے بیٹے بنارسی کا کھڑے ہونا،
چنارسی۔ بولو ہاتھ کبیر کی جے۔ رچن پڑنا کبیر کے)

کلیان ہو۔ چرخو ہو۔
نکندہ واقعی کبیر تم جہا تھا کبیر ہو۔ ہندوؤں کے گورو اور
مسلمانوں کے کامل پیر ہو۔

دھتیر ہے یہ نفاق کا بھارت دھوٹا
دونوں کو اک لڑی میں ہے تم نے پرویا
(بٹھنا اور اپنے پاس بٹھانا)
سب۔ بولو دھرم کی جے۔ ہندو مسلمان کی جے۔

سکندر۔ آؤ داروغہ جی آج سے آپ کو میں اپنے دربار کا منتری
 بناتا ہوں۔ آؤ ادھر آؤ۔
 داروغہ۔ آپ کا اوٹکار۔

{ بادشاہ کا خلعت دینا اور گری پر
 بیٹھے کا اشارہ کرنا }

سکندر۔ کہو کبیر جی اب کیا آگیا ہے؟
 کبیر۔ ان مجرموں کے لئے معافی۔

سکندر۔ معافی۔ ان ڈاکوؤں کے لئے معافی؟

کبیر۔ ہاں شریمان جو آئندہ معاف کر دیئے میں ہے وہ نہ بدل
 لینے میں ہے۔ نہ سزا دینے میں۔

سکندر۔ آپ کے کہنے پر میں ان کو معاف کرتا ہوں۔ جاؤ تم سب
 جاؤ۔ تمہارے لئے آج سے دربار کی حاضری اور سلام
 بند کیا جاتا ہے۔ مہاتما کبیر کہو کچھ اور کہو۔

کبیر۔ بس ایکٹائے سوا اور کچھ نہیں۔ بدی ہندو مسلمانوں
 میں ایکٹا ہو جائے۔ ویر دردھ کا ناش ہو جائے بھید
 بھاؤ کا بیج مٹ جائے۔ تو میرا جیون بھی سچھل ہو جائے
 آپ بھوتی راج اندر ہیں۔ اس کار یہ میں میری
 سہایتا کر سکتے ہیں۔

سکندر۔ تو آج سے میں پرنگیا کرتا ہوں۔ کہ اسے دربار
 میں ہندو مسلمانوں کو برابر کا درجہ دوں گا۔ کسی
 بات کا پکش پات نہیں کروں گا۔ دونوں کو ایک نگاہ
 سے دیکھوں گا۔ مندر۔ مسجد اور وچار آچار کی آزادی دی
 جائے گی۔ اور راج میں گنوہیتا نہیں کی جائے گی۔ اور

اس ہندو ابلا کے لئے یا نسو یا ہوار کا وظیفہ مقرر ہو گا
بکثرت۔ تو اب بچے ہندو مسلمانوں کی ایکتا اکھنڈ ہو جائے گی

۵

اب نہ ہوں گی رنجشیں مذہبی و من کے واسطے
پریم دونوں کا رہے گا اب وطن کو واسطے
اب نہ جھگڑے گا کسی سے کوئی ایمان کیلئے
مسلم ہندو کے لئے ہندو مسلمان کے لئے

سین کاٹر اسفر ہونا

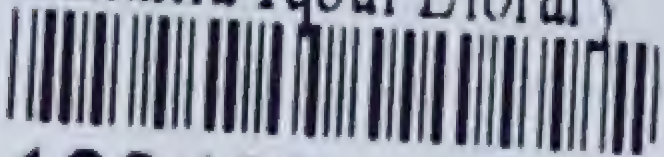
ہندو مسلم ایکتا اور گورکھشا کا حیرت انگیز نظارہ
بیٹبلہ پر

ط در اپ

سمپاتی



Allama Iqbal Library



109468

UNIVERSITY LIB.

109468

2 3 76

کشن چندریا کے ڈرامے

زخمی پنجاب :- یہ وہ ڈرامہ ہے جس کے سبب زیبا صاحبہ کو شہرت ملی، اٹھوڑی مدت میں پندرہ ہزار چھپ چکا ہے۔ انگریز سرکار نے اس ڈرامے شہرت کی وجہ سے ضبط کیا تھا۔ جلیانوالہ باغ کے خونچکان واقعات آزادی لے کے بعد اسے چھاپا گیا ہے۔ قیمت دو روپے

دان ویر کرن :- ایک مجسم ایشیا اور سچے بہادر کی کہانی۔ یہ ڈراما اپنی اثر انگیزی کی وجہ سے مشہور ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

بیوی اور بیوا :- محبت اور ہوس کے فرق کو نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت سو روپیہ

دیوسنگرام :- دور بھگت۔ گیتا کی کرم ملاستی کی عملی تفسیر۔ مہاتما دور کی زندگی کا عکس۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

گریجویت مزدور :- محنت اور سرمایہ کے تضادم کا روئے نگار کھڑے کر دینا والا واقعہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

شکنتلا :- مہا کوئی کالعدم کاسٹ کرتا ڈرامہ۔ قیمت سو روپیہ

گوتم بدھ :- مہاتما بدھ کی زندگی ڈرامے کے روپ میں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

کابا بلیٹ :- اچھوت اور دھار کے سوال پر ایک اثر انگیز ڈرامہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

کیشن سدا ماں :- کیشن سدا ماں کے پریم کی منہ بولتی تصویر۔ قیمت سو روپیہ

مرلی منوہر :- بھگوان کیشن کا جیون۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

مکمل کاپی

لاجپت رائے اینڈ ستر پبلشرز۔ اردو بازار۔ دہلی

لاجپت رائے اینڈ سنز پبلشرز بک سیلرز دہلی



**ALLAMA
IQBAL LIBRARY**

UNIVERSITY OF KASHMIR

**HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN**